

اِنَّ اِيَّاهُ دَعَوْنِي وَبِهِ فَعْبُدُوهُ وَبِابْنِ اِيَّاهُ اسْتَقِيمُوا

الحمد لله الذي رزقنا هذا الكتاب

تصفيت الكلام بين فرق امت سيدانام

مسلمة به

این جواب بنیادین

فیضای کمالی

در بیان کل فرق بای اسلام

الاحمدی

۱۲۹۴

در بیان کل فرق بای اسلام

در بیان کل فرق بای اسلام

من تصنیف

علامه دهر و حیدر مولوی محمد امیر صاحب کرباوی

در است افتاوت

در بیان کل فرق بای اسلام



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسول الله وآله وصحبه  
 نظم ہوگی تعب یقین حق کی بجاہ جسنی عالم کو ہی پیدا کیا اور درود او کے جیب پاک پر  
 وصف جنکی ختم ہی لولا کہ پرہ اور اونکی آل اور صحاب پرہ اور اونکے دوستوں احباب پر  
 بعد حمد و نعت کے واضح ہو کہ یہ زمانہ اخیر ہے اور قیامت قریب اور لقمہ موت ہر ایک  
 برتاو پر ہے کیا شاہنشاہ کیا غریب لیکن دینی اور رعایت کلام ایسی عوام میں بھائی  
 کہ ہر ایک اپنی گفتار اور رفتار پر تازان ہے اور خوف قبر سے بچر اور عذاب عقیقی سے نڈر  
 ہو کر راہ راست سنت جماعت کو چھوڑ کر براہ ضلالت جو یان اور پویان ہے یعنی مذہب  
 اسلام سنت جماعت کہ طریقہ معقول قال اللہ قال رسول بدر گاہ عز و جل مقبول ہے  
 اور زمانہ رسول خدا ختم الانبیاء سے یہی معمول ہے پس اس راہ قدیم سے جو اولیا پھر  
 کیوں نہ بھولا اور بھٹکتا پھر ہے جس طرح فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء میں  
 وَمَنْ يُضِلَّ اللَّهُ فَمَا لَهُ وَرَسُولُهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارَ الْخَالِدِ اِمْتِهًا  
 وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ اور جو کوئی بے علمی کرے اللہ کی اور رسول کی اور برہمنی



اوسکی حدوں سے اوسکو داخل کرے آگ میں رہے اور اوسکو ذات  
 کی مار ہے فائدہ یعنی حد سے نہ بڑھے کہ جو راہ خدا رسول کی ہے اور خلق راہ شریعت اور  
 ائمہ اربعہ اور تابعین و تبع تابعین سے آج تک چلی آتی ہے اوس میں کچھ رخ نہ ڈالے  
 پس درجہ اوسط پر ہے کہ ایمان خوف اور رجائے حق میں ہے اور یہ ہی راہ سنت  
 جماعت کی ہے بموجب حدیث شریف کہ خیر الامور اوسط ہے یعنی سب کاموں میں  
 میانہ روی بہتر ہے نظم مرتبہ یہ ہے نبی کا عرش بھی یا یوس ہے یہ کفر جیسے نیست  
 بھاگا وہ سوسو کوس ہے سنت نبوی ہے سن راہ ہدایت کا چراغ ہے پھر نہ سونچے  
 روشنی ایسی میں تو افسوس ہے کہ حاصل کلام یہ ہے کہ فی الحال اہل اسلام میں  
 ایسا فساد ہے بنیاد خواہ نخواہ کا عناد درمیان میں پائے کہ ایک دوسرے کا  
 دشمن جانی مرنے مارنے پر مستعد ہے کوئی کہتا ہے تو وہابی ہے اور رسول خدا  
 دشمن از حد ہے کوئی کہتا ہے تو صوفی بدعتی ہے خدا کا منکر اور بے سند ہے  
 اور طرفہ تر یہ ہے کہ وہابی لوگ کہتے ہیں ہم سنت جماعت میں صوفی بدعتی مردود  
 ہیں اور صوفی لوگ کہتے ہیں ہم سنت جماعت ہیں وہابی بہ اقوال مردود ہیں پس  
 اسی سبب سے ہر ایک شہر و دیار میں بلکہ کوچہ و بازار میں جا بجا ایک دوسرے پر  
 طعن کرتا ہے اور اپنی نفسانیت پر مرتا ہے ایک تو یہ زمانہ نازک اور خطہ ہندوستان  
 بت پرستوں کا نشانہ کفر کی گرم بازاری ہے اور اسلام کم جاری ہے اچھنچا  
 مثل ہے کہ تین گھر مسلمان ہیں بھی آنا کانی اس واسطے اس فقیر بے توقیر محمد امیر  
 اکہ آبادی نے چاہا بفرمائش چند اجاب کے رسالہ بطور تصفیۃ الکلام میں ترقی  
 است سید انام سہمی بہ انوار محمدی کے مرتب کرنا واجب اور لازم ہے تاکہ  
 اہل اسلام سے یہ آپس کا جھگڑا دور ہو جائے اور وہ جو کتاب کاشف اسرار  
 ہند کی پیشتر چھپ چکی ہے اوسکا خلاصہ ہو جاوے اور مناظرہ اور مباحثہ جو کہ  
 مجھے اور فریقین سے ہوا بعینہ لکھا جاوے تاکہ اکثر بھائی جواز راہ واقفیت کی  
 راہ بھولے ہوئے ہیں وہ بات مناسب اور راہ راست و انساب ہی اوپر آجاوے



اور عقائد و بابہ بدقوال اور صوفیہ جہال سے خبردار ہو کر طریقہ قدیم سنت جماعت پر قائم اور  
 دائم رہیں۔ آپس کا بغض چھوڑ کر اور نفسانیت سے منہ پھیر کر سب بھائی مسلمانوں کو ایسا رہنا چاہیے کہ  
 کو ایک جان دو قالب چنانچہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایسا اتفاق اہل  
 اسلام میں تھا کہ گویا ہر ایک شکمی بھائی تھا یہاں تک کہ فرقہ کے لوگ آپس کا یہ خلا اور ملا  
 اور محبت بیکہ زیادہ دیکھ کر اسلام قبول کرتے تھے افسوس کہ کلمہ ایک رند بپ و نظم  
 ایک دین ایک کلمہ ایک ہی بیگا خدا پھر بھلا آپس میں تم کرتے ہو کیون جنک و غاب  
 جز مسلمانوں کی جو کلمہ رسول اللہ ہے اس کو تم پڑھتے ہو سب کچھ شک نہیں اس میں فرقہ  
 آئے بھائیو تم جو صوفی اور وہابی مشہور ہو اور راہ رہت سنت جماعت سے دور ہوئے  
 یہ کیا عقل ہے تمہاری یا کچھ جنگ بدل کی ہے بیماری جس حالت میں تم سب ایک ہی خدا کو  
 جانتے ہو اور ایک ہی نبی کو مانتے ہو اور اذان و اقامت و رسوم و صلوٰۃ بھی سب ایک ہی  
 طریق پر ہے لیکن اکثر شرع میں خدوالتے ہو اور جو بات صحابہ سے لیکر کل علماء و فضلاء  
 مجتہدین نے جائز رکھی ہے اس میں دلیل نکالتے ہو اس کا سبب یہ ہے کہ تم لوگ اصل حقیقت  
 واقف نہیں کہ وہابی بدقوال کون اور اس کا طریقہ کیا ہے کہ جس سے نور اسلام کا جاتا ہے  
 اور صوفی جہال کون اور ان کی عقیدہ کیا ہیں کہ جس کے باعث اسلام بے نور اور مست ہوتا ہے  
 پس یہاں حقیقت کو جانو گے اور ایک ل ہو جاؤ گے اور نفسانیت کو دریا نہیں  
 لاؤ گے تو سب مکروہ فیہا درمیان سے جاتا رہیگا اے بھائیو قرآن شریف کو سند پکڑو  
 اور اس کی شان نزول کو دریافت کرو یعنی برعایت فقہ اور حدیث کی کلام کرو اور خلاف  
 کلام ربانی کے کچھ مت کہو کیونکہ یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ  
 لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ یہ آیت سورۃ المائدہ میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے  
 نبی سے بیٹھ کر کہو کہ اے اہل کتاب مت بغا کرو اپنے دین کی بات میں ناحق بیٹھ دین کی  
 بات میں حد سے بڑھ کر نہ بولے کہ جس سے کفر ثابت ہو پس اتنا ہی کہے جو کہ فرمودہ خدا اور  
 رسول کا ہے چنانچہ سنت جماعت وہی کہلاتے ہیں جو حکم خدا اور رسول کے پابند ہیں  
 اور خدا کو وحدہ لا شریک مانتے ہیں اور اس کے کلام کو بسر و چشم اور دل و جان سے مانتے ہیں



یعنی ہر وقت حکم الہی کے فرمانبردار رہ کر اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو جو  
 محبوب رب العالمین شفیع المذنبین ہیں اپنا پیشوا جانکر اوسکے طریقہ کو قبول کرین  
 اور وہابی بدعت وال کی طرح اتنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ لکھنا وین کہ خدا  
 کی وحدانیت ایسی بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کل اولیاء اللہ کو بلکہ  
 کل مخلوقات کو خدا کی وحدانیت اور شان کے آگے چار سے بھی ذیل لکھا جیسے فضیلت  
 نے فضیلت اہل بیت کی ایسی بیان کی کہ لوگوں کو اصحاب رسول اللہ کا دشمن کروا  
 اور نہ صوفیان جمال کی طرح بڑھاوے کہ خدا کو بالکل بھول گئے اور رسول مقبول  
 صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کو اتنا بڑا یا کہ خدا کہنے لگے پس سنت جماعت کا طریق  
 یہ ہے کہ ادب رکھے بے ادبی کا کلام کیسی جناب میں نہ کہے اللہ تعالیٰ نے جسکی  
 عزت فرمائی اوسکو کون گھٹاوے پس اسی راہ پر ہے اور خلاف سنت جماعت  
 کے راہ نچلے اور جو اس راہ سے خلاف ہیں وہ بہتر فرقہ ہیں کہ دراصل وہ چہ گروہ  
 ہیں اور ہر ایک گروہ میں بارہ بارہ فرقہ ہیں کہ ہر ایک کا عقیدہ خلاف سنت جماعت  
 کے ہے اور محض اپنی لفائیت پر بھول ہے میں اور خدا اور رسول کو بھول ہے میں  
 چنانچہ ان سب کا عقیدہ جداگانہ کہ جو راہ رست سنت جماعت سے گمراہ ہوئے نقشہ ذیل  
 اور آگے تشریح میں مع اوسکے رد کے لکھا ہے دیکھ لو یہ سنت جماعت کا ایمان  
 اور اسلام اور توحید و اعتقاد اور شریعت و رندہا و راجتہاد اور ملت و دین محمد  
 بن عباس غفرلہ یوں بیان کیا کہ سنت جماعت وہ ہے جو ان تین چیز کو بجا لاوے  
 اول افضل جاننا ہر دو شیخین کو یعنی حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دوسرے  
 بزرگ جانے دو امام کو یعنی عثمان اور علی رضی اللہ عنہما کو تیسرے بزرگ جانے  
 دو قبائ کو یعنی بیت المقدس کہ ہمیشہ انبیاء علیہم السلام کا قبلہ رہا اور کعبہ یعنی بیت اللہ کو  
 چوتھے دونوں موزہ پر مسیح کرنا یا پانچویں دو گواہی سے باز رہنا یعنی نہ کسی پر گواہی  
 دینا کہ یہ دوزخی ہے اور نہ کسی پر گواہی دینا کہ یہ بہشتی ہے چھتے ہر دو امام کے  
 پیچھے نماز پڑھنا یعنی صلح و فاسق ساتویں ہر دو فقیر رضا تعالیٰ سے جاننے یعنی



نیکی و بدی آشوبین ہر دو جنازہ پر نماز پڑھنا یعنی مطیع و عاصی نوین و ونون فرض  
 ادا کرنا یعنی نماز فرض و زکوٰۃ فرض و ستون فرمانبرداری کرنا و ونون ایمر کی یعنی باشاہ  
 عادل و ظالم اور جو کہ گرویدہ ہووے یعنی مانے خدا و رسول کو اور فرشتوں اور کتابوں  
 اور رسولوں اور روز قیامت کو وہ مومن ہے کیونکہ ایمان بمعنی گرویدہ ہونے یعنی ماننے  
 کے ہے اور جو کہ گردن رکے خدا کے فرمان میں اور اسکو بجا لادے یعنی گواہی دے  
 کہ نہیں ہے کوئی پوچھنے کے لائق سوا اللہ کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اس کے  
 ہیں اور رسول برحق اس کے اور پانچ وقت کی نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور روز  
 ماہ رمضان کے سکے اور حج کرے اگر طاقت رکھتا ہو وہ مسلمان ہے کیونکہ اسلام بمعنی  
 گردن رکھنے کے ہے خدا تعالیٰ کے فرمان میں اور بعضوں نے کہا کہ ایمان اسلام میں  
 فرق نہیں جو مومن ہے وہ مسلمان ہے اور جو مسلمان ہے وہ مومن ہے اور بعض  
 کہتے ہیں کہ فرق ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ نے معنی ایمان کے اور کئے اور معنی  
 اسلام کے اور جیسے اوپر مذکور ہوا اور جو خدا کو ایک کہے وہ موصوفہ ہے کیونکہ توحید کے  
 معنی ایک جانا خدا تعالیٰ کو اور جو دل و جان سے خدا تعالیٰ کی دوستی کی گرہ  
 دلیں باندھے وہ معتقد ہے کیونکہ اعتقاد کے معنی گرہ باندھنے کے ہیں اور شریعت  
 ایک راہ ہے جو پیدا ہو راستہ پر اور ہر پیغمبر کی شریعت ہے اور مذہب اور روش  
 شریعت اور مذہب کے جاسنے والے مجتہد ہوتے ہیں کہ خلفاء راشدین کی سیرت  
 ہوں اور یہاں لازم ہے کہ کسی غیر شریعت کی پیروی کرے بجز شریعت محمد رسول اللہ  
 اور جو ایک شریعت کا حکم دوسری شریعت میں یا ایک مذہب کا حکم دوسرے مذہب  
 میں پایا جاوے اسکو اتفاق کہتے ہیں اور جسے کوشش کر کے دریافت  
 کیا ایسے حکم کو کہ اوپر صلاح اور فساد اس کے کے واقع ہو وہ مجتہد ہے  
 کہ معنی اجتہاد کے کوشش کرنے کے ہیں اور ملت اور گروہ جمع ہونے کو  
 کہتے ہیں کسی چیز پر خواہ حق ہو یا باطل اور فرقہ بھی اوسیکو کہتے ہیں اور جو کہ  
 مذہب اسلام پر ثابت ہو وہ مسلمان دیندار ہے چنانچہ امام اعظم ابو حنیفہ کوئی



رحمہ اللہ نے بیچ فقہ اکر کے ایسا فرمایا ہے کہ جب چار چیز جمع ہوں اور حکومت دین کہتے ہیں جوید  
 و معرفت و ایمان اسلام یہ حقیقت اور بیان گروہ سنت جماعت کا ہوا اب آگے  
 جو ان سے خلافت میں اونکا حال کل مفصل درج ہوتا ہے کہ جو بہتر فرقہ باطل کہ اصل  
 چھ گروہ ہیں رافضیہ خارجیہ قدریہ جبریتہ مرجئیہ ان چھ کو جو بارہ پر ضرب  
 کرو تو بہتر ہوتے ہیں چنانچہ بیان ان سب کا جو عقیدہ رکھتے ہیں مع رو کے  
 از روایات قرآنی اور حدیث نبوی کے لکھا جاتا ہے اول تو یہ جانو کہ اصل  
 ان سب کا بانی مہانی عبد اللہ بن سبا یہودی یعنی صنعانی ہو کہ جو شد منافق تھا کہ  
 بزور شمشیر اسلام قبول کر لیا تھا اور ول سے دشمن بن گیا تھا اوسے ایسی ایسی  
 باتیں فساد اور فتنہ کی اپنی طرف سے بنا کے محض فروغ اپنی کتاب میں  
 تحریر کیں اور کل اہل اسلام میں تفرقہ ڈال دیا اور اوسے سے بہتر فرقے  
 پیدا ہوئے اسی طرح پر اول فرقہ رافضیہ کہ اتفاق اونکا اس پر ہے کہ جماعت کو  
 سنت نہیں جانتے یعنی سنت جماعت سے منکر کہ جنکی تعریف اللہ تعالیٰ  
 فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا کُلُوْا مِنْ حَرْمٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِکَ یُکَلِّمُ اللّٰہَ  
 دین میں فوج فوج یعنی بہت کثرت کے ساتھ آشکارا مذہب چھینے دیتے نہیں  
 جہاد کرتے ہیں نماز آشکارا جماعت کی پڑھتے ہیں کہ جو واز کھو اَمَّ الْاَعْمٰی  
 میں اللہ تعالیٰ نے تعلیم فرمایا اور کسی مرتد مشرک سے نہیں ڈرتے اللہ تعالیٰ کا  
 احکام خوب بیان کرتے ہیں اور ول و جان سے اللہ رسول کے فرمانبردار  
 رہتے ہیں دوسرا اتفاق یہ ہے کہ مسح موزہ کاروانہ میں جانتے ہو متواتر حدیثوں  
 سے ثابت ہے کہ مسح موزہ کا درست ہے تیسرا اتفاق یہ کہ امیر المؤمنین  
 حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو لعن کرتے ہیں اور پڑا کہتے ہیں اور حضرت  
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں سے بیزار ہیں سوا علی کرم اللہ وجہہ کے کہ  
 جو عین کفر ہے کہ جنکی تعریف کرے یعنی حضرت ابو بکر رحمہ کی شان میں  
 سیما ہم فی وجوہ ہم من اثر السجود اور حضرت عمر رحمہ کی شان میں



اشداء علی الکفار آیا اور جا جا حضرت کے یاروں کی تعریف اللہ تعالیٰ  
قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ سب لکھوں تو طول عبارت ہو اور چوتھا اتفاق  
یہ کہ گمان لیجاتے ہیں کہ فاطمہ بہتر ہے عائشہ سے لیکن یہ نہیں جانتے کہ  
حضرت عائشہ کی فضیلت کی شان میں سورہ نور نازل ہوئی اور پانچواں اتفاق  
یہ کہ کہتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بنفس خود نہیں کھڑے ہو سکتے رسالت پر مگر  
دوسرے کی مدد سے یعنی اونکا گمان فاسد یہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ  
رسالت میں شریک ہیں اور یہ خلافت ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو بجز ذات خدا کسی کی مدد نہیں تھی اور چھٹا اتفاق یہ کہ طلحہ اور زبیر کو بد کہتے ہیں اور  
اونکو مجتہد نہیں جانتے کہ جو بڑے متقی اور نیک تھے اور ساتواں اتفاق یہ کہ  
تاما سید رحمت خدا سے ہوتے ہیں اور رحمت خدا سے ناامید ہونا محض  
کفر ہے آٹھواں اتفاق یہ کہ تراویح کو سنت نہیں جانتے کہ جو حدیث سے ثابت  
ہے کہ حضرت نے جماعت کے ساتھ ماہ رمضان میں تراویح پڑھی اور نواں  
اتفاق یہ کہ اگر تین طلاق ایک لفظ سے کہاتینوں کو واقع نہیں جانتے جب تک سنت  
کے طریق پر نہ کہے الگ الگ اور حال آنکہ اگر ایک لفظ سے تینوں طلاق کے  
تب بھی فرق آجاویگا اوسکی زوجین اور جب الگ الگ کہاتب تو بالکل طلاق  
ہوگئی اور دسواں اتفاق یہ کہ خطبہ پڑھنے والے کو لباس سیاہ پہنا دینا کہ یہ  
لازم نہیں کہ حضرت ایسا کرتے تھے اور گیارہواں اتفاق یہ کہ روزہ کھولنے میں  
جلدی کرنا اور نماز مغرب میں جلدی کرنا کہ آفتاب غروب ہوا اور روزہ افطار  
کرنا اور نماز پڑھنا سنت نہیں جانتے اور یہ فعل جب کرتے ہیں کہ تارے روشن  
ہو جاویں اور یہ محض اونکی غلطی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَتِمُّوا الصَّیَّامَ اِلَى اللَّیْلِ  
یعنی پھر پورا کرو روزہ کو رات تک تو وہ رات کو بالکل رات سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا  
کلام بہت دقیق ہے یہاں رات سے مراد شام سے ہے کہ جو سورج غروب کا وقت  
ہے جیسے نماز کے باب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِجِئْنَ تَمَسُّوْنَ جب شام کرو



تو اس سے نماز منسوب اور عشاء و نوون مراد ہے یہاں رات کا نام نہیں آیا اور اضطلات و نکاح ہے کہ جو ذیل میں درج ہوتا ہے۔

بیان فرقہ ہائے رافضیہ

کلام سنت جماعت	عقیدہ	نام فرقہ
نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جیسے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے <b>قُلْ اِنَّ مَثَلَ اِيَّائِي كَمَثَلِ الْاَنْبِيَاءِ</b> رسول اللہ کا ہے کہیں حضرت علی کو ایسا نہیں فرمایا	علی اکرم اللہ وجہہ کو نبی کہتے ہیں	۱ علویہ
خدا کا شریک کوئی نہیں قال اللہ تعالیٰ <b>سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لَكَ اَنْ يَكُونَ لَكَ شَرِيكٌ</b> ہے وہ اس سے جو شرکیہ بنائے ہیں اور نبوت میں کوئی شریک نہیں کہ جہاں ذکر آیا رسول کا ایسے محمد صلیم کیطرت اشارہ تو ضمیر واحد کے ساتھ آیا جمع کا لفظ نہیں آیا جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں حضرت بارون کا ذکر کیا وہ شرکیہ نبوت تھے	علی اکرم اللہ وجہہ کو شریک نہیں کہتے ہائے نبی یا نبی شریک نہیں کہتے ہیں	۲ اہلبیت ۳ اہل تشیع







ہے بین جو وہ دہشت  
 اپنے کو فاش کرنا

سے بہت پرست  
جسے فاطمہ علیہ

三

کے تین لہو جان قاسم نے کہا ہے۔ یہ جیسے کہ پانی نہیں اُڑ پھر جی جان کی دوسری قالب میں جھینے کی حاجت ہوئی ہے اور  
سے براؤ سے رو لیے اور سے قالب میں نہ رہا۔ یہ میں نے اندھڑے کی یہ ترشتہ جان لینے والا کمزور کلاؤٹ جان چھٹا کر دوسرے  
بیچ قالب دوسرے قالب میں نہ رہا اور روح عالم بر فرخ میں رہی ہے قل لہ لیلالی  
وہین وریسہ کہ جرائق یوحہ یعقون ط  
جاوے 4

9.

جو ایسا ایسے دفر سے ہے اٹلی اور وزیر اعصاب رسول اللہ و رشتہ دار و کچھ مدین اور حضرت عائشہ کی فضیلت نہ تھا  
قرآن کریم میں فرماتا ہے سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ اَللّٰهُمَّ عَذِّبْهُمْ عَذَابَ عَظِيمٍ اور کچھ فرمایا اِنَّ الَّذِي  
يَزِيْرُ هٰؤُلَاءِ لَيُحْصِنُ الْعِثْلٰلِيْٓتِ الْمُوْهِنٰتِ لِيُخَوِّفَ فِيْ الْاٰلِ الْيٰسَ وَالْاٰخِرِۃِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور جو لوگ  
غیب الہی کے میں قید والی بیخبر بمان والیوں کو بھٹکارے دنیا میں اور آخرت میں اور انکو بڑی مار اور ہرست  
آیات آپ کی فضیلت پر شاید میں یہ جو کوئی کلام بجا کہے وہ دودھ دودھ کا فر ہے +

خلیہ اور وزیر اعظم کو  
نعت کرتے ہیں +

١٠٠







[illegible]

جان فرزندِ اعجاز

یہ غلط ہے شکر تو دین بہت ہے نہ ابی ہرگز نہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما المبعثات قال ایہذا فی الشیخوخۃ واداء الخصال واما الخصال فیہا البوریر ورسولہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ یہ نبی باقی رہے نہ نبوت ست نہ نبی نبوت ہوے لو کہ ایسا ہے بہشت است و نہ یہ خراب نہ یوں کہ لانا و نہ ایہ عنہ المنس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایہذا انصا حشجن عنہ من شدتوا ربیر حذر من لہ وجہ متفق علیہ یعنی انصا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ایہ جو چیز ہے تمہارا سمو نہ اسے جو بہتین ست متفق علیہ

آیت رحمتیہ اب یہ کہ مائیک  
یہیں دیکھتا ہے میرا دل  
مذہبی ہے

1

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

卷之四

六



641

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

20

دریخت بیان کے غلط بیانی روزہ گزار کے لئے اور ان کے دل میں  
 اور ان کے دل میں اور ان کے دل میں اور ان کے دل میں اور ان کے دل میں

11

[illegible][illegible]

سنت بزرگوار کی دو اساتذہ

卷之四



卷之四

15

کتابت در حیات و وفات



یہ اور شے جس سے بیزار ہے وَالْقُلُوبُ رَافِعَةٌ وَشَرُّهَا مَنْ يُدْعَى اللَّهُ تَعَالَى بِذُنُوبِهِ اور نہ تو مجھے  
 امام فاضل کے یہاں ہے بوجہ حدیث شریفہ عَلُوْا خُلُفَیْہِمْ دُنُوْا مَحَلَّوْہِمْ کی یہ وہ فاضل کی بات مسکوتہ اور ایمان  
 کسب نہ دے نہیں وَلٰکِنْ اللّٰهُ یُعْطِیْ مَنْ یَّشَآءُ اَوْ رِیَاضًا اور تو ان مخلوق نہیں یہ کہ انہ تعالیٰ فرماتا ہے  
 عَلٰمُ الْفُرْقَانِ مَخْلُقِ الْغُرَّانِ نہیں فرمایا اور مرور و مکور وہ اور صد نہ سے فصیح و بلیغ ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی  
 وَآلِیْہِمْ اَنْبَیَآءٌۭ وَّمِنْۢ بَعْدِہُمْ یُحْیِیْوْنَ رَسًاۙ اَغْفِیْ لَنَا وَاِیْحٰۤیٰۤیْنَا اَللّٰہُ مَبْقٰتُ الْاَمَلِ اور کہتے  
 مولانا کے بیٹا لکھنؤ سے مہینہ چنے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَکَانَ عَمَّاتٍ مِّنْہُمْ اَنْ اَوْکَدَ فِیْہِ اَوْکَدُ  
 اور حدیث و تفسیر ان سب برحق ہے کہ ان سب کے باب میں نہ فرماتا ہے کہ نہ صرف وہ طریقہ بلکہ وہ  
 لایکا کہ میں اور جس کے باب میں اللہ فرماتا ہے فَاَللّٰہُ یَسْتَرْفِعُ الْحَمِلَ بِأَرْبَابِہِمْ اور تفسیر ان سے باب میں اللہ  
 فرماتا ہے وَآلِیْہِمْ اَنْبَیَآءٌۭ وَّمِنْۢ بَعْدِہُمْ یُحْیِیْوْنَ رَسًاۙ اَغْفِیْ لَنَا وَاِیْحٰۤیٰۤیْنَا اَللّٰہُ مَبْقٰتُ الْاَمَلِ  
 تو ان سب کے ساتھ میں صاف باتی کہ وہ اور اللہ تعالیٰ کا کیا ستہ نہ ہو وہ مجھ کی جیسے تو ان سے کہتے کہ یہ سب ان کے

کھتے ہیں شہ فیہ لیلہ سنت عمر نہیں  
مسیکے ویر نماز پیشہ درمقا ستر کر  
نہیں سجدے اور ایسا کان کسب بندہ  
سیتہ زیر آبان مخلوق کی اور در  
نہیں ہر تہہ مستحق نہیں اور  
بیت المقدس سے نہیں اور  
پہنچا و حساب اور میزان کہ نہیں  
ورنہ ہر شے عود میں نہ فصل  
نہیں فیض کا دامنست بن ہوگا  
ر کر امت و ایمان یکجہ زمین کی  
نہیں نہ ہوگی صحنہ ادر نہ ہوگی اور  
نہیں نہ ہوئے زمین و زمان اور  
نہیں نہ ہوگا جہاں جہاں و زمین  
نہیں نہ ہوگی نہ ہوگی نہ ہوگی نہ ہوگی  
نہیں نہ ہوگی نہ ہوگی نہ ہوگی







دایہیں منکر و ان کی آنکھیں نے خرابی حاصل ہوتے ہیں۔ اس سے نہیں پتہ چلتا کہ جو کچھ کہتے ہیں یا کرتے ہیں یا نہیں کرتے۔ اگر ظالم اور ستم  
 ظالم اور ستم کے جائز جانتے ہیں یہ طریق درست ہے یا نہیں؟ قالہ: عدل و ان کے مصلحتوں کے خلاف کیا حکم ہے؟ اگر ظالم اور ستم  
 جائز ہیں تو ان کے خلاف کیا حکم ہے؟ اور اگر نہیں تو ان کے خلاف کیا حکم ہے؟ اور اگر نہیں تو ان کے خلاف کیا حکم ہے؟ اور اگر نہیں تو ان کے خلاف کیا حکم ہے؟  
 سندھ سے کہہ رہے ہیں واسطہ نہیں ہوئے ہیں اور وہ دن واسطہ کہ کچھ کام نہیں تھا۔ قالہ: عدل و ان کے مصلحتوں کے خلاف کیا حکم ہے؟ اور اگر نہیں تو ان کے خلاف کیا حکم ہے؟  
 بلندی اور کرسی کو عبارت علم اور حجابوں کو مراد منع دیدار و رشتہ کو مردانہ اور عورتوں کو عورتانہ سب خلاف ہے اور ایک کا ثبوت  
 قرآن شریف میں ہے ایسی شکل و موافقات ہے اور کہتے ہیں علیہ السلام ایک معراج سے پیغمبر نہ تھے بلکہ معراج کے ہونے اور بعد مرنے کے بھی  
 نہیں پہنچا اور یہ کہ وحی نہیں آئی تھی نہ مومن تھے نہ کافر یہ سب خلافات کہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ یہ عقیدہ نہیں ملتا کہ  
 سب ہی تھے کہ وہ علیہ السلام کا پیغمبر بھی نہیں ہوا تھا اور بعد مرنے کے بھی نبوت فوت نہیں ہوئی اور وہی کا کیا ذکر اللہ تعالیٰ نے جب پاکیزہ کیا اور پیغمبر  
 بعد دنیا و جہنم کی مدد سے پہنچا اور وہی کا پیغمبر بھی نہیں ہوا تھا اور بعد مرنے کے بھی نبوت فوت نہیں ہوئی اور وہی کا کیا ذکر اللہ تعالیٰ نے جب پاکیزہ کیا اور پیغمبر  
 سب ہی تھے کہ وہ علیہ السلام کا پیغمبر بھی نہیں ہوا تھا اور بعد مرنے کے بھی نبوت فوت نہیں ہوئی اور وہی کا کیا ذکر اللہ تعالیٰ نے جب پاکیزہ کیا اور پیغمبر  
 نبی کی روٹا ہوا ہے کہ وہ کوئی بدایت دے کہ وہ نبی کبھی سے یہ نسا دور ہو اور انکا حال کیا نکھون کا عند کھوڑا حضور ان حضور بہت ہے۔



الذی رحمہ

یَا اَنْبِیَیَا یَحْجِبُ عَنْ قُلُوبِ الْعَالَمِیْنَ اَلْحَقَّ اَنَّكَ الْکَذِبُ الْاَسَدِیُّ فَیُفْهِمُکَی الْقَسْمَیْنَ الْاِیْمِیْنَ یُوْخِیْطُوْنَکَ اَلْاَعْمَیْ

10

[illegible]

من کے نام ہیں

مطلوبہ اللہ تعالیٰ سب کے عمل کی جزا و سزا دیکھتا قال اللہ تعالیٰ حسن کما تشاء ذرہ حیرانہ و برکت  
مستطاب ذرہ مستطاب جزا و سزا دیکھتا کہ بنائی حکم و سزا اور جو کوئی کرے برابر بننے کے برابر ہے۔

卷之四

文苑

ہندو احوال نگاروں کا مشق تو یہ ہے اور تکرار لا زماً یہی کہ خدایتعالیٰ نے زمین کو زمین کی صورت میں پیدا کیا ہے۔ یہ زمین کے چھوڑ دیے گئے ہیں اور بالآخر احوال عسکریوں کو ان کا یہ افسوس نہایت بھرت کا مقام ہے۔

卷之四

•

بہ فریقہ ہی اسی کہ لڑو سے نکل کر کتا ہے اور حقیقت میں شہر ہے اور ریوش جہاں ایسی بات کہتا ہے کہ خدا اور رسول کا  
مخلوق چنانچہ کہیں کمال اپنی شکوہ کی سوا غیر عبادت حرام ہے کہ سورہ نافہ میں اسکا صاف ذکر ہے۔

جائے برے مردوں

14















فَمَا كَانَ اللَّهُ يَرْفَعُ دَرَجَاتِهِ لَكَ إِنَّكَ لَكَانَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ

میرزا محمد علی خان صاحب

میں نے ظانت اصرار کیا ضرور ہے رہنے پر برطان میں مسئلہ اللہ تعالیٰ کے لئے اور اللہ عزوجل کا اجر  
تعمیل میں اصرار کیا ہے اور یہ حکمت والا۔

مجلس بیستم

خداوند سے نہ ہی فرشتہ نہیں اللہ تعالیٰ وہاں ہے و اقیوم صمد و نور و رزقہ دار و معراج و مالکین  
نورانیہ و نورانیہ و نورانیہ کے ان سبب و اس کے سبب و اس میں

2016

[illegible]

卷之四

یہ سب چیزیں جو کہ ہم نے اپنے ہاں سے لے کر  
 انہیں پہنچانے کے لئے بھیج دی ہیں وہ سب  
 انہیں پہنچانے کے لئے بھیج دی ہیں وہ سب  
 انہیں پہنچانے کے لئے بھیج دی ہیں وہ سب  
 انہیں پہنچانے کے لئے بھیج دی ہیں وہ سب

که همگی بنویسند و بیاورند - تا بعد از آن که در کتابخانه شخصی کاظمی خان قرار گیرد

Figure 6

六

12

1

卷之四

15

卷之四  
 詩集  
 卷之四

10

میں سیدہ زینب کے نام

5

11



سے بہت اہم اور بڑا اور عمدہ  
زادہ نہیں بہت اہم ہے

کشتن برین دوست بزرگتر از قتل  
نمودن دوست است از کشتن

دوست اسے نہیں دوست ہرگز نہیں  
دوست اسے نہیں دوست ہرگز نہیں

مکتبہ امین پور علی گڑھ  
جلالت

تصنیف حضرت مولانا محمد شفیع علی

کشتہ ہینہ پو کا سامان  
تقدیر خدا کے ہے سب تر  
اور پروردگار کے پاس  
سب شے







جو انھیں دیکھ کر نہایت تعجب ہوا

جو انھیں دیکھ کر نہایت تعجب ہوا

21

میزبان اور مجلس اور  
اجلاس کا کلام تخلیق  
محمد رسول اللہ صلی اللہ  
خاتمہ کا فرستے اور

میزبان اور مجلس اور  
اجلاس کا کلام تخلیق  
محمد رسول اللہ صلی اللہ  
خاتمہ کا فرستے اور



کراں جو اہل ازان کی کہا

کراں جو اہل ازان کی کہا

2

سعدی بنی نبوت

سعدی زوی نہایت بی خبر

مَلَقْنَا إِلَهَهُ وَمَا كُنَّا

مَلَقْنَا إِلَهَهُ وَمَا كُنَّا



[illegible]

جان فاضل

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰







[illegible]

卷之四

11

یہ جیسا ہے جو مومن بہشت پر انشا اللہ تعالیٰ کئے ہوئے حبیب کہا جاتا ہے کہ جو بات معلوم ہوا در واقع نہوی ہوا اور ایمان و محبت پر سے اور دل سے خدا کو ان بیاہرہ کی پوشائے دل کی بات معلوم ہوتی ہے ہر سہ کہنا گویا یہی شبہ جو تو ایمان نہیں

کتے ہیں ہم مرہ بین  
اشک ملت نے —

10

صاحب کرم جو کہ یہاں اور پختہ ہیں اور ملامت میں اصرار ہے کہ اس سے پہلے کہ اس کا نام لیا جائے اور اس کے بارے میں ذکر کیا جائے۔  
 خدا کا ذکر ہے کہ اسے یہاں سے نکال دیا گیا اور اس کے بعد اس کا نام لیا گیا اور اس کے بارے میں ذکر کیا گیا۔  
 صاحب کرم جو کہ یہاں اور پختہ ہیں اور ملامت میں اصرار ہے کہ اس سے پہلے کہ اس کا نام لیا جائے اور اس کے بارے میں ذکر کیا جائے۔

سے پیدا ہوا جس کا نام  
سلامت کی سیڑھی ہے

三

یہ جوہر ہے اعلیٰ علت و جبر ہائے رب کے درونِ محضیت ہو قائلانِ سرحد کی یا ایہ اللہ من مولا لا یتو لوا جو چاہے غضب اللہ  
پر اترے ایمان والوں سے کہ غصہ ہوا سر یعنی جو تعصبت کا حکم کرے اور سچ غصہ ہے اللہ تعالیٰ پر جو چاہے  
انجاری اور دوستدار دست نہیں۔

وہابیہ اور سنیہ کے درمیان

[illegible]

و سید کا نام انہی دراصلیہ

اسلام کو اپنی صورت پر

[illegible]

این امر باعث است که بخواهیم به او بگوییم که

از حسن و قبح

四

بموجب آیه کریمہ قال اللہ تعالیٰ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَآلَ الَّذِيْنَ  
 اخْتَلَفُوْا فِيْ الْكِتٰبِ كَفٰی شِقَاقَ بَعِيْدٍ یہ آیت سورہ بقرہ میں ہے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ  
 یہ اس واسطے کہ اللہ نے تماری کتاب بھی اور جنہوں نے کئی راہیں نکالیں کتاب میں ضلالت  
 دور ہے اور یہ فرماتا ہے سورہ النعام میں اَنْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ فَاتَّبِعُوْهُ  
 وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهِ ذٰلِكَ رَہِیْرَہُ سَبْعَ مِیْرَہِ سیدی  
 اسپر علیہ اور بت چلو ان راہیں بہر ملک و پٹا وین گئے اسکی راہ سے اور حدیث میں ہے  
 ست فرق امتی علی ثلاثہ و سبعین فرقة اثنتان و سبعون منها ہالکۃ و  
 واحدة منها ناجیۃ فی الروایۃ کلہم فی النار الا السواد الاعظم یعنی زمانہ  
 آباد میں است میری تشریف فرما ہوگی مبین بہتر فرقہ و دوزخی اور ایک فرقہ بہت ہی  
 و اہل سنت جماعت میں جو ہمیشہ متابعت رسول اور اصحاب کبار کی کرتے ہیں اور  
 عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور ان بہتر فرقہ ناری کا رد آیات قرآنی سے لکھا گیا  
 اور جو بے حق محض ہم پر خراب ہیں ان کے حق میں تو یہ قول اللہ جل شانہ کا کافی ہے  
 اَمْ اَنْ هٰکُلَ عِلْمٌ مِّنْ عِلْمٍ فَخِیْرٌ جُوْدٌ لِّمَا دَلَّ تَتَّبِعُوْنَ اَلَا الظَّنُّ وَاَنْ اَنْتُمْ مُّرَآءُوْنَ  
 سحر ضول کہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے آگے نکالو یا نہ اسٹل پر چلے ہو  
 اور سب تہذیب کرتے ہو لینے اکثر ان فرقوں میں بہت سے ہیں بالکل وہم اور نادانی کی  
 بات پہنچے ہیں اور نہ علاج ہی کیا گیا اور اب جو صاحب غیر فرقہ یا جو حجت اور تکرار کے  
 خواہان ہیں انکو لازم ہے کہ جب سب کا تصفیہ آیات قرآنی سے ہوا تو اب بہر صورت  
 سب کا اتفاق کر کے ایک دل ہو جانا چاہیے اور جو بات عبادت کی قدیم سے رائج ہیں  
 اور خلفائے راشدین یا ائمہ اربعہ سے چلی آتی ہیں اس میں تکرار نہ کریں جیسے تراویح  
 جماعت سے سنت ہے جیسے رواہ البخاری و المسلمین زید بن ثابت سے تراویح  
 جماعت سے ثابت ہے اس میں کہہ شک نہیں اور رواہ ابو داؤد و ابن ابی شیبہ سے ثابت ہے  
 کہ تراویح پڑھانی جماعت سے حضرت سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور پچیسویں اور  
 ستائیسویں کو اور حضرت سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے جواز کی یہی چیز ہے اور ابو حنیفہ





اجماع صحابہ کرام پر کہ تراویح کی بیس رکعت ہیں اور بارہ سو برس سے یہ عمل مسلمانوں کا  
 رہا یا اہل اسلام میں بیس رکعت تراویح کی عمل درآمد ہے اور ہزار ہا علماء فضلا اس  
 حرم میں گزر گئے کسی نے سہین تکرار اور حجت اور کم اور بیش نہیں کے تو اب ایک  
 مسلمان پر لازم ہے کہ یہی بیس رکعت پڑھے اور اس کے خلاف نہ کرے اور یہی  
 حد ہے نہ میں بہت تکرار کرتے ہیں اور اس میں بہت نند کرتے ہیں اور اگر تو میں  
 یہ لازم نہیں یہ مجلس یا ورسواں قبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ حضرت کا  
 یہ پیش کا اور رکعات اور سکناات کا حال ہے اور حضرت کے کل حال ابتدا سے  
 تک تک خالی و نظا و نصیحت اور مفید مسلمانوں سے نہیں کوئی اور قصہ کہانی  
 نسبت جو کہ موجود ہے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ہر ایک پیغمبر کا حال بیان فرما  
 ہے کہ وہ لوگ مانتے تھے ہر مسلمان کو عبت اور رغبت اسلام کی طرف ہوتی ہے  
 اور میں نے یہ دیکھا ہے کہ یہ مجلس میلاد بارہ وفات کے مہینے میں کیا منعصر کر  
 لیا گیا ہے کہ یہ تمامہ نہیں لیکن دو بات کا خیال رکھنا لازم ہے ایک اس  
 مجلس میں اگر کسی نے بے احتیاجی سے پڑھ لیا اور اگر کے بتی وغیرہ رکھا ایسی نہ کل  
 کیا جائے کہ جیسے یہ رکعتا کہنے کو نہاتے ہیں پس خوشبود کی جگہ عطر و گلاب  
 اور شیشہ محاسن یا دین نوب نکاوین کہ خوشبو ہی ہوئی اور مشامیت  
 اعلیٰ بھی نہیں ہو کہ سدا کا استعمال کم کرتے ہیں پھولوں پر کیا منحرب عطر  
 جو وہ ہو اور فضول ثقیات ہی اس مجلس مبارک میں نہ لاوین جیسے  
 آرائش یا ایسے ضعیف ہیں کہ جس کے سبب اسلام بہت سست ہو تا ہر جیسے  
 عدت شخص ایسا فاسق اور ناجائز تھا اس نے مجلس میلاد کی تو بہات ہو گئی  
 اور اس زمانہ میں ایسے لوگ بہت ہیں یہی چاہتے ہیں کہ چہر تکلیف اسلام  
 جیسے روز نماز حج زکوٰۃ اور وغیرہ فرض واجب سنت مستحب اور منہیات اور  
 جواز کچھ نہ ہو اور بہات ہو یا وہ سبب اس مجلس کا جو استعمال کرتے ہیں  
 اکثر اور نہیں دو پر نمازی ہوسکتا ہیں سو ہی کچھ پابند نہیں وہ جو



اور مجلس از ہی کا پیشہ آیا اوسین دور روپہ کی شیرخی منگا کر مجلس میلاد کردی اور نہجائے  
 مستحق ہو گئے اور کوئی احکام شریعی اونکی بلا کر سے غرض تو نہجائے ہی سود و پیا  
 روپہ کی شیرخی میں موند ہی بیٹھا ہو گیا اور جنت ہی میں یہ نہایت ہیجا ہے بلکہ  
 اس مجاہد مبارک میں ایسے روایات صحیح ہوں کہ جو ناز و زہ سے خبردار ہوں  
 ہو جاؤ اور دل اسلام کی طرف راغب ہو ویکھو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
 اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور پیغمبروں کی میلاد کا حال قرآن شریف میں کیا  
 بیان فرمایا ہے کہ جب کہ سنت سے کیا ہیں آدمی جو ایک دفعہ درجا و سے اور اسلام  
 کی طرف رغبت آجاوے اور حضرت کے خودیہ پیغمبر حالات ایسے ہیں کہ ایک دفعہ  
 پھر دل ہو تو موم ہو جاوے اور ابو جہلؓ کا کہنا کہ تو خدا پناہ میں رکھے اور  
 تعلیم کے واسطے اوٹے اور ماتہ باندہ بنے میں تکرار کرتے ہیں یہ کیا غضب ہے  
 اسے بہاؤ تو کم لازم ہے کہ اصلاح قبول کر دے دین کو ترقی دوتے اور  
 اور کہنے اور جگہ اگر وہ بلا تعلیم اول تو حضرت خود کرتے تھے اور کل بادشاہ  
 اہل اسلام اور غیر اسلام را جا پوسہ دار امیر وزیر اور اپنے بڑی کوسب میں  
 رواج آج تک چلا آتا ہے کہ تعلیم دیتے ہیں اور ماتہ باندہ ہتے ہیں تو کیا اس  
 تعلیم دینے اور ماتہ باندہ بننے سے کافر اور شرک ہو جاتے ہیں اور جو تم کو  
 کہ حاضر کی تعلیم ہوتی ہے غائب کی نہیں یہ بھی سمجھ گیا ہے کہ اول تو  
 وہ حیات البنی ہیں اور نہیں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں  
 تو خدا تو حاضر ہے کہ جسکی قدرت زمت دیکھ کر کہ جسے خود آب اپنے بنی کی  
 میلاد کا حال بیان کیا جیسے سورۃ مائدہ من قال اللہ تعالیٰ ہُوَ الَّذِی بَعَثَ  
 فِي الْأُمَمِیْنَ رُسُلًا مِنْهُمْ یَتْلُوا عَلَیْهِمْ آیَاتِہٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُہُمْ  
 الْحِکْمَۃَ وَلِحُکْمَہٗمَا وَانْ کَانُوا مِنْ قَبْلِکَ لَفِی ضَلَالٍ مُّبِیْنٍ وَآخِرُ  
 مِنْہُمْ لَمَّا یُخْفَوْنَہُمْ وَہُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ وہی دینے  
 اونہا یا ان پڑھوں میں ایک رسول اور نہیں میں کا پڑھتا اون پاس کی پڑھتا





شاید تم احسان انوار مواب مناسب یہ ہے کہ یہ بدعت بھی کیا اچھی ہے جیسے تراویح  
 میں گذرا کہ مسلمان دین مادی چہ رکھیں اسی ہمانے سے کچھ نصیحت پکڑیں اور خدا کی  
 رجوع نہ وین اور جیسے قعدہ میں لینے جب اتیمات پڑھنے کو بیٹھتے ہیں تو اونگلی  
 اٹھاتے ہیں اور بعض نہیں اٹھاتے تو اٹھانے والے کو منع نہ کرے اور جو  
 نہ اٹھاوے اوپر نہ کرے اور نہ اٹھانا افضل ہے ہر طرح جو مجلس میلاد  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اٹھتے ہیں منع نہ کرے اور جو نہ اٹھے اوپر طعن  
 اور جبر نہ کریں سب مگر نہیں اور جو سب اٹھیں تو افضل ہے کہ تعزیر و توبہ  
 این داخل ہے اور کہ مدینہ میں جو بیٹے نمود و یکھا تو وہاں بھی میلاد ہوتی ہے  
 لیکن فقہات کے حالات اور معجزات اور صحیح صحیح روایات کا بیان ہوتا ہے  
 کوئی ضعیف روایت نہیں کہ جس سے کوئی شکر نہ ہو جاوے اور روزہ نماز کا  
 پابند نہ رہے اور نہ ایسی فضول کہ جس سے خدا تعالیٰ کی رحمت سے نا امید ہو جا  
 تو جو مولود کہ یہاں تصنیف ہوئے ہیں ان میں تاریخ حبیب اللہ میرے نزدیک  
 بہت بہتر ہے کہ وہ بیان حالات اور معجزات اور غزوات و درج میں جسکے ساتھ  
 اسلام پر دل مضبوط ہوتا ہے پس اب ایسا اتفاق لازم ہے کہ کوئی تکرار  
 آپس میں کہے اور سب باب ہو کر عبادت اللہ کی کرو اور گناہ سے بچو کہ  
 سعادت دارین حاصل ہو اور آپس میں ایسے رہو جیسے شکم بھائی بکا دوست  
 بھی زیادہ اور تکرار نہ فساد سے کچھ حاصل نہیں بجز رنج اور ظلم ظفرین  
 اور عبادت سے دور اٹھ نہ لزم ہی کہینہ بغض عداوت پر کہ حیدر لدین اپنی کچھ کسافت  
 نہیں دشمنی میں کچھ فضیلت کہ بھائی کی کری بھائی بغیبت کہہ کی کام چھو وہی بہتر  
 بھی ملجاو جیسے شیر و شکر اگر آپس میں کہہ ہو جائے اگر تو کر کہ تصفیہ سب ملکی ایسا  
 نہ ایسا ہو کوئی کہہ بیٹھ کر کہ ملتا ہو کسی فرقہ می وہ طور اسی باعث جدا ہر ایک احوال  
 ہوا آپس میں بیان باقیل و ثمال جوینت جماعت میری بھائی اور انھیں کو نصیحت کہہ سنائی  
 پس بہتر ہے کہ بہتر فرقہ کے جو عقیدے ہیں اور انکار و قرآن اور حدیث سے

جوینت جماعت میری بھائی اور انھیں کو نصیحت کہہ سنائی

اوسکو خوب یاد رکھیں کہ اکثر بھائی سنت جماعت جنکو کل فرقوں کے عقیدہ سے خبر  
 نہیں ایسی بات کہتے ہیں اور عمل میں لاتے ہیں کہ اصل میں وہ بات درست  
 نہیں ہے سواب سب فرقوں کے عقیدہ سے خبردار ہو جاویں اور کوئی انحراف  
 ہو خلاف طریقہ سنت جماعت ہو اپنے دنیان میں نہ لاویں اور نماز روزہ کا  
 چرچا رکھیں اور بچاے اور قصہ کہانی کے اسی کتاب کو مطالعہ میں رکھیں  
 احکام شرعی سے واقفیت ہو اور واضح کام نصیحت کرنا ہے جو خدا و رسول  
 کی باتوں پر عمل کرے تو نعمت اور ذخیرے دین و دنیا کے حاصل ہونگے  
 اگرچہ بعض وقت نیک کام کرنے میں دنیا میں تکلیف ہوتی ہے یہ آزمائش  
 خدا کی ہے ایسے وقت پر خوب ثابت قدم رہنا چاہیے کہیں شیطان یہ خیال  
 دے کہ میں نے نیک کام کرنے میں ہمارا بگاڑ دیا کیونکہ نعمت نبویؐ  
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَتَاعٌ قَلِيلٌ یعنی پونجی سب تھوڑی کچھ قدر زمین اور  
 فانی بھی ہے پھر کیا ہوا اگر دنیا نہ ملی خدا کی رضا مندی ہو اور عاقبت کا بھلا  
 دیکھو جب ست دنیا قائم ہوئی ہے انتہا مہر سے چلے جاتے ہیں کوئی دنیا کو  
 ساتھ نہیں لے لیا وہ ہی گیا جو اسکا عمل بھلا ہو یا برا اگرچہ مدت عمل  
 بدمعاشی جاتے ہیں لیکن اس وقت پچھتاوے سے کیا نفع ہے۔ بھائیو  
 یہ شیطان دشمن ہمارا تھا اسے یہ نہیں چاہتا کہ کوئی راہ راست پر چلے پس  
 اسکا یہی کام ہے کہ ہر ایک کو راہ راست سے گمراہ کر کے راہ ضلالت پر  
 لاتا ہے اور آپس میں نفاق اور فساد و ڈال دیتا ہے اور ایسی لیلین میں  
 لاتا ہے کہ جس سے نور اسلام کا جاتا ہے پس اس سے بہتر اور بچنا لازم  
 ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سُوْرَةُ بَقَرَةِ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا خُذُوْا  
 فِي السِّلَاحِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوٰۤاۃَ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ كَانَ عَدُوًّا مُّبِيْنًا  
 ایمان والو داخل ہو تم مسلمان بن پورے اور دست قدموں پر چلو شیطان  
 کہ وہ تمہارا دشمن ہے صریح نظم یہ آدم کا شیطان بنی دشمن بنا دیا کہ اوس نے بھی





اعظم محبت جنت امین است  
 اینجاست که خود و ده بیگانه  
 ای دعا می می کردی قبول  
 اینجاست که دعا و آوی و گنیز  
 این که با خری مانا تا به دعا

شال و سکی دیتا ہوں بطور  
او قربان جو کچھ اہل بیت کا  
جمع مومنین کو بحق قبول  
بیع مومنین کو دے تو فقیہ  
نہ ہوا بقوت خیر سکی خدا

ہی پر خدا جو ہر دلی  
 اور اصراف کہری و جہاں  
 اس اسکی و کیو محبت  
 کہ جو را کہی پر عیالین  
 اب معلوم کیا چو اسے

کتاب کی پہلی باب  
 و بیانی و صوفی و سنت جماعت  
 مع تقارن آنها فصل و  
 باب سیم و دوم در بیان  
 کمال و ترقی و کمال و فصل و  
 کمال و روال و مرتبه معارف  
 و بیان مرتبه و راجع باب  
 زیادت و کمات کتاب و فصل  
 و بیان معرفت و حقیقت  
 و بیانی و صوفی و سنت جماعت  
 مع تقارن آنها سوال و  
 تقویت الایمان نمین و  
 یا جو آیات تقویت الایمان  
 ترتیبین فرق شبیه و  
 جواب سنت جماعت  
 و اولی منکر نمین و  
 و ترجمه با فرق و است که جماعت  
 و اولی منکر نمین و

و آخر فصل نین پاسه او  
ت فصل اول سوال و  
وم سوال سوئی و جواب  
تا و طیه و کبیره و رسو  
وم در بیان رسومات  
فصل اول در بیان  
ب چهارم در بیان  
فصل اول در بیان  
و فائده کتاب پاسه  
ت فصل اول سوال و  
بابی که اول برادران  
ت و زعمان تا سپه او سکه و  
ن این تریان شریف کی  
لونی تریان شریف کی  
ت شریف و زعمان تا  
تقیات سپه تریان  
زاو خیر جانان و رسومات  
لو که تریان شریف کی

[illegible]



اوسکا باعث یہ کہ ایک شخص عبد العباس بن تمیمی بغانی کہ نام اوس کا تقی الدین تھا  
 چنانچہ تان الدین ابو الحسن بکلی نے اپنی مسند میں اوسکا حال خوب لکھا ہے کہ اوس نے  
 التوحید و التمسک کے مابین روئے مذاہب اربعہ کا اور شیخ ابو یعلیٰ موصلی نے  
 در و شاہ مدد نے بموجب فتویٰ شیخ مذکور سب علما کو جمع کیا اور  
 شیخ برات الدین و رقی الدین جو قاضی تھے اوس کے مابین شہر مصر کے اوسے  
 فتویٰ پوچھا اس شخص کی کیا رائے لکھی گئی شیخ تقی الدین نے کہا کہ روبرو سب علما  
 اسکو تہذیب پر حکم دیا کہ اپنا عقیدہ بیان کرے چنانچہ ابن تیمیہ نے اپنا عقیدہ بیان کیا  
 اور اوس میں یہ بھی بیان کیا کہ جو رسول اللہ کی زیارت کو جاوے کافر ہے  
 تب قاضی برات الدین نے پوچھا اوس سے کہ یہ جو حدیث میں آیا ہے میری  
 قبر کی مخالفت سے تیرا فرشتہ زیارت تک کرینگے اور وہ فرشتے روزئے آتے  
 ہیں ان فرشتوں کے حق میں کیا کہتا ہے جواب دیا کہ میرے نزدیک وہ فرشتے  
 بھی کافر ہیں سب قاضی برات الدین نے اوس سے منہ پرستہ ہاتھ پکڑ کے اوتاڑا  
 وراپ منہ پر کھڑے ہو کر بعد وہ سادہ اور بیان عقائد سنت جماعت کے حکم دیا کہ  
 کیا تیرے دل میں یہ اور جو اسکے طبع میں اونکا قتل بھی واجب ہے اور عورتوں  
 کی بے پردگی جائز ہے ان مسائل میں بھی مار لیا اور اس اوسکی گھوری پر ڈال دی  
 وہ اس وقت زندہ رہا اور اس نے یہ کتاب قوم سپہ میں اب تک رائج ہے  
 یہ کتاب اس شخص کے بعد اس نامی بھی گئی تھی کہ کتاب التوحید سے  
 منسوب ہے کہ ایک ایمان مند بزرگ اور مدینہ اور تمام شاہنشاہ کے اہل سلاطین  
 میں ترقی پزیر تھا بایں ارادہ کہ جسے چاہے ہر مذہب کا نام عظیم نام شافعہ و مالکی  
 امام مالک و اشعری و اوس کے نام سے اوس کے گروہ کو کہلاتے ہیں اس مذہب  
 کے مذہب جاری ہوئے بدیر بوقت اجماع اوس کے اوسے مذہب جاری  
 یا تہذیب میں کتاب کر کے کچھ گستاخاں یہ طلب کے ہوئے کہ ایسی  
 ایمان نہ کیا میں کہ کل ایمان والے کچھ ایمان کو کاغذ اور شہر کر لیا اور جو وہ

کہیں نہ آیا تو ہیئت دجاں ہو کر قبل عام شروع کیا اور خوب لوٹا اور کھڑا  
 رہا کہ واجب التعلیم اور صاحب عظیم اور تبحرین بزرگان قدیم کی منہدم کرنا شروع  
 انظم نو کیتی فروز چشمہ حور ہر شبت باشد بچشمہ مونسک کو رہا و اٹلک جزئیہ است  
 اذات حضرت التبتطان هم الخاسرہ ہون آخریہ و ششدر شدہ مرے اور کہ  
 نیست و نابود کیا پس طول دینا اس قصہ کا کچھ نہ ور نہیں کثرت لوگ اسکو  
 جانتے ہیں چنانچہ کتاب تقویت الایمان بھی اوستی ہو پر سہتہ و رجوع عقیدہ  
 ابن تیمیہ و عبد الوہاب کے مذہب و اسے لکھتے تھے وہ سب اس کتاب سے ملے  
 لکھتے ہیں سوال و جوابی جناب کتاب تقویت الایمان میں تو سب آیات قرآنی ہیں  
 پس وہ بھی محمد امین صاحب نے اپنی طرف سے نہیں بنالین اور آپ بھی بانی  
 سے قرآن کریم ہو کہ فی الحقیقت سب آیات قرآنی ہیں پھر نہ مانا یا وجہ یہ تو  
 نہ سے آگے زبردستی ہے ورنہ بندے کو فصل بیان فرمائی کہ مولیٰ صاحب  
 مٹن لکھنوی بات زیادہ اپنے دل سے لکھ رہی ہے جو اس سے نہ ملتا ہے  
 مولیٰ صاحب محمد امین صاحب نے یا اور کا نام بد کر کے دیا ہے اس پر اس  
 دشمن نے اس کتاب میں گھناؤنا لکھنی کی اور اس شے بچھا ہے کہ جیسے ایک  
 سکاری سے بدل بچھا یا اور اوہیں دانہ بہت پاک و لطیف و خوب صبح جانور  
 رکھا کہ جانور اس دانہ کی لائق اگر جاں بین چننے جاوے پھر یہ جو کوئی پوچھ  
 لیا وہ دانہ ناقص ہے تو یہ ہی کہا جاوے گا کہ دانہ تو پاک و پختہ ہے تو وہی  
 جو بچھا ہے سیفرت اس کتاب میں آیات قرآنی کہ جو کئی شانہ میں مازا ہوئی ہیں  
 وہ معاذ اللہ یوں اور شیعہوں اور پیغمبروں کی شان میں کہ کچھ دتا ہے کہ جو فساد بیان  
 کیا ہے اوہیں علی اپنی نفسانیت خیر کر رہی ہے کہ کہ کچھ رسول و آل علی علیہ  
 وسلم کی شان میں نیلے کلام پوچھ لکھ رہے ہیں کہ جس سے آدمی بالکل کفر میں داخل  
 ہو جاوے اگر ویسا ہے مجھے جیادہ لکھ کے سوال و جوابی بہا بیان کر دے کہ تو  
 کلام ایسے ناموافق نہیں اور کوئی فائدہ بعد ترجمہ خلاف مرضی حق اور کتاب میں





و گرائی میں بچو یہ سہ تھا کہ وہ معجزہ دیکھتے اور آیات قرآنی سنتے تو بھی ایمان نہیں  
 لاتے یہی کہتے کہ جادو گر ہیں اور شاعر اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسے محمدیوں کو دیکھ  
 اے لوگو میں کیا معجزہ اپنی طرف سے دکھاتا ہوں یا قرآن آپ بناتا ہوں یہ سب  
 خدا کا کلام ہے معجزہ کرنا بھی وہی اور قیامت جاسنے والا بھی وہی اور فرخ  
 سال بھی وہی جانے اور کافر و ملو اس کہنے میں یہ حکمت تھی کہ اگر پیغمبر ہونگے تو  
 یہ بات کہی نہیں کھین گے کہ ان یہ سب ہم جان سکتے ہیں اور جادو کرنا شاعر  
 ہونگے تو کچھ اپنی فوقیت بیان کرینگے جیسے اگلے ساحر و نکاحے مشہور تھے سو  
 اللہ تعالیٰ نے ایسا جواب کامل فرمایا کہ کافر سب ساکت ہو گئے اور یہ آیت گویا  
 قبول ہوئی مولانا بدست کچھ مذمت نہیں چنانچہ جنگی قسمت میں ایمان  
 ماورے ایمان لائے اور جو شقی ازلی تھے وہ ویسی ہی ہے سیطرح تا بنوز جو خدا  
 رسول کے دوست ہیں ایسی آیات بہان آئی ہیں رسول مقبول کی عزت اور  
 معجزہ تصور کرتے ہیں اور دشمن مذمت کرتے ہیں کہ دیکھو پیغمبر کو کیا اختیار  
 تعالیٰ انہیں جانتے کہ ہمارے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کے  
 ایمان میں طریت پر عزا زوال کر ام میں ایک مرتبہ بشری جیسے قولہ تعالیٰ اِنَّكَ  
 رَسُوْلٌ مِّنْ اَحَدٍ مِّنْ دُوْنِ سُلَيْمٍ وَرُوْحِیْ جِیْئَ فَرِیْضًا اِنِّیْ لَسْتُ بِاَحَدٍ مِّنْ اَحَدٍ  
 اِنِّیْ اَعِیْذُ بِرَبِّیْ یُضَعِّیْ وَیُصَفِّیْ قِیْرَیْ جِیْئَ کَا قَالِ الْبَنُوْا اِلٰی اللّٰہِ عِیْثَ عَم  
 اِنِّیْ مَعَالِیْہِ وَفَہْ لَا یَسْعٰی فِیْہِ مَلٰٓئِکُ مُقَرَّبٌ وَلَا یَنْتَیْزُ مَوْسِلٌ اُوْرَانِ  
 یٰۤاٰیْمُوْنَ اَبْرَہَہَ کَرِیْمٌ مِّنْ رَّاۤیِیْ فَقَدْ رَاۤیِیْ الْحَقَّ اُوْرَانِ یٰۤاٰیْمُوْنَ اَبْرَہَہَ  
 جیسا موقع آیا فرمایا ویسا ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کے مرتبہ پر کلمات مبارک مانند  
 قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اُوْر مَلِیْ کے مرتبہ پر حروف و کلمات مانند یٰۤاٰیْمُوْنَ اَبْرَہَہَ  
 اور یٰۤاٰیْمُوْنَ کے مرتبہ پر کلام مبہم مانند فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی و یہ تو  
 تمام محاورے ہیں کہ ایک استاد کامل ہے اور سنہ پٹنہ شاکر د کو کل تمام و کمال  
 علم لکھا دیا اور اب کسی نے کچھ بوجھا کہ اس کو وہ دیکھا ہر کوئی نامعلوم نہیں ہے



اسوائے استاد نے شاگرد سے کہا تو کہہ دیجئے کہ میں نہیں جانتا تو کیا اس کثرت  
 اسکا فصل و کمال جاتا رہا جیسے امامہ رابعہ سے سوال کیا گیا اور وجود ملائکہ کا  
 اور وجود جنات و کیفیت سوال منکر کفر و غیرہ کا کیا گیا تو کہا ہم نہیں جانتے  
 جواب و ثبوت ہمارا یہ عقیدہ نہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان  
 میں کلام تحقیر کے کہیں اور آپ نے کسی کو سنایا دیکھا کہ جو کلمہ پڑھ لیتے ہیں جیسے نبی طاعت  
 کی شان میں کہے جواب سنت جماعت اسنو صاحب کل عقائد مذہب  
 و تہذیب کے محدث امیر رسول اللہ و اصحاب اہل بیتوں و بزرگان مقبول کے  
 ہیں چنانچہ ان عقائد کو اب سنو کہ خلاف کلام ربانی کے ہیں یا نہیں اور پھر دلیلیں  
 نہایت ہو کر کہو کہ یہ کتنا اور یہ عقیدہ رکھنے کو نہی آیت ست ما زست عقیدہ اول  
 اہل و ابیہ اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں و دوسرے کہ مائتہ و تالیف سے و تقویت ایمان  
 کے ۱۴ صفحہ میں یہ عبارت ملے گی کہ یقیناً جو چاہیے کہ یہ مخلوق بڑا ہوا چھوٹا  
 وہ اللہ کی شان کے آگے چار سے بھی نہیں ہے معاذ اللہ من ذلک ہی خبر  
 تو یہ ایسے کلام ناقربا است کہ جس سے سراسر توہین و تمیز و شہادت ہو اول تو  
 تیس سپارہ جو ہیں و سمین کوئی ایسی آیت اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمائی کہ بتے  
 ترجمہ سے یہ معنی پیدا ہوں دوسرے اتنی تفسیر میں معتبر و قابل اعتمادین کی موجودیت  
 بلکہ بین و فارسی میں اور عربی میں بھی ہے کہ جہاں شہک کا لفظ آیا ہو  
 ہاں لکھا کہ مخلوق کو خالق کے ساتھ ملانا یہ معنی تو اجنبک و تقویت ایمان کے  
 ہی کے ہیں نہیں سمجھے کہ وحدانیت اسی کا نام ہے کہ کل مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا  
 اللہ کی ذات کے برابر نہ ہو نہ رست بھی نہیں جیسے تیسرا یہ کیا خدا کی وحدانیت  
 ایچہ اس لفظ کے ظاہر نہیں ہوتی دلیل اول بنا چاہیے کہ مخلوق میں نبی  
 و رسول مقبول سب کے پھر محاذ متحاب سب چھوٹے بڑے کو چاہے  
 ایسی دلیل سمجھا تو مقبول و مردود میں لکھ فرق نہ ہو دلیل دوم یہ سراسر کلام  
 محدث امیر رسول و اصحاب کبارہ اہل بیت و اولیاء بزرگوار کا ہے چنانچہ

کہ ادنیٰ بھی سمجھ سکا کہ ایک بادشاہ عالی قدر ہے اور ہفت اقلیم پر اس کا تسلط ہے  
 ورنہ کوئی آدمی کی رعیت میں نہ رہ سکتا کہ بادشاہ بڑی شان والا ہے اور سب  
 امیر و وزراء ارکان دولت تو اس کے روبرو چار سے بھی ذلیل ہیں پس سنی سنی  
 سب معلوم کر لینگے کہ یہ شخص فرور امیر و بیرون کا دشمن ہے ورنہ اس کا نام  
 کچھ بادشاہ کی نسبت نہیں پائی جاتی اور جب بادشاہ کو اس بات کی خبر ہو  
 تو وہ بھی اوپر ناراض ہو گا اور ایسا کہے ہو قوت یہ کیا سر شریک ہے دنیائے  
 انسانی ہے کہ یہ ارکان دولت کے خاص میرے دربار سے کہیں گئے ورنہ  
 کوئی مرتبہ نہ فراموشی کا دیا اور توئی اذ کو چار سے بھی ذلیل ہو جائیں تو اسے ایسا  
 کیا بڑائی جانی کہ یہ ہے حافظ میں جلسہ کو چار سے ذلیل ہوتا ہے ورنہ  
 کہان رہا کیونکہ جب پناہ عالی قدر بادشاہ ہوں تو میرے امیر و وزیر بھی  
 ہوتے نہ کہ چار سے بلکہ اس سے بھی بدتر ہیں۔ گل کی نسبت گل بہت ہے  
 اور خار کی بہت خار سے بدیہ نہیں کھورے گی ورنہ شبیہ جا گلزار است جاہل  
 ان کے کہ وہ عالم لکھیں کہ جو کلمات آجائے اسے اور وہ زریں ناغہ ہو جائے  
 اور بیانیہ دیکھتا ہے کہ یہ بھی عین کبر ہے اور شہر اور اور جاہل نہیں یا ان  
 اور چار سے دست بردار اور گلزار خشکی اور تری پتھر کے ٹھیکر ظلمات کے اندر  
 عرش سے تحت التری تک ذرہ ذرہ پہنچتی قدرت اور قدرت کے اندر اور  
 محمد رسول اللہ کی شان میں فرماتا ہے کہ جو کلمات اللہ کے کون سے اور کیا خدا  
 ذکر تیرا بچہ اللہ جل شانہ جسے ذکر کو بلند کرے کہ ہر روز پنج وقتہ تیرے نام کے  
 نام کے برابر پکارا جاوے اور پیرح کل اولیاء اللہ اور اصحاب کبار کی ہر  
 جا بجا قرآن شریف میں فرماتا ہے پھر کسی تاب جو اس کے مستحق نہ ہو تو پھر  
 ابو جہل اور ابولہب سے کافر تو سہارا کرے کہ چھ منہ والے اللہ کے ذکر کو  
 روز بروز ترقی دی اور سپہ طعن تا قیامت ذکر محمد رسول اللہ اور صحابہ  
 کبار اور آل اہل ہمارا اور اولیائے اہل کبار جاری رہے گا کوئی پیرا مانا مرد و مو



انما کڈا لے سے چاند کا نور نہیں جاتا مگر وہ مٹی خود پھینکنے والے کی آنکھ میں گر کر ہے  
 ایسیست چراغ و قہلان ہرگز نہیں رہا اگر کس تخت زندر شیش بسوزہ و عقیدہ و موم  
 یہ کہ ہیں و نابہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے قابل نہیں حالانکہ  
 خود رب العالمین قرآن مجید میں فرماتا ہے عَسَىٰ اَنْ يَّبْعَثَ رَبُّكَ مَقَامًا مِّمَّوْا  
 اور بیشک چھوٹا و بچا و بچا و تیرا رب تمام محمودین اور تمام مجبور اور شفاعت  
 سے ہے اور پھر قرآن شریف میں ہے وَلَسَوْفَ يَعْطِيكَ رَبُّكَ فَارْضٰی  
 اور دیکھا تجھ کو تیرا رب یہاں تک کہ تو راضی ہو گا اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے فیصل سے یہاں تک اللہ شفاعت قبول کرے گا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اٹھنی ہوئے پھر اب کو اساتذہ را کہ ہیں سے شفاعت کا امیدوار ہو و دلیل  
 اول یہ ثابت ہوا کہ خدا سے وہ ہر شے اپنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی مرضی فرمائی کہ تحریر و تقریر سے بہرہ رست اور خود آپ اس مجلسائے شفاعت  
 کے اقرار فرمادے تو بے دلیل و شک سے ثابت ہوئی کیونکہ شمس سے ناپا ایسا ہو کر ہو گیا  
 کہ حضرت سے یہ دعوات تعالیٰ فرماتا ہے لَا تَقْلُوبُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ذَاتِ اَمِيَّةٍ تَبْهَمُونَ  
 احرار اللہ سے اور اس رحمت سے بھی اتار دے وہ شفاعت سے یہ ہمیں ذات  
 محمدی بقضاء سے آید کہ یہ دیکھا کہ اَنْ سَلَكَ الْاَرْضَ لِنَعْلَمِیْنَ وَرَہْمِیْنَ  
 جیسا کہ تلوئے فتح پر واسطے رحمت مالمہ کے لوگوں نے دلیل و مریہ سے  
 روشن اور نہ من الشمس سے کہ جو درجہ مرتبہ اور مجزہ اور سپ و سپ کی فتح اور  
 تہ لصلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جل شانہ نے بخشا تاہنوز کسی کو اتنی بزرگی حاصل  
 ہوئی نہ ہوئی چنانچہ ہر ایک پیغمبر کو جدا جدا ایک مرتبہ بخشا اور رحمت کو کل سے  
 عطا کیے بلکہ اور زیادہ پھر ایسے مرتبہ والے رسول مقبول کو کہ اتنا تعالیٰ شفاعت  
 اقرار کرے اور شفیع کہیں نہایت انسانیت اور عداوت و موجب خذلان  
 سے دلیل سوم جب پیغمبر کو شفیع نہجا بلکہ کچھ نہ سمجھتا تھا خدا ہی کو جانا اور جو  
 ناجیز گنا تو خارجی ہے اور یہ مذہب تو ایست اور یہ راہی بھی رکھتے ہیں ہلا وہ اس

تم آپ غور کرو کہ وہ کونسا ہے جو خدا سے منکر ہے خدا کو تو کفار و مجارہ کا ریشہ کہ یہود  
نصار گہ و ترما سب جانتے ہیں کہ پیدا کرنے والا سب کا ایک ہی ہے فقط تم یہ سوال  
کی عظمت اور شان کے قائل نہیں ہوئے اور نہ مانا اور کسی نے کہا مَا أَنتُمْ إِلَّا  
بَشَرٌ مِّثْلُنَا تم بھی انسان ہو جیسے ہم کسی نے کہا هَلْ هَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ  
کون ہے ایک دمی ہے تم ہی۔ کسی نے کہا لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ عَلَيْكُمْ كَيْدًا  
یہ توئی فرشتہ اور تریہ قدر سبحانی کہ وہ ذات پاک ہے کہ براہِ نام خدا کے جسکا ہم نے  
وہ کسی نے غرض کہ ان ایما جیت سورۃ منافقون میں اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ  
قَالُوا اشْهَدْ مَا نَکُمْ مِنْهُ لَیْسَ بِاللّٰهِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّکُمْ کُفَّارٌ وَّ اَللّٰهُ یَشْهَدُ  
مَنْ اِذَا افْتَنُوْا لَکُمْ اِذْ یُؤْنَسُ جِبْ اَوْ یُنْیَسُ یَسْ یَسْ یَسْ یَسْ یَسْ یَسْ یَسْ یَسْ  
اجھو قائل ہیں تو رسول اللہ کا ہے اور خدا کو اپنی دیتا ہے کہ تو اسکا رسول ہے  
واللہ کو اپنی دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں پس یہ راہِ ماسر پر فرستے ہو  
تجسس سے کسی نہ دار النبی نہ وہ کا کہ نہ کہ یہ ایسا سمجھا کہ فقیر نہ ہے اور مسکین  
یہ ہے وہ ہے وہ تو ان اور خدا سے کہ نہ کہ یہ کی اور شفاعت کا نہ ہے وہ  
وہ ہے وہ ہے اور نہ کہ وہ تو معاذ اللہ اسے خدا کو تھوڑا جانا جو اسکا قوام نہ مانا اور  
یہ ان سے وہ موسیٰ پر راز کیا جو دشمن انسان کا ہے اور ایسے ہی خیال والیجہ ان  
انہی نسبت سے محو و مستغرق ہوا ہے وہ اب وہاں یہ کہ یہ خدا سے  
یہ ان سے عین عین نہیں فرمایا کہ پیغمبر و کی عبادت میری سی کرو تو تم کہتے  
یہ ایسے کہ ان قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ پیغمبر و ان و مقبول بندہ کہ ایسی  
تو ان سے یہ ہے یہ رسد ذلیل تصور کرو دلیل اول یہ کہ نسبت بہ نسبت  
نہیں کہ خدا ایسی عبادت اور کی کرین یہ سارے تمہارا اثر ہے یہ تو وہ  
حالت میں تم ایک شفیق کو بہت چاہو و رہنمایت وہ کہ ان سے آواز کرو  
اس دریاں تینوں کو ہی ملخص آیا اور پیام اس میں کہ یہ ہے یہ ہے یہ ہے  
تو مجھے تک پہنچو مجھ کو کے اور میں یہ میرا ہوں ہوں پیغمبر کی عزت و رحمت و تبارک



اوس قاصد کی تم کرونگے کہ حد سے زیادہ پھراس عرصے میں کوئی قسم کے گرواہ  
 نہ ہو جائے شفیق کو ایسا چاہتے تھے اب اس قاصد ہی کے ہونے اور شفیق اصدی کو  
 انھوں نے پاس لوگ اسے نہ ان کمین کے کہے ہو قوت تیری مجھ کا فرق  
 ہے کیونکہ جو اوس قاصد پر ہم بار بار قربان ہوتے ہیں اور پیام کو آنکھوں پر  
 رکھتے ہیں اور چومتے ہیں یہ سب بہت شفیق اصدی کی ہے مثلاً یار کے کوچہ کا کتابھی  
 پیاز ہوتا ہے پھر یار کے ہفتہ کا کیا ذکر بہت پائے سگ ہو سیدہ مہنون خلق  
 آفتا این چہ بود دہانت گاہے گاہے این در کوئی لیلی رفتہ بود نہ اور جو تم اوس  
 تاسد سے محبت نکر و در نہ کچھ قدر کر و فقط اوس پیام کے راستے پر اوسکی راہ  
 پر جانا اور بہت شفیق کے پاس مجھ کو اور اوسکو خبر ہو کہ میرے قاصد کی کچھ قدر  
 انکی تو شفیق تھے کب خوش ہو گا و لیل سووم یہ سہ سہ تمھاری سزوری ہے  
 کہ جہاں عزت و توقیر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اور تم اوسکی عزت  
 و توقیر کرنے کو شکر اٹھو کر رہتے ہو پہلا فرماؤ کہ اوایا انبیاء ہوا پاک بندہ تین  
 اور چنانچہ اللہ تعالیٰ عزت و توقیر اوکی آرام گاہ ہے اور شیطان اور مجھوت مردود  
 اور زاپال کہ جنکا جہنم تھا کانا ہے ایک سطح ہوئے اور انہیں فرق کس طرح  
 میں مانا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الْاِذَا رَکَفِیْ لَعْنِم وَاِنَّ الْفِجَارَ لَیْ حَبِیْرٌ  
 بیشک نیک لوگ رام میں اور بیشک گنہگار دوزخ میں ہیں اور پھر فرمایا ہے  
 اَفْتَحِلْ الْمُسْلِمِیْنَ کَالْخُرْمِیْنِ دیکھا ہم کرینگے حکم بردار و نکو برابر گنہگار و گنہ  
 گار ہم پر فرمایا اَفْتَحِلْ الْاَعْمٰی کَالْبَصِیْرِ دیکھا ہم کرینگے اندھو نکو برابر مو جھتوں کے  
 و یوں بھی ہمارے ہل بستویان مثلاً کوئی برابر جوتی ہے انکی کہاوت  
 جو اب و بانی یہ جو آپ نے فرمایا سو برحق ہے مگر مطلب اس عبارت  
 بہت دور ہے کیونکہ میان ذکر پرستش کے کچھ عزت و توقیر کا نہیں و پرستش  
 میں سب برابر ہیں جیسے مجھوت شیطان کی پرستش کرنا منع ہے اسیطرن  
 اولیاء اللہ کی بھی عبادت منع ہے جیسے مینہ کا برسانا زرق کا ویزا بیمار کا

اچھا کرنا آفتون بلاتوں سے بچانا اولاد کا دینا غیب کی بات جانتا ہر جگہ پر حاضر  
 حاضر بننا لوگوں کی مدد کرنا جانا مارنا یہ سب اللہ کے اختیار میں ہے انہیں کسی وسیع  
 بھی اختیار سمجھنا خواہ کوئی ہوش رکھتا ہے جو اس سنت جماعت بھلائے سدا ان  
 سنت جماعت تھے کونسا ایسا دیکھا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ماورق ہو جائے  
 سے اچھا کروٹیاؤں غیب کی بات بتاؤ اور وغیرہ یہ سب تمہارا اختراع ہے بلکہ اعتقاد ہے  
 معلوم ہوا کہ تمہارے ایمان اسی پر شرک و روضانیت منحصر ہے کہ پیغمبر اور اولیاء اللہ  
 اور یہ شہید سب کو خدا کی شان کی روبرو چارے بھی ذلیل تصور کرے وہ مومن ہے  
 ورنہ تصور کرے وہ کافر اور جسے پیغمبر خدا کی شان میں اَللّٰہُ یَعْلَمُ یا اللہ تعالیٰ  
 یا اللہ دے ایسا بڑا مرتبہ بیان کیا جائے چارے بھی ذلیل تصور کرنے کے اور  
 دوزخی ہونے میں تو آپ کو کچھ ظلم نہ ہو گا جواب و بابی کہ غفر اللہ آپ یہ کیا  
 فرماتے ہیں لعلکم خذ العنت کرے دوسرے پر یہ کہ ایک دلائل ہو انہیں پیغمبر ہے  
 ابو بکر آل مصطفیٰ کا ذکر کرے اور کو خدا و فرخ کا کندہ ہے جسے صحابہ محترمت سے  
 ہوا سارے سند و دم خدا کی اوپہ چھکارا ہے کچھ انہیں ہو دے اولیاء سے  
 ہیستہ بر لعنت اوپہ برستہ ذرا یہ اور بھی سن رکھتے حضرت ابو بکر بنی ہاشم  
 اوپہ ہے لعنت و جواب سنت جماعت بھان اشد بھت رسول قبول  
 اہل اہل قبول اور اصحاب کبار اور اولیاء اہل رکی سی ہی ہوتی ہے برحیث  
 التقویت الایمان میں درج ہے وہی مثل ہے کہ سارا نیب چھا لیا نرہ ہٹ معلوم  
 نہیں ہوئی نڈا سکا باعث یہی تھا کہ سانپ کا کاٹا تھا اسکی تیزی نہ بہت تلخی  
 معلوم نہیں ہوتی جب وہ زہر یعنی یہ کلام کہ یقین جانتا چاہیے کہ کل مخلوقات  
 چھوٹا ہو یا بڑا خدا کی شان کے روبرو چارے بھی ذلیل سمجھتا ہے و کون  
 نہ دور ہو تب تک تلخی اسکی کا زبان پر کیسے ظہور ہو خدا عقل سنت تو معلوم ہو  
 نظم جب کتابوں میں تمہاری ہے لکھا ہی بڑا بھائی سائینہ خدا بھوت و شیطان اور  
 نسب انبیاء و اہل کسان ہر جا پہ ہے اوسمیں لکھا ہوا ساری مخلوقات کو جانا پڑا



بلکہ اس سے بھی ذلیل اور خوار تر ہے۔ یہ حق ہے کہ یہ راہ وادھی صراطِ حق  
 ہے۔ راہ وادھی وادھین کچھ ہے اور زبان پر کچھ بیان ہے پر کتابوں کا لکھا جاوے  
 کہاں بدین منافق کی یہ سب راہ و طریقہ گالیان دیکر کہتے ہیں شفیق ہے  
 سوچ لو دلیں اگر کچھ غور ہے جو کہاتے یہ ایسا طور ہے قابلِ اعتنا ہے  
 اس میں کونسا آپ ہی فرمائی طرفین کا۔ اے صاحبِ آپ کی بول چال سے ایذا  
 خدا اور رسول متہ شیخ ہے اور یہاں یہ صادق آتا ہے وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ  
 رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ فِي الْمَأْثَمَةِ الْخَالِدَةِ وَالْأُولَئِكَ فِي عَذَابٍ مُّهِينٍ  
 رسول اوستے کو لعنت ہے اور خدا کی بیعت دنیا اور آخرت کے جواب واپائی یہ جو  
 آپ بیان کیا سو بہت حق ہے لیکن تقویت الایمان میں ایسے کلام دو ایک جا پڑتا ہے  
 مشرکین کے واسطے لکھی ہیں اور میں عیب رکھنا لازم نہیں مگر صریح خطا ہے  
 ہر رکات کے بعد خطا ہے اور قول ہر رکون کا ہے جیسے بیت کا قیاس ہے  
 بیت بھی سجدہ زمین کن گرتا ہے یہاں کو یہ ہر سالک تیرے زور راہ وادھی  
 اور جو کہتے ہو کہ تقویت الایمان میں یہ عبارت اچھی ہے کہ یقین جانا چاہیے کہ  
 کل مخلوقات پر ہو یا چھوڑا وہ خدا کی شان کے روبرو چارے بھی ذلیل ہے سو چاہا  
 ہے تمہاری سمجھ میں یہ عبارت نہیں آتی کیونکہ اسکا سمجھنا بہت مشکل ہے اور  
 اسکا سمجھ میں نہ آوے اسلئے صاحب کو کیا جانے جانا وہ یہ مطلب ہے کہ  
 مولوی صاحب نے جو چارے ذلیل اٹھا اس سبب کہ وہ بادشاہ مجازی  
 کی شان کے روبرو چار کی شان کیسی کہتے ہیں کہ کسی کی سفارش کر سکتا ہے  
 نہ کسی کا کچھ لے سکتا ہے اور نہ لے سکتا ہے اسکا بے اختیار ہے اور ذلیل  
 وایہ وزیر تو بادشاہ مجازی کی شان کے روبرو بہت اختیار رکھتے ہیں کہ  
 یہاں سے زمین کر بیٹھتے ہیں اور بادشاہ مانع نہیں ہوتا اس خوف سے کہ زمین  
 سے ہولے میں دخل ونگاہ اور اس کے کور و کوز کا تو شاید میری  
 عملداری میں خلل ڈالیں اور میری بادشاہت بگاڑ دیں اس واسطے ممانعت کی





ایکین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دینی مرتبہ میں رسالہ دار اور رشتہ میں بڑا بھائی  
 جانا یہ خوش وری سب جانتے ہیں کہ رسالہ دار کا کچھ بڑا عمدہ نہیں فقط ایک پکا مالک  
 ہوتا ہے یہ نہیں کہ بادشاہ کی کل قلم و دین جتنی رعیت اور ملازم ہیں سب پر حکم ران ہو  
 اس سے اور بڑے بڑے عہدے پڑے ہیں جیسے قنذاریہ سالار مدار الماس  
 وزیر الاول وزیر عظمہ ایچہ عہدہ ان جلیل القدر کے واسطے شاید ابن تیمیہ رحمہ اللہ  
 اپنے پیشواؤں کو جو بزرگ ہو گا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بادشاہ حقیقی کی شان  
 روبرو ہے چاہے ذلیل لکڑیا ہے وہ شان محمدی کی خوب قدر کی اور پھر ایماندار شیخ  
 حضرت مولانا کے چھوٹے بھائی بستر میں عبدالمطلب کے پوتے خدا ہدایت سے  
 جو سب و پاپی و ادھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین میں بڑے بھائی  
 ہیں کہ میں کیونکر اس کے مؤمن اخوت سے سب کو من آپس میں بھائی  
 ہو سکتا ہوں میں کہیں کیونکہ انا اول المسلمین اور ان کی شان ہے پھر بڑے  
 محمد کا بڑا بھائی ہے جو آپ عیب پکڑے ہو جواب سنت جماعت میں  
 ہے تو وہ بھی بہن ہوتی ہے پھر اوسکو کیون نہیں ہمیشہ صاحبہ لکھا کر  
 کہ یوں نہیں پکارتے اور وہ بھی لکھتے تو کیون شریک تے ہو یہی  
 ہے کہ جب سب جواب و پاپی وہ درجہ زہدیت میں آئی اگرچہ  
 ہے لیکن یہ لقب باب و پیر یا نہیں جواب سنت جماعت  
 ہے کہ اب میں کہتا ہوں کہ ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے رشتہ میں رشتہ کی یا اصل یہ تو کچھ بڑا مرتبہ نہیں باب  
 ہے بڑا مرتبہ دینی میں باب کا ہے اوسکو تو اللہ تعالیٰ فرماتا  
 ہے **وَمَنْ يَتَّبِعْ أَهْلَ الْبَيْتِ مِنْ رَجُلٍ أَوْ امْرَأَةٍ فَهُوَ مِنْكُمْ** میں نے محمد باب سے کا تم میں سے  
 عیب باب کا رشتہ اور خباب پاک سے رکھنا منع ہے تو بڑے بھائی کی کیا  
 منزل اور جب درجہ رسالت اور راج نبوت سے ذات شہیدی مزین ہو پھر خیر  
 بڑے بھائی کا لقب نہ دیا ہے اور شرم نہ آوے اسکو جس عہد افسوس مجھ عہد ہے





جاہل نہیں پس امین سے یہ مراد ہے کہ اس وقت میں اگرچہ نبی بڑے عالم تھے لیکن باوجود اس علم اور فضل کے کفر اور شرک میں گرفتار تھے اسلئے نادونہیں شمار کیے گئے اور قرآن شریف تو وہ دریا ہے نورنا پیدا کیا ہے کہ آج تک صد ہا تفسیر عالم فاضل کہتے آئے مگر یہ نور اعلیٰ نور ہے کتابیان کرو نور کم نہیں ہوتا خزائن حیات الہی سے مالا مال ہے ایک آیت کی تفسیر عمر مہر کو پھر بھی ادا نہ ہو جیسے مَلْعَنَ فُلَانٌ لِّحَقِّ مَعْرَافَتِكَ جَوَاب و بَابی یہ ہمارا مطلب نہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ مولوی صاحب نے جو یہ لکھا ہے یعنی کل مخلوقات کو چار سے ذلیل دس سے یہ مراد ہے کہ اللہ جل شانہ کی شان اور دبدبہ کا کل مخلوق پر ایسا غلبہ ہے کہ جیسے چار بادشاہ مجازی کے سرور و دبا ہوا اور عاجز ہے اور سبے غدر پا ہے بگاریں پکڑو چاک مارو برا بھلا کہو کچھ عذر نہیں سیدھے بادشاہ حقیقی کی گرفت سب کہ چاہے کوئی کیسا ہی علوم مرتبہ الامخلوق ہو اگر بادشاہ حقیقی گرفت کرے تو جو بادشاہ مجازی کے سامنے اتنا بھی عذر ہو گا کہ جہاں پناہ مجھو بقصور حضور نے کیوں گرفتار کیا اور بادشاہ حقیقی کے سامنے کیسے کچھ عذر نہیں جیسے قول سحر کے گر بجز خطاب قہر کندہ ادلیا را چہ جائے قدرت مست پر دو لطف در دم کو بردا کا شقیار امید مغفرت مست جواب سنت جماعت واہ واہ کبھی ہستی میں کہی بن میں یہ دلیل تو آپ کی اور بھل ہوئی کیوں کہ تمہارا یہ قول ہے کہ بادشاہ حقیقی جو گرفت کرے تو کیسے کچھ عذر نہیں رہا انکہ خود قرآن شریف سے ثابت ہے کہ اللہ جل شانہ باوجود اس شان قہاری کے جو روز قیامت کو جبہ درجہ کا کہ دیکھ بیان سے زبرہ آب ہوتا ہے و ہانگی حالت تو خدا جانے یہ بھی جب خدا سے تعالیٰ پروردگار کی گرفت کر لیا تو باوجود حقیقت میں مجرم ہونے کے سبب کرینکے کہ شہر میں نہایت زیادہ عذر نہیں رہا پھر اللہ تعالیٰ زمین آسمان کو اواد لاویگا رات دن کو اواد لاوے گا یہ سب ان تمام کے بات نہ نہیں رہے جو نام کیا ہے گواہی دینگے بھلا ایمان تو حیا را حقیقت میں ہے کہ ہو اور بادشاہ قہر کرے اسے اس کو نہ کچھ عذر ہوگا تو بات تم بھی نہ نکلا میرے کھوشیہ

آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا اللہ تعالیٰ نے مردود کیا اور بارگاہ اپنی سے نکال دیا  
 نے بر ملا جواب دیا جواب کیا کہ میں بھی تیرے بند و نگو خوب بہکا دنگا بھلا یہاں  
 بادشاہ مجازی کے روبرو تو کوئی ذرا کھدے کہ بادشاہ خفا ہو کر اوسکو نکالی  
 اور وہ بر ملا کہہ کہ آپ مجھ کو نکالتے ہو تو میں بھی تمہاری رعیت کو دیکھ کر کیا ذرا  
 کرتا ہوں اور غدار و فساد ڈالتا ہوں کہ کوئی تمہاری فرمانبرداری نہ کرے پھر  
 دیکھو کیا حال ہوا اب تمہارا مطلب کہاں رہا معاذ اللہ خدا کو براہیت دے  
 تم ایسی ناکارہ دلیلین لاتے ہو ہم کیا کہیں اسے بھائیو بادشاہ مجازی کا  
 غصہ اللہ تعالیٰ میں نہیں وہ نہایت حلیم اور منصف ہے اوسے نبی و شیطا  
 کی گفتگو سن کر اندی اہں بسبب کہ اوسکو اسی لیے پیدا کیا تھا کہ جرگت سازی کی  
 آگے اوسکے شاخیں پھوٹیں اور مجرموں کا عذر اس حالت قدر میں اسواسطے نہا  
 کہ ظلم نہ ثابت ہو از روئے انصاف بگو امان قوی کے فیصلہ ہو اور قہر کے  
 انیک بندے باوجود سچ می کے جو عذر تقصیر کرینگے یہ نہایت علوم مرتبہ و مکی  
 عجزیت کا ہے اسکو تم کیا خاک جانو سے قدر زر زر گرید اندر جو ہو ہر شے  
 فکر میں اقدار بہت اوست بدقتہ جان لیا کہ وہ قیامت کو افسی نہ کرے  
 اس سبب بے اختیار اور خدا کی شان کے روبرو چہرے ذلیل ہے  
 اور نہ کسی کے سفارشی جیسے صاحب تقویت الایمان سورہ یونس کی آیت  
 وَلَوْلَا اَنْتَ یَا حَیُّ وَیَعْلَمُ ذُنُوبُنَا رَبُّنَا لَکُنَّا مِنَ الْخٰسِرِیْنَ  
 وَلَوْلَا اَنْتَ یَا حَیُّ وَیَعْلَمُ ذُنُوبُنَا رَبُّنَا لَکُنَّا مِنَ الْخٰسِرِیْنَ  
 فی الاکثر من سبعمائۃ وکذا فی سبعمائۃ وکذا فی سبعمائۃ  
 ہر اس تست ایسی چیز کو کہ نہ کچھ فائدہ دیوے نہ نقصان اور نہ کچھ  
 سفارشی میں یا اللہ کے پاس کہ کیا بنائے ہو تم اللہ کہ ہر مہینہ جاتا وہ آسمانوں  
 اور زمین میں بودہ نرا الہ ہے اوسے جنکو یہ شہادت ہے کہ میں حق و سچ ہوں  
 بخاریہ نکلا تو سورہ زمر کی آیت مناسبت ہے وَیَعْلَمُ ذُنُوبُنَا رَبُّنَا



اُولَئِكَ مَا تَعْبُدُ هُمْ لَا يَفْقَهُونَ اِلَى اللّٰهِ ذِكْرُكَ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ بَيْنَهُمْ وَمَا هُمْ  
 فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ اور یہاں تک تیزی مزاج نے زور کیا کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي  
 مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ۝ تکایت کو پورا کیا مسلمانوں کے اوپر ترجمہ اور جو  
 لوگ کہ تمہارے ہیں وراے اللہ سے اور تمہاری کہتے ہیں کہ ہم پوجتے ہیں اونکو سو  
 اسے کہ نزدیک کر دین ہمو اللہ کی طرف مرتبے میں بیشک اللہ حکم کریگا اونہیں اس  
 چیز میں کہ وہیں اختلاف ڈالتے ہیں بیشک اللہ راہ نہیں دیتا جو لوگ ناشکر کو فقط  
 اور فائدہ دہی اور مسلمانوں پر صدق کفر کسوا اول آیت کے غلامہ میں لکھا  
 ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ کوئی کسی سفارشی بھی سمجھ کر پوجے وہ بھی مشرک ہے  
 اور دوسری آیت کے غلامہ میں لکھتے ہیں کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کوئی  
 کسی کو اپنا حامی بھی سمجھے اور یہ مان کر کہ اس کے سبب سے خدا کی نزدیکی حاصل  
 ہوتی ہے سو وہ بھی مشرک ہے دیکھو یہ آیت صاف کفار کی طرف ہے اہل  
 اسلام کی طرف ہے نہ کہ ان کے لئے یہ آیت اور آیت دوم میں تعبد  
 جلی ہندی پوجتے ہیں اس سے صاف ثابت ہے کہ طلاق پرستش غیر اللہ  
 کفار پر ہے لیکن جو کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں فرمایا حضرت محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ لِلّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ  
 اور بخشش مانگ واسطے ان کے اللہ سے تحقیق اللہ بخشنے والا ہے مہربان  
 یعنی اللہ تعالیٰ کا نہایت کرم و فضل و رحمت ایمان والوں پر ہے کہ اپنے  
 رسول کو خود ارشاد فرمایا کہ اے محمد! بخشش فرما ان کے لئے اللہ بخشنے والا ہے  
 بخشنے والا ہوں مہربان اسی آیت کے ساتھ دیکھو دیکھو یہاں کی سفارش  
 محمد رسول اللہ خدا کی رحمت کے امیدوار ہیں اب صاحب تقویت الایمان اس  
 امید سفارش کو پوجنے کے ذیل میں قائم کرتے ہیں اور سب ایمانداروں کو  
 جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے امیدوار ہیں مشرک بناتے  
 ہیں اور دوسری آیت کے غلامہ میں کیا ظن باطل قائم کیا کہ جو کوئی کسی کو

اپنا حمایتی سمجھے گو یہی جانکر کہ اس کے سبب خدا کی نزدیکی حاصل ہوگی وہ بھی مشرک ہے  
دیکھو یہ کفار کی طرف اشارہ ہے کہ وہ اپنے بتوں سے ایسا معادہ کرتے تھے کہ مسلمان  
پر یہ آیت دلالت کرے اولیٰ سب سے حضرت ابوبکر صدیق رضایمان لائے اور محمد  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دین و دنیا میں حمایتی سمجھ کر فقط خدا کی نزدیکی حاصل  
کرنے کو جاننا شروع ہے اور سب طرح کل اہل بیت رسول اور صحابہ کرام ایک  
دوسرے کی محبت میں فدا ہے فقط اللہ ہی کی نزدیکی حاصل کرنے کو کچھ دنیا کا  
فائدہ نہیں جانا جنکی تعریف خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **رَضِیَ عَنْهُمْ** رحمہم دل میں  
ورمیان اپنے **رَضِیَ عَنْهُمْ** دیکھتا ہے تو ان کو رکوع کرنے والے  
مجدد کرنے والے یعنی آپس میں محبت اور عبادت کا ہی کو ہے **يَتَّبِعُونَ فَضْلًا**  
**مِّنَ اللّٰهِ وَرِضًا** انا چاہتے ہیں فضل خدا کا اور رضا مندی اس کی یعنی ایسی  
کہ نزدیکی خدا کی حاصل ہو جس کو آپ شرک فرماتے ہیں اور سب مسلمان محمد رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو سبب نزدیکی خدا کا سمجھ کر ایمان لائے کہ کفر شرک سے بھر  
اوتے سایہ حمایت میں اگر تلاشی رضا مندی خدا کے ہو دین بجز آپ لوگوں کے  
کہ آپ تو اس کو شک سمجھتے ہو تقویت الایمان پر فدا اور قرآن شریف و محمد رسول  
اور کل صحابین سے شکر کیونکہ جو چار سے دلیل ہو اس کی کیا عزت جواب مابی  
سبب ان مخلوقات کی چار سے نسبت دی اور اس میں بے ادبی یا بی جانی ہے تو  
خطا ہے اجتہادی ہے جو اب سنت جماعت وادواہ یہ ایک خطا کیا برابر  
آیت و رایت تو آپ کو غلطی بتاتے آتے ہیں ایک خطا دو خطا تین خطا کے کیا  
کل کتاب مجموعہ خطا ہو گئی یہ خطا نہیں عدا ہے ادبی ہے جو اب و مابی  
جنا بامام غزالی صاحب رحمہ اللہ علیہ نے اپنی کیمیا سے سعادت میں کیسے لکھا  
کہ یہاں تو مخلوقات کا لفظ ہے اور وہاں وہ لکھتے ہیں کہ خاص انحضرت کو  
بہن خدا کی شان کے روبرو ایسا جانتا ہوں جیسے میرے کھوٹے کی لپ  
مجھ سے سنت جماعت استغفر اللہ من حدیثی ان کوشہ مبادی غرت تو





خدا تکوینیت ہے اب ہم حدیث شریف تو کیا بیان کریں تم لوگ حدیث کو تو کہہ دیتے ہو  
یہ موضوع ہے یہ بے سند ہے اسکا راوی ضعیف ہے پس جو تمہارے مطلب کے  
موافق ہے وہ صحیح اور سب محکم غلط سمجھتے ہو لیکن قرآن شریف کو کیا کہو گے  
اب اللہ تعالیٰ کا کلام پاک سنو اور مشرکوں نے جو خدا کے ساتھ شرک کیا اور بڑے  
بھاری عزم کی تفسیر سنو اور چھ کہو کہ تقویت الایمان میں عبارت جو اپنی بد فہمی سے  
الہی بت ہے یا خدا کی پاک نور عبارت چنانچہ وہ جو کثر آیت کا ہے کہ ان اللہ  
لظلم عظیم تحقیق شرک سہ بڑا بھاری ظلم وہ بھاری ظلم کیا جیسے اللہ تعالیٰ نے  
فرمایا اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهِۦٓ اَكْرٰهٌ وَاَنْتَ اَوْفٰی اَمْرًا اور کتہ بن خدا نے پکڑی اولاد دینے کا فرو  
تھی انہیں انکار کیا اور بتوں کو خدا کہتے تھے اور اللہ سے غافل بن کر نیا شگوفہ  
نہاں کیا ان کتاب اور خدا کے قائل اور کہ اس قدر رو برو کر کے ہوئے  
یہ کہ جسے کہ عیسیٰ علیہ السلام وغیر علیہ السلام خدایہ ہیں یہ اللہ تعالیٰ  
کا بندہ تو خدا کو جانتے ہی نہیں تھے وہ تو کفر کرتے تھے یہ انکھیں رکھتے  
تھے یہ کہ خدا کی شان ایسی بھائی کہ پیغمبر و نذر خدا کا ہونا یہ جیسے یہ بھائی  
ہم یہ زبان پر نہ لیا کرتے یہ نہ تھا اللہ تعالیٰ کا جہاں ان کے تعلق نہ  
ہو ان فقط عالمین کا یا ہے بیان فرماتا ہے اور فرمائی اور انہا قات  
یہ کہ جب کہ خدا کی شان ایسی بھائی کہ او سے مخلوق کو اس کا بیٹا نہ دیا اور نہ تعالیٰ  
یہ شان کیسی ہے سُبْحٰنَہٗ یہ ایک کلمہ کل جان کر کہتا ہے مجھ سے کل معنات کا  
جسکی تفسیر بار اقرآن ہے یہ دنیا کے بے عجب پیغمبر و نذر عالمین کی سب پر  
غالب سب کا خالق سب کا مالک سب کو فنا و سزا بخا جیسے یہ شان اور رب کا  
جسکا خدا سے رو قتل ہو وَاِنَّہٗ اَحَدٌ ہے یہ عہد بہت بھاری تھا کہ ان  
کتاب بھائی نے خدا کی شان ایسی بھائی کہ یہ جیسی یہ اللہ کو کہ بھائی یا  
ایسے مقام پر اللہ تعالیٰ اپنی شان کی فضیلت اور اس مخلوق کی عداوت  
جسکو خدا کا بیٹا کہہ دیا بیان کرتا تو کچھ عجب نہ تھا کہ مخلوق کی عداوت جو کتنی یہاں ہے





صفات حمیدہ سے موصوف تھے جواب سنت جماعت منو صاحب امتیاز  
 اور ان کے ان الذین یسکفون باللہ ورسوله ویریدون ان یتغیروا  
 بین اللہ ورسوله ولیمولون تو من بعض ونکسر بعض مونی یلذان  
 ان یجحدوا بین ذلک سید لاد اولیک ہم الکفر من حقہم وانک  
 لاکفر من عدل بامہینک یہ آیت سورۃ النساء میں ہے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ  
 جو لوگ تم کو بین اللہ سے اور اس کے رسولوں سے اور چاہتے ہیں کہ فرق نکالیں ان  
 میں اور ان کے رسولوں میں اور کہتے ہیں ہم راستے میں بعض کو اور میں شے  
 اور تم کو چاہتے ہیں کہ تم میں ایک راہ لیں لوگ وہ ہیں اور ان کو  
 اور تم کو راہی ہے مندرجہ ذیل ذلت کی مار اور میری راہ یا یہ نہیں  
 کے بعد راہ بین امنوا باللہ ورسوله ولم یفسدوا بین احدہم شے  
 اولیک منون یوتیمم لجورہم وکان اللہ شفیقا رحیما اور جو لوگ  
 میں راستے ان پر اور اس کے رسولوں پر اور ہدایت کیا کہ لوگوں میں سے ان کو  
 و شے وہ ہے اللہ تعالیٰ تو شے کارم پاک بین بان بریا سے راہی تو قریب رسولوں  
 کر سے اور تم کو چاہتے ہیں چاہتے ہیں کہ تم کو راہی بین اللہ ورسوله  
 تنبیہ شکر کی راہی تنبیہ کی راہی تنبیہ کی راہی تنبیہ کی راہی  
 لکھ رہے ہیں اور شے شے شے شے شے شے شے شے شے شے شے  
 نہ پایا جاوے اور جو شے میں ایسے لکھ رہے ہیں کہ شے شے شے  
 احب الیہ من والد لاد وکان الذین منہم انہم منہم انہم  
 تم میں سے جنتک کے لئے ان میں سے شے شے شے شے شے شے  
 آدمیوں سے زیادہ دوست نہ لکھ رہے ہیں وہ شے شے شے شے شے  
 و مابی جناب یہ جو باجہ قانون نہایت میں شے شے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے جناب میں شے شے شے شے شے شے شے شے شے



اے محمد پھر لفظ تو کا حضرت کی شان میں آپ کے نزدیک کیا ہے جواب  
 سنت جماعت معاذا اللہ تمہارے دلیں کیسی کثافت اور کدورت بھری ہے  
 یہ جو قل کا لفظ برہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہمیں تو عین حکمت الہی ہے کہ اگر جمع کی ضمیر  
 سے خطاب ہو تو ایک کی طرف مشبہ ہو تو یہ کلام ہمارے پیغمبر کے حق میں  
 ہے ساری کہتے ہیں یہ ایک ہی ہے ہر ایک فرقہ اپنی طرف اشارہ  
 کرتا ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے کل تحت تمام کرنے کو لفظ قل امر واحد کی ضمیر کے ساتھ  
 خطاب فرمایا ہے کہ وہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی کی طرف  
 یہ کلام متوجہ نہ ہو سکتا اور نہ حق اپنے ظام پاک میں مخلوق کو تو کہے اور سب مخلوق  
 سے خاص چکر ایک کی طرف خطاب کر کے تو عین قدر وسیلی ہے اور بڑا عظیم مرتبہ  
 اور مخلوق مخلوق کو تو کہتے تو تر کیا ہے اور تم جو چار کے مرتبہ پر لفظ تو کی  
 دلیل لائے تو چھپو قرآن میں ہر جگہ قیاس ہے یہ بھی بتاؤ اس  
 مضمون کی آیت کبھی ہو کر سلمان وہ ہیں جو کل مخلوقات چھوٹا ہو یا بڑا خدا کی  
 شان کے روبرو چاہے کبھی خلیل تصور کریں یا خدا تعالیٰ نے لفظ قل قرآن شریف  
 میں فرمایا اتم سخی ایل سے کل مخلوقات کو چارست ذلیل یقین کرنے لگے یہ تمہاری  
 سرسزا دانی اور بھولانہ ہے کیا میں تمہاری اس سمجھ پر یکتائی من لیساً  
 علی جدی المستقیم ملتے ملتے جسے چارست جہاز سے اوپر راہ ہی کے  
 آسمان سے اونٹن کی صورت تو سب مسلمانوں کو یہ خبر ہو چکی ہے جواب  
 یہ تو راہ ان کے طرح سے ہوتی ہے اور نہ جوابی ہے جو یہ تو راہ  
 ہیں یہ عبارت جسہ تم بار بار روایں لائے ہو کہ یقین برائے چارست ذلیل  
 جہاز یا چھوٹا وہ نہ کہ شان کے روبرو چارست بھی ذلیل ہے جسے لکھتے  
 یا نہیں اور فرس کر وایں بھی ہے تو خطا تو سب سے ہے یہ ہے پھر کیا ایک خط  
 سے وہ کل کتاب رد ہو کی کہ سب آیات قرآن سے تحریر میں یہ سراسر تمہاری  
 منہ زوری ہے یہ جواب سنت جماعت تمہو گانہ جواب شرح کے متفق ہو





آیہ کلمتہ اور لندن سے نہیں آیا جواب وہابی آپ نے جو فرمایا سو برحق ہے  
 ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے کہ اسلام مکہ مدینہ سے آیا ہے وہابی اور لندن سے نہیں  
 اور وہاں کے علماء دین کا اعتبار زیادہ ہے یہاں کے علماء دین سے لیکن  
 خطاب سے ہوتی ہے اور آدمی کو لازم ہے کہ جو بات حدیب فساد کی ہو  
 حکمرے اور بزرگوں کی خطاہ خیال نہ کرے کہ خطا ہے بزرگان گرفتار ہوئی ہے  
 اسی مضمون پر قائم اور واضح ہے جو اس سنت جماعت شاید آپ نے یہ قول  
 نہیں سنا بیت اس زمانے میں بہت انسان ہیں بد آدمی کی شکل پر شیطان ہیں  
 اور مولانا روم صاحب فرماتے ہیں بیت ہے بسا ابلیس آدم روت مست  
 اس پر دستہ نباید بیت بد اور حدیث شریف سے قال النبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم سِتَّةٌ لَعَنَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى وَكُلُّ نَفْسٍ مُّسْتَقَرٌّ أَوْ لَاجِئٌ  
 إِلَىٰ آيَةٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى وَامَّا عَنْ رَبِّكَ فَمَا تَعَالَى  
 وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ اذْ لَّهُ وَيَدْرُسُ سَمْعُ اللَّهِ وَ  
 الْمَسْمُوعُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَلَمْ يَلَمْ يَلَمْ يَلَمْ يَلَمْ يَلَمْ يَلَمْ يَلَمْ  
 لَسْتِي فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَنْصُرُ الْيَكْمَ لِيَوْمِ الْفَيْمَةِ نَصْرُ الرَّحْمَةِ  
 اور فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ پھر شخص میں کہ لعنت کی سنیہ اون پر اور  
 لعنت کی اون پر اللہ تعالیٰ نے ورہ تیری کی دعا قبول ہے بڑاٹ والا اللہ کی  
 کتاب میں اور جھوٹلانے والا تقدیر اللہ کو اور حکومت حاصل کرنے والا برستی  
 سے کہ عزت سے اللہ کے ذلیل کیے ہوئے کو اور ذلت سے اللہ کے عزت  
 کیے ہوئے کو اور ظالان ٹھہرے والے ایک حرام میں رہیں ٹھہرے والے  
 میری اولاد میں جو بات حرام کی اللہ نے اور چھوڑ دی ہے وہاں میرے ہاتھ  
 ایک کس اللہ تعالیٰ نہیں دیتے گا اور عیضرت وان قیامت سے نعرہ مرت سے  
 پس اس میں تھکاہ صوم نہیں ہوتا کہ وہ کتب میں اللہ کے عزت و اون کو  
 کہ میں نے لکھ دیا ہے سدا ل وہابی شریک کسی سنت جماعت

خلاق کو مخلوق کے ساتھ ملا جیسے کہ ہمارے برتن بنا تا ہے اور کوئی کچھ چاک اور کھار  
 برتن بنا تا ہے یہ غلط ہے چاک اوس کے پھرے پھرے اور اول بنایا بھی چاک  
 سے تھا اور برتن اور کے اختیار میں ہیں چاہے تو اسے چاہے بناوے سوال  
 و جوابی اور بنایا یہ ہو لیا اللہ کو پیر تسلیم اور پیر کو پیر کرتے ہیں کیسا ہے جو اس  
 سنت جماعت یہ کیا ثابت ہے کہ وہ طبعی کا نہیں جیسے بنایا ہے بنا تا ہے تو  
 ان لوگوں کو کتاب اور سنی محبت اور پیار یاد کر کے اور یہ بحث باطل نشہ باز و تدبیر  
 خلیفہ کے سنے واسطے بحث الفاظ حد سے بڑھ کر بولتے ہیں کواکب اعتبار و تہذیب  
 و دور و اسلحہ بحث نہیں و جبکہ مدرسہ ہدایت مدعی ہے وہ بھی حفظ و  
 سے و کردانی نہیں کرنے کے مصرعہ اگر حفظ کتاب نہیں زینت ہے قال اللہ  
 ران علیہم و آلہ و اطیعوا لی سؤل اور یہ نہ سب خواجہ کا سب جو دہائی کر  
 مشہور ہیں اور سنت اقلیم میں جتنے اہل اسلام سنت جماعت ہیں سب کے نزدیک  
 یہ دودھ و سب سے اور میان ہندوستان میں یہ دہائی خارجی بھائی مسلمانوں  
 کو سنت کو سنت جماعت کہتے ہیں یہ بڑا قریب سے کوئی بھائی سنت  
 و سنت کے قریب نہ کھانا سے کیونکہ یہ لوگ قاتل اہل سنت جماعت  
 و قاتل اہل سنت جماعت کے ہیں دیکھو کتاب رد المذاہب المشہور بالشیخ  
 تصنیف ابن العابدین را و سکو و بانی بھی معتبر جانتے ہیں کیا لکھا ہے عبارت  
 رد الخواریکی بیان حال خوارج میں ہے کَمَا وَقَعَ فِي زَمَانِنَا فِي اتِّبَاعِ  
 حَبِيبِ الْوَقَابِ الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ نَجْدٍ وَ تَغَلَّبُوا عَلَى الْحَرَمَيْنِ وَ كَاوَا  
 حِدُونَ مَذْهَبَ الْحَمَلَةِ لِحُكْمِهِمْ اَعْتَقَدُوا أَنَّهُمْ هُمُ الْمُسْلِمُونَ  
 وَ عَنِ خَالَفَ اِعْتِقَادَهُمْ مُنْذِرُ كَوْنٍ وَ اسْتَبَاحُوا بِذَلِكَ قَتْلَ أَهْلِ  
 السُّنَّةِ وَ قَتَلَ عُلَمَاءَ اِئِمَّتِهِمْ حَتَّى كَسَمَ اللّٰهُ تَعَالٰی شَوْكَهُمْ وَ خَرَّبَ  
 بِلَادَهُمْ وَ طَفَرَ اِئِمَّتَهُمْ عَسَاكِرُ الْمُسْلِمِينَ دَامَ ثَلَاثٌ وَ ثَلَاثِينَ وَ مِائَتَيْنِ  
 وَ اَلْفٍ اِیْضًا سِوَ جَسَدٍ وَ اَمْرٍ بَوَاحٍ اَبْدَانٍ عِدَّةٍ لَوْ اَبْدَانُ بَابِ كَيْفَ يَسْتَعِ





رسول سے ہر مہینہ جو اس وقت جماعت مندا ہے مجاہدین و فاضلین کی خدمت  
 آپ اپنا لقب مقرر کیا ہے یا کوئی صفت صوفی کی بھی رکھتے ہو یا جو طریق صوفی  
 بالمال ہیں وہ کوئی نادر خد نہیں اور تم کو پرستہ اور برہمچاری چھارے سے سبب  
 طریق تلامذہ اور وہاں میں ہوا تو معنی صوفی کے دو ہیں ایک صوفی وہ ہے  
 جو دنیا و دنیا پریش ہو یعنی ان کی پوشش رکھے کہ پیغمبر و اولاد صلوات اللہ علیہ  
 اپنے کیا ہے کہ ہمیں کہہ نفسی خوب ہوتی ہے اگر اس لیے کہ ہم تکو صوفی کہیں  
 تو تم سچا صوفی کے طلب کیا اب ہمارا فی پختہ ہوا اور دوسرے صوفی  
 وہ کہ سینہ کا صاف ہوا اور سوا خدا کے اور کسی دالین کچھ باقی تر ہے اگر اس  
 رخصت کا صوفی کہیں تو تمہارے دلیہ دار سالار شیخ سدوزین خان اور  
 اس مرتبہ میں نام و نام نہاں کہ ہزاروں تھارے بہار و کار تھوڑے ہوئے بھرے ہیں  
 آپ صوفی کا راستہ سب سے بلند اس واسطے کہ صوفیان بالمال نام اعتقاد  
 ہے ہزاروں بلکہ لاکھوں شاید پوشیدہ کوئی ہو اور جو دعویٰ صوفی ہو لے گا  
 کہ تہذیب ہر دور پرست اور برہمچاری ہیں و کیا زور و اثر صوفیان بالمال سے  
 کیا ہے جس طرح چاہا انہوں نے اپنے اپنے پاس ہو سلا صوفیان رحمۃ اللہ علیہ  
 سے ہر ایک اس لیے حضرت قریب علی علیہ السلام کا کہ جب کو اللہ جانشانہ حضرت  
 رسول قبول صوفی مدلیہ وسلم کو تعلیم کیا اور وہاں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ  
 و نہایت ہوا اور اس لیے سلسلہ وار کچھ نوپا اگر اقامت جاری ہے سوال صوفی  
 یہ جو آپ نے فرمایا ہم لوگ ہی سلسلہ میں ہیں اور جو کہ ہم پر شہید و کو پکار تے ہیں  
 دریا و مطلب کرتے ہیں یہ وہ ہیں کچھ قیامت نہیں کہ دوست کے دوست کا نام  
 سچا دوست دوست ہمارا نہیں ہوتا جو اس وقت جماعت یہ سراسر تھوڑا ہی  
 خد خیالی ہے کہ ایسے و سوسہ شیعہ خانی سے تم گمراہی میں پختہ ہوا و زندقہ کی مفت  
 چھوٹے ہو پر زقیات رو برد خدا کے شر اوگے پر شہید جنگو تم چارے کے ہونہا  
 بیا ہونے سوال صوفی جناب اگر ایسا ہے تو آپ مفصل بیان فرمائیے



کہ قال اللہ اور قال رسول سے کیا بات ہم میں زیادہ ہے کہ جو سلف صاحبِ حق ہے  
 زمین ہوئی اور ہم کرتے ہیں اگر بیان کریں تو ہم سند چھو سچا وین جواب سنتِ با  
 یقین جانو کہ تمہاری سب راہ و رسم ظانات سلف صاحبین میں عقیدہ اول  
 یہ کہ اہل بدعتی یعنی صوفیان جنہاں صوم و صلوٰۃ و حج و زکوٰۃ کے قائل ہی نہیں کہتے  
 ہیں کہ یہ شرع ظاہری ہے اور محکوم باطنی عبادت پسند ہے اسے طریق پر گراس گروہ  
 لوگوں میں تلاش کرو تو ہزار میں دو نمازی ہونگے سو بھی جو پڑھی تو بے گنت کی سی ہوں  
 مارین کوئی ارکانِ ادا نہیں کیا اسکا سبب یہ ہی تھا کہ یہ لوگ نماز کی توقیر نہیں  
 ظاہری فرض تصور کرتے ہیں سنتِ جماعت اور صوفیان بالکمال کا یہ طریق نہیں  
 دلیل اول اگر تمکو یقین نہ ہو تو کتاب میں دیکھو کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اور اصحاب کبار اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر  
 جیلانی اور حضرت خواجہ محمد الدین چشتی اور حضرت خواجہ بہار الدین نقشبند بخاری  
 کہ بے طریق صوفیہ جاری ہیں انکے قول و فعل نشست برخاست وقتِ نذر  
 کس طرح پڑھی اگر انھوں نے علاوہ فرض کے اشتراق چاشت نماز فی الزوال  
 او این تہجد انکے سوا صد ہا نوافل دن رات میں ادا کیے تو تم نمازی پنج وقتی ہی خوشی  
 سے ادا کرو اگر وہ تمام رات خدا کی یاد میں جا کے تو تم نماز عشا تو باجماعت پڑو  
 سویا کرو اگر وہ بالکل تارک دنیا تھے تم فقط منہیات ہی سے بچو اگر وہ کل مال قربان  
 راہِ خدا میں کرتے تھے تم فقط زکوٰۃ ہی خوشی سے دیا کرو تم کو نسا کام اونکے موت  
 کیا کہتے ہو واہ جگنا نام دن رات لیتے ہو اونکی صفت ست بھی خبر نہیں ہو دلیل دوم  
 شاید آپ لوگوں نے یہ ہی سمجھا ہو گا کہ جیسے ہم نے جہنمِ انشان اونٹانا اور تعزیر  
 بنانا اور قبروں پر رنڈیاں بچانا اور محفلوں میں فاحشہ راگ سنکھ کو دنا اور اونٹنی  
 بیٹھے سجائے خدا کے اور کا نام لینا مقرر کیا ہے وہ بھی یہ ہی کرتے ہونگے اونکا  
 توبہ حال تھا کہ اگر ایک سانس بغیر یا خدا اور نام خدا کے نکل گئی تو اپنے کو مردہ  
 تصور کرتے تھے حضرت خواجہ حسن بصری صاحب کی ایک تلمیذ ولی فوت ہوئی

اوسکے غم میں ہمیشہ توبہ متفقہ کرتے رہے اور حضرت عبدالقادر جیلانی صاحب کلمہ ذکر  
 کہ ایک دفعہ مسجد نماز پڑھ کے باہر نکلے راستے میں بارش کی سبب کچھ بہت تھی ایک جوان  
 آپ کی پھنس رہی اوسکے نکالنے میں جو خیال ادھر آیا اوسکے غم میں تیس سال ماتم کیا کہ میں اتنی  
 دیر ایوں ناسفل ہوا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ رات بھر  
 قیام فرماتے یہاں تک کہ اسے مبارک ورم کر آئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ بیان  
 ہے کہ اوتھتے بیٹھتے اللہ اکبر کہا کرتے کہ اب تک نماز میں کہا جاتا ہے بھلا جس حالت میں  
 پیشوا اس طرح خدا کی عبادت کریں تو یہ روزیادہ کریں ورنہ کچھ کم یہ نہیں کہ خلاف اوسکی  
 کریں دلیل سوم بھلا کس بزرگوار نے اوتھتے بیٹھتے غیر خدا کا نام ورد کیا جواب  
 صوفی جہاں جناب من یا رسول اللہ ہر وقت کہنا برا نہیں لیکن سوا اسے اور  
 کسی کا نام ہر دم ہمارے نزدیک بھی ناروا ہے ہر دم ذکر خدا کا لازم ہے  
 جواب سنت جماعت یا رسول اللہ کے بجا اگر اوتھتے بیٹھتے اللہم صل  
 علی محمد کہا کرو تو شاید تمہاری ذات میں بٹالک جاوے کہ تم لوگوں نے  
 اور سب عبادت اور احکام الہی ملحق پر رکھ کر فقط یا رسول اللہ کہنے پر اڑ کر رہی ہے  
 واہ کیا اچھے نجان اور قراح رسول اللہ پیدا ہوئے کہ نہ خدا کے حکم کے پابند رسول  
 مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان بردار فقط یا رسول اللہ کہا دوست بننے  
 دیو و پڑھتے موت آتی ہے کہ جسکی تاکید قرآن شریف میں ہے یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
 صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا یعنی اے ایمان والو! وہ بھیجو نبی پر اور سلام اور حدیث میں آیا ہے  
 مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا یعنی جو درود بھیجے مجھ پر خدا تعالیٰ  
 اوپر رحمت نازل کرے دس برابر مجھے جاہل کلمہ شریف میں یا رسول اللہ ملائے  
 میں فقط یا کی لفظ پر دین مقرر کیا ہے جو منع کرو تو مارنے کو دوڑتے ہیں خیر  
 بعد مرنے کے معلوم ہوگا جواب صوفی جہاں واہ جی اگر ایسا ہے تو الہیات  
 میں کس طرح یا کا لفظ آیا کہ باچ وقت نماز میں پڑا جاتا ہے جواب سنت جماعت  
 تم لوگ عقل کے اندھے ہو تم کیا جانو اس حال کو خدا کے کلام میں دلیل حبیب کرے



یہ اوس کے سچے بھائی تھے یہ جانا کہ یہ کافکے اثبات میں آیا ہے کہ یہ رسول اللہ  
 اکرامین خیر گراسی پر وایل پڑے ہو تو اسی تعلیم اور محبت سے ہر دم ہو کر اس آقا  
 عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَبِحَمْدِ اللّٰهِ وَبَرَکَاتِہٖ اَیُّہَا خَدِیجُ کُنَّا سَیِّدِیُّوہِیْ دِلِیْہِ  
 سب کرب تہمتی نے تم کو یہ کیا کہا تاکہ قلم نے کدایا الیہ کیا لکھوں نہ دیا  
 لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ چار ہزار مرتبہ کہنے سے یہ کلمہ طیبہ لکھا پھر علم ہوا کہ قلم نے  
 کدایا لکھوں ارشاد ہو مُحَمَّدٌ اَلْوَلِیُّوَاللّٰہُ چار ہزار مرتبہ قلم نے یہ کلمہ  
 ببارک لکھا یہ نام نہ ہو کر کہا ہوں یہ کون سب جس کا نام نامی تیسرے کلمہ گرامی کے  
 پاس لکھا ہے خطاب آیا یہ ہم محمد بن نبی خرمین کا سب تم کو آپ پر ایک عشق  
 آپ سے اختیار بول اَوْحَا اَللّٰہُ اَلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتِہٖ  
 حق تعالیٰ سے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَوْحَا اَللّٰہُ لَصَالِحِیْنَ اور وہ سلام  
 اور جواب امانت رکھا اور شب سراج کو آپ کو پہنچایا ایسے جب مسافت مسافت  
 و ملکوت و بیروت و دمشق کے حضرت محمد رسول اللہ جناب باری میں  
 تین ہزار پاک سچے بھائی اور مال الہی مشاہدہ فرمایا یہ کلامنا کا بالہام ربانی کہا  
 اَللّٰہُ اَدْبَارُ الْقُلُوبِ وَالْاَشْیَاطِ حَقُّ عَلَیْکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ  
 اَیُّہَا النَّبِیُّ وَبِحَمْدِ اللّٰهِ وَبَرَکَاتِہٖ اَیُّہَا خَدِیجُ کُنَّا سَیِّدِیُّوہِیْ دِلِیْہِ  
 و کلام اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ  
 علیہ و آلہ و سلم کا مشاہدہ کیا کیا رہی سب کا رہا یہ غفلت ملکوت میں اور ولولہ  
 جبروت میں اس داز کا پڑ گیا کہ شہدائے لا الہ الا اللہ واشہد ان  
 مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُولُہٗ وہی ذکر اوسط طور پر اللہ تعالیٰ نے او کی امت میں  
 جاری رکھا کہ ہر پنج وقت ہر حجر کلمہ مرتبہ میرے محبوب کا معلوم کریں چھ مین  
 حمایت مدد کی نہیں شان محمدی کی دلالت ہے یہ کیا کہ فقط یا رسول اللہ کہا  
 اے اللہ ہے ادبی ہے کہ محمد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جہاں نام محمد رسول اللہ  
 اللہ علیہ و آلہ و سلم کا اوست فرض ہے کہ درود کو بھیج کر تو کہیں رو دکتے

نہیں دیکھا یا رسول اللہ کہ لیا گیا بڑے دوست بننے یہ خبر نہیں کہ اس نام پر  
 بنے درود نہیں کیا گنہگار ہوئے سوال صوفی یہ تو ہلکے معلوم ہوا کہ حقیقت  
 میں یوں ہی بہتر ہے جیسے آپ نے فرمایا اور کیا قباحت ہے جو اب سنت جماعت  
 عقیدہ و رسم یہ اہل بدعتی یعنی صوفیان جہاں عرس کو رکن عظیم ایمان کا تصور  
 کرتے ہیں اور نہ فرض خدا کا ذرہ سنت رسول اللہ کا خطر و نرات قبروں پر عمت  
 کیا کہ زندیان بچانا اور زانی اور نشہ بازوں کا جمع ہونا اور گانا اور سبکدوشی  
 اور صوفیان بالکمال کا یہ طریق نہیں اور معنی لفظ سے بھی بعید ہے کہ عرس کے  
 معنی طعام نکاح اور مجازاً یہ معنی ہیں کہ طعام فاتحہ بزرگان کہ اونکی وفات کے روز  
 ہر سال کیا جاتا ہے اگر یہ کچھ تمہارے مطلب کے موافق ہے لیکن اگر طعام نکاح  
 ہے تو نوح راگ کا کیا کام لیکن کیا کرو تمہاری عبادت خراب ہو گئی ہے چنانچہ  
 ہندو کو کو عبادت کرو وہ بت کو سجدہ کریگا مسلمان کو کو عبادت کرو وہ نماز پڑھیگا  
 پس تم لوگ جو اپنے پیادہ شادی میں زندیان بچاتے ہو اور بھڑوون و نشہ باز و گمراہ  
 نہ بپا سے جمع کرتے ہو اور ہزاروں بدعت کہیں کس کس کا نام لون کرتے ہو  
 وہی پیروی کی قبر پر بھی ادا کرتے ہو سبحان اللہ کہ زندگی میں تو یہی دنیا سے ایسے ہزار  
 تھے کہ ایک عظمہ باہر نہیں نکالتے تھے اور دن رات یاد خدا میں مشغول رہتے تھے اور رگ  
 اور زندیوں کے نوح کا تو کیا ذکر وہ کسی سے بات بھی نہیں کرتے تھے اب مرتے ہی  
 بڑے سو قہین جوئے کہ سب پسند کرنے لگے جیسے تم کہتے ہو کہ اگر یہ برا ہوتا تو یہی  
 خود منع کرتے یقین جانو کہ وہ تم سے ایسے ہزار ہیں جیسے باپ بعض بچے سے ہزار  
 ہوتا ہے اور عاق کر دیتا ہے اور مثل مشہور ہے کہ دنیا میں ماں باپ کے برابر  
 کوئی پیارا نہیں ظاہر دیکھ لو کہ باپ بچے کو استاد کے سپرد کرتا ہے تاکہ ادب آموز ہو  
 لڑکا استاد کے فرمانے کو سخت سمجھ کر کھڑا ہے اور بھاتا ہے اور باپ کے  
 وامن میں پناہ لیتا ہے باپ یہ دیکھ کر خود مارکتا ہے اور پھر حوالہ استاد کرتا ہے  
 اور جب بالکل نہیں مانتا اور نافرمانی کرتا ہے تو باپ ہزاروں کڑوا کر دیتا ہے



اسی طرح تم شریعت سے کہ جو استاد ہر ادب کا ہے بھاگتے ہو اور حقیقت میں جو کوشل باپ کے  
 ہے پناہ پکڑتے ہو لیکن پھر حقیقت جو مثل باپ کے ہے واسطے ادب آموزی کے  
 سپرد شریعت کرتی ہے کہ جو بچا ہے استاد کے ہے چنانچہ ادنیٰ مثل یہ ہے کہ باپ  
 پیت سے کوئی پہچانتا نہیں آتا جب ہوش آتا ہے تو بلا سے جانتا ہے ہیڈ  
 جب تک شریعت تم نہیں پکڑو گے یا قوت حقیقت کی نہیں پاؤ گے دوسرے جتنے  
 مزار ہیں ضمیر عرس ہوتا ہے اونکی کسی کتاب میں لکھا ہے کہ ایسا کرنا یا اوان لوگوں کے  
 اپنے پیروں کے مزار پر نہ دیا نہ پچائیں تھیں یا آپ باجا بجوا کرنا چتے تھے جو تم اونکی  
 سنت پر چلتے ہو کچھ بھی عقل ہے یا ضد ہے کہ بزرگان پاک اور خدا کے دوستوں  
 تم ارواؤ کو اتھام رکھ کر اپنے عیش اور مفرے کو سناسنے ہو دلیل اول یہ ہے  
 بنو دکی مناسبت ہے کہ جیسے ہر سال وہ اپنے بتوں کا نام رکھ کر اونٹ منڈ پر میلہ  
 کرتے ہیں تم بھی عرس کرتے ہو اور پیر جی کو رسوا کرتے ہو مگر اونکا کچھ نہیں بدلتا  
 توجہ گئے اس میدان کو اب تم بڑے خاک وڑاؤ اور نامہ اعمال سیاہ کرو  
 تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُنْصَرُونَ  
 عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ط وہ ایک جماعت تھی گذر گئی اونکا ہوا جو کما گئے اور  
 تمہارا ہے جو کماؤ اور تم سے پوچھ نہیں اونکے کام کی تپس لوگ ہوا اولیاء اللہ کو  
 چاہتے تو اونکی سی عبادت کرتے کفر کو چاہتے ہو اور کفر کے رسوم پر چلتے ہو  
 تو تمہارا حشر اوکے ساتھ ہو گا جسکی رسم پر چلتے ہو جیسے حدیث شریف میں ہے  
 الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ یعنی آدمی اوس شخص کے ساتھ ہو گا جسے چاہے  
 دلیل دوم تم لوگوں نے عرس کرنے کو ایسا فرض عین تصور کیا ہے کہ اگر  
 کوئی اوسکو منع کرے تو جان دینے کو تیار ہو اور خدا کے فرض کا کبھی خیال نہیں  
 آتا یہ کونسی دینداری ہے کیا اولیاء اللہ اوس سے خوش ہونگے جو فرض خدا کا  
 ترک کرے دلیل سوم شیطان ایک نافرمانی سے مردود ہوا تم ایسی ایسی نافرمانی  
 کرتے ہو اور کہہ خدا سے ایسے بھاگتے ہو جیسے لور سے ظلمت پھر شقائق امی پھرتی

کہ کوئی کمدے کہ جتنی ہو چاہے سو کرے اگر کسی سے کچھ حکم شرع بیان کیا تو منہ بگاڑ لیا کہ  
 یہ کیا بکواس ہے شاید وہابی ہے یہ فرقہ وہابیہ کیا نکلا تم کو خوب راہ ملا کہ اب کوئی حکم شرع  
 بیان کرے وہابی کمدیا اور جو عرس کرنا تعزیر بنا نا درست لکھے وہ تمہارا دوست  
 ہے سو تمہارے ایسے بڑا ماننے سے کچھ اسلام جاتا رہیگا یا خدا کے احکام جاتی رہیں گے  
 اسلام اور احکام الہی تو ہمیشہ جاری رہیگا خواہ کوئی مقبول ہو یا مردود و دلیل حیا پر  
 بیش بہیم خود دیکھا اچھی اچھی صورت انسان سفید ریش کام کرین جیسے ابلیس بیٹے  
 عرس کے روز قبر کو سجدہ کرتے ہیں اور کیفیت یہ ہے کہ سجدہ کرتے ہی تھرا جاتے  
 ہیں اور پسینہ پسینہ ہو جاتے ہیں اور صورت متغیر ہو جاتی ہے لیکن اونہیں  
 شہ افیون کو جب نماز پڑھتے دیکھا تو خدا کو جب سجدہ کیا تو نہ تھرا اٹھے نہ عرق آیا نہ  
 کچھ صورت متغیر خوف زدہ کی طرح ہوئی اوسکا سبب یہی ہے کہ اونکا خدا تو  
 قبر ہے جس سے یہ کیفیت ہوئی اور خدا کو سجدہ تو خلق کی شراشرمی بطور سبکدوش  
 کے ہے خدا ہدایت کرے ایسے لوگوں کو دلیل پنج پر کیا غضب ہے کہ ایک قبر کا  
 عرس ہو وہ تو عطلہ ماب سے دھوئی چادر چڑھی پھول لکھے جاوین مگر اور قبرین  
 جو وہاں ہیں اونکی یہ بے عزتی کہ بدکار کسبیاں جنہ ہزاروں غسل جنابت کے  
 چرٹھے اور بھڑوسے بد معاش زنا کار پیچھے پیچھے اور چرٹہ چرٹہ کر پامال کرین اونکی  
 روحیں کیا کتنی ہونگی خدا کو کیا جواب دو گے دلیل ششم تم جیسے بن بن کر  
 قبروں پر بیٹھتے ہو کبھی مسجد میں نہیں آتے بلکہ شاید کبھی آئے بھی اور اس عرصہ میں  
 جو تعزیر نکلا یا اور کوئی تماشا ہوا فوراً نماز چھوڑی اور دیکھنے کو مستعد ہوئے  
 تھے بالکل کافروں کی طرح خدا کا دین کھیل اور تماشا سمجھ رکھا ہے قال اللہ تعالیٰ  
 وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ  
 وَيَتَّخِذُ هَاهُنَا وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝ اور ایک لوگ ہیں  
 کہ خریدار ہیں کھیل کی باتوں کے تا بیکلا دین اللہ کی راہ سے بن سمجھے اور ٹھہراوین  
 اوسکو منہ ہی وہ جو میں اونکو دولت کی مار ہے نظم تمہیں ہو گے مردود و رائد و خدا



تمھارا سب شیطان پس پیشو + سدا و وہی تھے کرنا مہ نعل : کہ لیجاوے دوزخ  
 میں جس سے ڈھکیا + تم اپنی ہی اندھے ہو پس نابکار + کہ ہوتے خدا کے ہو جو  
 گزار + جو دباؤ کے تب مزار پاؤں گے : کہ پچھاؤ گے اور شرماؤ گے + عقیدہ  
 سووم یہ کہ اہل بدعتی سے نہ بنیاں جمال یہ کہتے ہیں کہ شرع کے نماز کرنا  
 یہ ہی حقیقت ہے اور خدا کے نزدیک پسند ہے تو اگر باشرع بالکلیہ کفر ہوئی  
 جو عبادت و سکاوشنہ : میں خدا ہوا اسوس کیت عقل کے اندھے ہیں اور شیطان  
 کے وسوسہ پر محو ہیں صوفیان بالکمال نے جو یہ فقرہ لکھا ہو سکا مطلب  
 نہیں کہ جو شرع سے وہ مت کر وہ تو یہ تعلیم کرتے ہیں کہ جب شرع پر خوب  
 پکا ہوئے تب نماز شرع چھڑاؤ کیا کہ ظاہر ہی رہتے تو چلا اب باطنی را  
 چل جس سے " او طریقیت " یعنی جب نماز کو تو کھڑا ہوا یہ شریعت ہے کہ  
 ظاہر سب دیکھتے ہیں کہ نماز پڑھتا ہے مگر دلی کی کوئی خبر نہیں پس واپس دل سے  
 منصف ہو کر دل سے بھی نماز پڑھ سیکھتے ہیں ظاہر انما لیسب رست ہو جاوے  
 تب باطن درست کرے اور کواپس " دل تلاش کرے " نہیں کہ مزارون پر تکیہ  
 مارے عوس کرے تعزیر بنا : ہے ہفتہ سے کاڑھ سے میں : لی جاوے یہ طریقیت  
 کچھ تو انھیں کوفہ : یا جواب دو : کیا مایہ دنیا : بیتے رہو گے جواب  
 صوفی جمال : رومات جنکا آپت : رمایا ورمیان کی حقیقت میں : نوا بجا د  
 ہیں کہ سلفین : تمھیں یکن : مانعین ان باتوں سے کچھ فلاح نہیں رہتے  
 بلکہ اگر : شرح کی یاد گاہی : بزرگان قدیم : است جواب سنت جماعت  
 یہ جواب فرماتے ہیں کس دلیل سے ظاہر : سمجھو : سب : آدمی جس حیات : دنیا کی  
 میں خوش ہوتا تھا اور جس سے ناراض ہوتا تھا : اس سے بد : سب : بھی خوش  
 و ناراض ہو گا چنانچہ اولیاء اللہ : پاک و رقیق : بن کر : دنیا کی : رنج و تاب  
 کا : سب : نازی : ہے : ظہار : تی : و : نافرمان : خدمت : نافرمان : تھے : یا : بعد : سے  
 کے : اب : وہ : سب : پسند : کرتے : جواب : صوفی : جمال : جناب : میں : موجود : ہیں :

زندہ ہیں جواب سنت جماعت ہمارے مطلب نہیں ہم کہتے ہیں کہ وہ زندہ ہیں  
 تو ان رسومات سے راضی ہیں جواب صوفی جمال وہ زندگی جو پیشہ اور نگو  
 تقدیسات مقررہ میں تھی اور تین سب بات اور نگو حرام نہیں اب یہ دس سب  
 جو زندگی اور نگو اشد سبب و نگو تقویٰ اور ہمارے اور زبردہ ہیں  
 و بیان شار کرنے راہ خدا میں رحمت کی ہے کہ اب ہمیشہ عیش کریں اور اب  
 سب نعمت دنیاوی اور نگو حلال ہیں جواب سنت جماعت شاید بیعت  
 ہستی کہ خدا کے یہاں ہیں وہ کچھ ایسی لذت اور قدر نہیں رکھتیں جیسی دنیا کی نعمت  
 اور بعد ملے کے جو اور نگو زندگی ہمیشہ کی ملی تو راغب طرف انعام دنیا ہونے  
 ہستی جو روز کا جمال پسند نہیں یہاں کی زندگیوں کے آگے اور نگو کا ناپسند نہیں  
 یہاں کے قوال اور بچہ ہونے کے آگے و نامی غذا پسند نہیں یہاں کی ریوڑی شیرینی  
 اور پلیدہ کے آگے و نامی خوشبو پسند نہیں یہاں کے ناز گجڑ اور سہرے کے  
 لکے و نامی انوار الہی پسند نہیں یہاں کے چراغان کے آگے اب شاید اس  
 زندگی میں اور نگو پسند نہیں کہ کوئی اور نگو پر دین سے تقویٰ طہارت کیے  
 نماز پڑھے قرآن پڑھے با وضو اور نگو قبر پر جاوے اب اسی میں وہ راضی ہیں کہ  
 نہ نماز نہ روزہ نہ تقویٰ نہ طہارت سب وضو کیا بلا ہے انتہا غسل جنابت چرے  
 ہوئے قبروں پر لوک جاوین اور خوب رنگ کھور اگھاری ہو خوں عقبی کا  
 تو کیا ذکر زنا کاری اور بد معاشی کا بازار گرم ہو دیکھو اور قوم سے طوائف یعنی  
 زندیاں بہت قبروں پر منت مانتی جاتی ہیں اور جو حرام کرا کر اگر پیہ جمع کر لی ہوتی  
 ہیں سے چڑھا واپرچی کی قبر پر چڑھایا جاتا ہے اور زندہ جاوے اور نگو دیکھاتی ہوتی  
 عا کیا ہو کی سوا سے لکے کہ آمدنی زیادہ ہو فلا نایا مالدار ہے فرمان بردار ہوتا  
 تو تمہارے نزدیک پرچی کی ذات سے یہ شایان ہے کہ اب سن زندگی میں ایسی  
 ایسی ناپاک مرادیں پوری کریں کہ زندگیوں کے بارے میں کچھ نگو سمجھ ہے کہ ایسے  
 اعمال سے اور نگو خوش سمجھتے ہو جواب صوفی جمال استغفر اللہ آپ کیا فرماتے ہیں





دوسرے میں سمجھنا یا اوسکی تعظیم کے کام دوسرے کے واسطے کرنا یا اوسکے سوا  
 اور کی نذر اور منت کسی مطلب کے لیے ماننا یا اوسکے سوا اور کو مشکل کے وقت پنا  
 دہانی دینی یا اوس سے مدد چاہنا یا اوسکی ہر وقت حاضر ناظر سمجھنا اتنا ہی  
 اسیکو مار ڈالنا تشہ کی چیز شراب تاڑی گانجا بھنگ پوست افیون مدک چرس وغیرہ  
 تھوڑا یا بہت پینا یا پلانا کھانا یا کھلانا بغیر نکاح سوا اپنی لونڈی سے دوسری عورت  
 کے پاس جانا مرد یا عورت کے ساتھ نواطت کرنا یعنی نجاست کی جگہ میں دخول  
 کرنا نیک عورت کو جو دوسرے کے نکاح میں آئی ہو زنا کی تہمت دینی کافروں کے  
 مقابلہ میں کہ دو چند مسلمانوں سے نہوں بھاگ جانا جاو کرنا یا گروانا بن باپ  
 رز کے کمال ناحق کھانا آں باپ مسلمان کو بے سبب کھ دینا حرم مکہ کے درمیان  
 جو بات منع ہے کرنا سود لینا چوری کرنی سورا کا گوشت کھانا جھوٹی گواہی دینی  
 بلا عذر گواہی کو چھپانا رمضان کا روزہ بے عذر شرعی کے کھانا نماز نہ پڑھنا نماز کو  
 بیوقت پڑھنا مال کی زکوٰۃ نہ دینا مقدور ہوتے حج نہ کرنا جھوٹی قسم کھانا آیت  
 کے رشتہ کو ترڑنا تولنے ناپنے لینے دینے کے وقت کم یا زیادہ کرنا مسلمان کے ساتھ  
 ناحق لڑائی کرنا اللہ اور رسول اور آل و اصحاب ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کو گالی دینی یا حقیر بنانا یا لعنت کرنی یا برا کہنا رشوت یعنی مسلمانوں کی مفلی  
 حاکم سے کرنی یا وجود قدرت کے امر معروف اور نہی منکر سے باز رہنا بے ضرورت  
 شرعی جھوٹ بولنا مقدور رکھتے وعدہ کو وفا نہ کرنا قرآن کو یاد کر کے بھول جانا جائز  
 کو آگ دین جلانا عورت کو اپنے خاوند کی جگہی کرنی مرد کو اپنی عورت پر ظلم کرنا عورت  
 اور مرد کے درمیان لڑائی اور جدائی ڈالنی عالم اور فاضل کو جھوٹائی کرنی اللہ کی  
 بخشش سے ناامید ہونا اور اوسکے عذاب سے نڈر ہو جانا جو اکیلنا اللہ کے نام  
 کے سوا دوسرے کے نام پر جانور ذبح کرنا اللہ کے سوا دوسرے کی نزدیکی حاصل  
 کرنی یعنی اوسکی تعظیم کی راہ سے عبادت کرنا یا جانور ذبح کرنا بکھر کرنا کفر فریب  
 کرنا و نما بازی کرنی پیرایا مال لینا لہاڑین کرنا کافروں اور ناصقوں اور بدعتیوں کو





پیر یا اپنے بڑے سے بے ادبی کرنا بہانا کر کے شرعی احکاموں سے جیسے روزہ  
 حج کو تو وغیرہ سے باز رہنا اللہ کی دی ہوئی نعمت میں سبیل کرنا حینش انفس کی طرف  
 من حورث کے پاس جانا عورت کو نامحرم کے سامنے ہونے دینا اور شہوانی  
 کرنا بے وفاء ورت جو رو کو اوپر اوپر جانے کی غصت دینا قہور رکھنے پر اور بے  
 سامنے بیٹے کی تکلیف دینا بگانی عورت پر بد نظر رکھنی جو رو و نیوین سات نکلی  
 جو رو ایک کی خاطر خلوت شریعت قائم کرنا جو رو کو اپنے خداوند سے ناراضی کرنا  
 خداوند کے بلائے سے بے عورت کو حاضر ہونا ہم بات میں نہ ملنا اور فی کائنات  
 دی ہوئی چیز کو اپنے تلبہ سے ناچھیننا بے امانت خداوند سے سوا سے ان بات  
 و رے کے کمر جانا اور بے علم او سیکے کسی نامحرم کے رو پر و منہ خداوند کے تکرار  
 سے گمانے پینے میں زیادہ طلبی کرنی ہر بات میں اور کے دلوں میں بین و النسا  
 و رے کے مال کی حفاظت نہ کرنا عورت کو ہر مٹانا عورت کو مردانی سے بت بنا  
 خلوت شریعت کسی قبر کی زیارت کرنی عورت کو نلو عورتوں سے مساتحہ کرنا یا  
 عورتوں کو الی نام سے کو بڑا کٹنا کسی کے محمد میں بے امانت لمس جانا اور ہر قدرت  
 سے عورت کو تکرار و تکرار سے دھلائے کو بھادت کرنی اور تموی پر عورتی کرنا کرنا  
 کی ریت سے غلبہ نہ کرنا بد و فروشی کرنی تا تاب عید کاہ قہر کے پاس و رے سے  
 نہ راج کرنا قبر کو سجدہ یا طواف کرنا جانور و کی تصویر بنانی یا اوسکا پٹ کر رکھنا  
 عزم کے روپیہ سے مسجد عید کاہ کوئی مکان عبادت کا بنانا مہر خوالی کرنا کسی  
 غیر میں کریمان پھارنا یا چھاتی کو کوٹنا یا چلا کر دینا یا غمی کا کپڑا لٹکا کر پھانسی  
 نام کی باہی ڈالنی قہر کو ناک کان چھڑنا شب برات میں گھڑا چھڑنا یا  
 قہر و رے پر روشنی کرنی کچھ بلانی کی سادہ بزم اللہ کوئی کرنی پرستار  
 زمین کا غرہ کی مسلمانوں نے شادی غمی میں سیکھی میں کرنی شہادت و رے  
 باند بنانا نہ کندی چوٹھی فردے کا سوم و سوان یا سوان جہا ہی برتی کرنا  
 سراج کا تاجہ لی شکر ت روئی پھینا ہولی دیوالی دیا جھپا کرنا و رے کے



سرا۔ نے چرخ چھوٹا آؤ سے گھاس پر لٹا مٹرنے کے سبب مٹدی باسن آگ پانی  
 پھینکنا یا دھونا سترین گاہ میں سیندور لگانا غلہ کو ہتیار کو زمین کو سلام کرنا قبر پر گھر  
 بنانا ست پیر کی پوتھی سننی غازی اور مدار کا جھنڈا نکالنا لال بی بی اولی بی بی کا  
 بھڑی بی بی کا آسان بی بی کا روزہ رکھنا سو اپہر کا روزہ مشکلاش کے نام کا رکھنا  
 منت ماننا لال پری سہر پری شیخ سہو زین خان کے نام کا بکرا کرنا یا اوس کے  
 نام پر ناستحہ دینا اور نئے اعتقاد رکھنا گاسے گورو کو چانول دوب دیکر کالکا  
 شگون و بھال پر اعتقاد کرنا شخون سے نیچے پانچا مہ یاد اسن لٹکانا اپنا ستر دوسرے کو  
 دکھانا یا اور کا تہہ دیکھنا جینوا اور کر دھنی باندھنا مٹی کی بدھنی سے جس سے  
 استنجا کیا ہو وٹسو کرنا دایم جیانا سبے تہ بند لنگوٹا مارنا تپا کی کی حالت میں مسجد  
 میں جانا اور ایسی حالت اور سبب وضو مصحف کو چھو نا نماز پڑھنی یا طواف کعبہ کرنا یا  
 سین گذر گو دانا مرد عورت کو پتاہری زلف رکھنا عورت کو باریک کڑا جس سے  
 بدن دیکھے پتا نام سے پت کوئی حرکت نماز میں کرنی نشہ کی چیز سے کھانی کرنی  
 مشرکہ سے نہان کرنا عورت سے نکاح کر کے زنا کی رخصت دینی یا او سپر راضی  
 ہونا جانور سے وطی کرنا توٹھ مارنا عدت کے درمیان نکاح کرنا مسلمان ہونے  
 میں توقف کرنا آزاد مرد یا عورت کو مول لینا جمعہ کی نماز کے وقت خرید فروخت  
 کرنا بے اور جہالت کو ہو سکتے ترک کرنا اللہ کے حدود سے درگزرنا جان بوجھ کر  
 قرآن شریف غلط پڑھنا جاندار کی تصویر کا کھلونا بنانا یا مول لینا سلام کا جواب  
 نہ دینا اپنی خوشی سے زہر کھانا یا دوب مرنا ہمسایہ کو دکھ دینا دعا کے وقت آسمان  
 کی طرف دیکھنا کفار سے لباس اور صورت میں مشابہت پیدا کرنا جانور کو لڑانا  
 شہر کے کام پر بندنا تھلے کے آگے گزر جانا شہر کے عام کو تنگ کرنا روپیہ پیشین  
 نداشت شرح بٹاٹا یا پھرت لینا بغیر خوف اسلام کو چھپانا روپیہ پس کو بجا  
 صرف کرنا نوکر کو اپنے منیب کی خیر خواہی نہ کرنی کسی قسم کے غلہ نمک یا جینی وغیرہ میں  
 بیچنے کے لیے وزن زیادہ کرنے کو پانی ملا نا نقصان کو خریدار سے ظاہر نہ کرنا مسلمان کا





کہ اگر وہ اور کسی سے کرے یا اس کے عید کا دعوت ہو یا بچہ کے تہجد کے خدا کو تہجد ہو یا بچہ  
 خدا سے نہ کہ تہجد دن پر نماز تہجد پڑھا دے تو شاید بڑا ہی سے نکال دینا چاہو مگر طلب  
 بہت کرنا ہو اور یہی چیز ہے کہ اسلام کی طرح کرو کہ دین دنیا کا بھلا ہو سوال  
 از امام عوام الناس بنایا جو نیاز نذر اور بکرا شیخ سد وغیرہ کے نام کا ہے  
 اور کھانا حرام سطر کہ بکری وغیرہ کے ذبح کے وقت تو بسم اللہ اللہ اکبر کہا  
 جاتا ہے پھر بسم اللہ شیخ سد وغیرہ نہیں کہا جاتا کہ حرام ہو اور اللہ تعالیٰ نے جو قرآن  
 شریف میں فرمایا سورہ مائدہ میں حُرِّمَتْ عَلَيْكَ كُلُّ الْيَتَّةِ وَالْذَّمِّ وَالْحَمِّ  
 لِيَخْزِيَهُمْ وَمَا أَهْلَ لِيغَيْرِ اللَّهِ يَحْتَرِمُ حَرَامٌ ہے اور پھر تمہارے مردہ اور گوشت سور کا  
 وہ جو کچھ کہ چکا اچھا دے سو اللہ کے تو اس چارے جانے سے یہی مطلب ہے  
 کہ ذبح کے وقت جو بچا بسم اللہ اللہ اکبر کہے تو حرام ہے اور جو بسم اللہ اللہ اکبر کہا  
 پھر حرام کس سطر ہے جواب سنت جماعت یہ جو کہ کسی بزرگ کے نام کاواٹ  
 اور بچھو نچانے اور سکی روح لے ہوتا ہے جیسے کھانا یا رحمن جو بسم اللہ  
 اللہ تعالیٰ ربی یا ربی و بارہ وفات کا یا عرس کا یا کسی و کسی کے کھانا ہو  
 اور کوئی ممنوعات شرع او سمین نہو جیسے ناچ رگ یا خریہ یا ستا نہو فقط بھوکو کو  
 کھانا اور اونمی روح کو تو اب بھو نچا نا ہو وہ حرام نہیں بلکہ بہتر ہے کہ او سمین بزرگوں  
 سے اخلاص پایا جاتا ہے اور جو ناچ رگ یا خریہ کیا تو کھانا حرام نہیں ہوا لیکن  
 خوب نام ہو گیا اور جو کھانا یا بکرا بطور نذر اور منت کے ہے ایسے او سمین چھو  
 نا اب بھو نچانے کی خواہش نہیں ہے یا تو اون بزرگ سے ڈرتا ہے کہ جو اونمی  
 نذر نہیں کرے گا تو کھو نقصان بھو نچا دینے اور کرے تو فائدہ دینے یا جب  
 کسی مرد بزرگ کو یا بلا مانے کو مانتے ہیں کہ وہ اہل بین شیطان کا وسوسہ ہو  
 کہ وہ نے عقائد اول من اولوا ثقتا ہے اس کے جسم میں بیماری بن جاتا ہے  
 ہی سہا پر بھوت بوجب اسے ورد و ستہ نام لیکر آپ کوٹ ہو کر رہتا  
 کہ میں شیخ سدو ہوں یا زین خان ہوں یا فلان بزرگ ہوں و جب وہ دوتا

اندر منت کر دیتے ہیں تو وہ شیطان خوش ہوتا ہے کہ اب میرا مطلب پورا ہوا جو وہ لاخود  
 اجماع بین میں ہے اور وہ ان سے دور ہو جاتا ہے اور اس کے اعتقاد واسطے اور  
 ہر بنا اعتقاد ہو جاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سورۃ النساء میں کہ ان یأثموا  
 لا شیطاناً ما یزیدون لعلہ اللہ ذوقاً لا یخذلن من عباد لخصم  
 لا یخلفونہم ولا یمہدہم ولا یرئہم فبیتہم کن اذان الکناع ولا یمو  
 فیغیرن خلق اللہ ومن یخذل الشیطان ولینا من ذون اللہ قد خسر  
 حسرا کثیرا یئسنا بعدہم ویمنیہم وما یعد الشیطان الا عسورہ  
 یعنی اور اس کے سوا پکارتے ہیں سو شیطان سرکش کو جسکو لعنت کی اللہ نے  
 اور وہ بولا کہ میں البتہ لوٹتا ہوں سے بندہ دن سے حصہ ٹھہرایا اور انکو بھکاؤ  
 اور وہ تو فحشین دوتا اور انکو سکھاؤنگا کہ حیرین جانوروں کے کان اور انکو  
 سکھاؤنگا کہ بدین عورت بنائی اللہ کی اور جو کوئی پڑے شیطان کو پر فوق  
 اللہ کو چھو کر وہ ذوبصر کی نعمت میں انکو وعدہ دیتا ہے اور انکو تو یقین  
 بناتا ہے کہ یہ تو یقیناً تیاست اور انکو شیطان سوسب دیتا ہے یعنی شیطان  
 وہ کادیتا ہے اور لوگوں سے منت اور بزرگیتا ہے اور کسی بزرگ کا نام  
 الیہ آپ جانور نہ کہ اتا ہے کان چروا تا ہے کھانا کھواتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے  
 اور انکو بھیجتا ہے اور کبھی بہت مشکل کام آں پڑتا ہے کہ جو بغیر خدا تعالیٰ کے  
 نہیں ہو سکتا جیسے اولاد دینا اور وغیرہ تو شیطان خدا تعالیٰ کی درگاہ میں سی کرتا ہی  
 اور دعا مانگتا ہے کہ اے رب تو برحق سب شے پر قادر ہے اور تیری ہی مرضی  
 ہوتی ہے اس میں اس نے آدم کو کھاتا ہوں اور اب یہ مجھے ایسی بات مانگتا ہے  
 کہ میں ہی قدرت و اختیار میں نہیں یعنی اولاد وغیرہ مانگتے ہیں سو تو اپنی قدرت  
 سے انکو ہر شے کا مادہ عطا کر کہ اس کے اعتقاد واسطے کا اعتقاد مجھ پر ختم ہو تو اللہ جسے  
 کہہ رہا ہے اچھا ہے۔ چہ دوم دعا اسکی قبول فرماتا ہے جیسے کفار مجھ سے ہیں ہماری سبب  
 مریدین مجھوں سے تعلق ہیں اور کور پرست کہتے ہیں کہ ہماری سبب مریدین قبر دار ہیں



برائی میں اور سہین سب شیطان کا دھوکا ہے دینا اللہ ہی ہے تو ایسی نذر کا کہنا  
یا جانور فوج کیا ہوا مطلق حرام ہے خواہ ذبح کے وقت بسم اللہ اکر کہا ہو بلکہ وہ  
بسم اللہ اکر کہنے والا اپنے فوج کرنے والا ایسی بکری کا خود گنہگار ہوا جب اس کو  
خوب معلوم ہو کہ یہ بکری یا کھانا منت یا نذر کا ہے کیونکہ حرام چیز پر بسم اللہ کہنا  
درست نہیں اور وہ جب ہی سے حرام ہو گیا کہ اس نے نیت کی جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا  
سورۃ الحج میں وَلِحِلَّتْ لَكُمْ الْاَنْعَامُ الَا مَا يَتْلُو عَلَيْكُمْ فَرَجَبًا  
الْوَحْشُ مِنَ الْاَوْتَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ یعنی اور حلال بن تمکو چوپائے  
مگر جو تمکو سنسے ہن سو بچے تر ہو بتوں کی گندگی سے اور بچے تر ہو جھوٹی بات سے  
یعنی بتوں کی گندگی یہ کہ کسی کے تھان پر ذبح ہوا وہ مردار ہوا اور جھوٹی بات سے  
یعنی جو کسی کے نام کا نذر منت کر کے ذبح کیا وہ بھی حرام ہوا تو ہیطرح بکرایا کہنا  
کسی کے نام پر اس کی نذر اور منت سمجھ کر چار وہ حرام ہوا اس میں کچھ کیس کو کلام نہیں  
جواب عوام الناس جناب ہر ایک چیز ہر ایک کے نام سے چکاری جاتی ہے  
خواہ وہ زندہ ہو خواہ مردہ جیسے یہ فلا نے کا بیٹا یہ فلا نے کا بکری یہ فلا نے کا گھوڑا یہ فلا  
کا کھانا تو کیا یہ سب شرک اور حرام ہے اور کرنے والے نے جو نیت کی تو بکریے اور  
کہا نے میں کہا ان سے گھر گئی کہ حرام ہو گیا اور کے ذبح کے وقت تو اللہ تعالیٰ کا  
نام لیا گیا وہ گوشت حلال ہے اور اسے جو غیر نذر نیت کی سوا اس کی سزا پائے گا  
لیکن گوشت اس کا کہ جس پر بسم اللہ اکر کہا گیا وقت ذبح کے کیسے حرام ہو چنانچہ  
حضرت بھی بی بی خدیجہ الکبریٰ کا نام کر کے بکری ذبح کیا کرتے تھے اور سب کھاتے تھے  
جواب سنت جماعت جو حضرت بی بی خدیجہ الکبریٰ کے نام کا کر کے بکری  
ذبح کرتے تھے تو واسطے ثواب پھونچانے اور ان کی روح ملے کو کچھ منت نذر تھائی  
ملے سے تو نہیں کرتے تھے وہ ہم تو پیشتر لکھ چکے کہ جو واسطے ثواب پھونچانی  
کے ہو وہ حرام نہیں منت نذر کا حرام ہے اور یہ سب تمہاری عقل کا فتور ہے  
ورنہ اللہ تعالیٰ نے کچھ باقی نہیں رکھا سب خوب کھول کھول کر سمجھ دیا چنانچہ

اگے اس سے سورۃ الحج میں اللہ تعالیٰ پھر فرماتا ہے لَنْ يُنَالُ اللَّهُ لِحُومُهُمْ وَلَا  
 دِمَاؤُهُمْ وَلَكِنَّ يُنَالُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ اَللّٰهُ كُونِیْنِ پھونچے اونکے گوشت  
 نہ ہو لیکن اسکو پھونچتا ہی تمھاری دلا اور بغیر دیکھو بیان ظاہر پکارنے کو سند نہیں بڑا  
 نیت پر سند ہے کہ دل سے جسکے نام کا ٹھہرایا ہو پھر اب بھی نگو مجھ نہیں آتی کہ دل سے  
 تر شیخ سند کی نیت نذر اور منت کی ہے اور فوج کے وقت بسم اللہ اکر کما تو تلا  
 ہو گیا وہ حلال نہیں وہ اوسی وقت سے حرام ہو گیا جب سے تم نے مجھ کوئی نیت  
 کی اور شیطان کے دھوکے میں اگر اللہ سے پھرے اور غیر اللہ کے نذر منت کرنی لگے  
 یہ معاملہ اللہ تعالیٰ سے کرا لازم تھا جو تم شیطان سے کرنے لگے اور سمجھتے ہو کہ بزرگ  
 جسے راضی ہیں وہ راضی نہیں بلکہ شیطان ان تمھاری حرکات سے راضی ہے  
 اور یہاں دنیا میں مکو خدا سے دور کرتا ہے اور شر کو جن بزرگوں کے دھوکے سے تم  
 شیطان کو پوجتے ہو وہ بزرگ خود انکار کر بیٹھے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سُوْرَةُ اَنْتُمْ  
 وَ اَیُّوْمَ نَحْشُهُمْ جَمِیْعًا اَنْتُمْ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا مَعَكُمْ اَنْتُمْ و  
 شُرَكَاءُكُمْ فَرَزْنَا بَیْنَهُمْ وَ قَالَ شُرَكَاءُ وَ هُمْ مَا كُنتُمْ اِیَّا اِذَا  
 تَعْبَدُوْنَ فَاَكْفِیْ بِاِنَّهٗ شَهِیْدًا بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ اَنْ كُنَّا  
 عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِیْنَ ہ اور جس دن جن کو بیٹھے ہم ان سب کو پھر کیلے  
 شریک ہاؤ لوگو کھڑے ہو اپنی جگہ تم اور تمھارے شریک پھر توڑاؤ گے آپس میں  
 اؤ لوگو اور کہیں گے اونکے شریک تم ہم بندگی کرتے تھے سو اللہ بس ہے شاید تم  
 تمھارے بیچ ہم تمھاری بندگی کی خبر نہیں رکھتے یعنی وہاں اللہ تعالیٰ کے  
 پاس سب شیطان کی دنیا کا حال اور سکے پوجنے والوں کو مکمل جاوے گا کہ یہاں دنیا  
 میں بیکار ہاؤ لیکر شیطان ایکو بچو اتنا ہاؤ سب وہاں خدا تعالیٰ کے رو برو ہاؤ  
 کہہ دینگے کہ ہاؤ ان گراہو گے پوجتے کی خبر نہیں اور خدا کو اس بات پر اپنے اور شاید  
 کہہ دینگے کہ اؤ خوب جانتا ہے ہم ان کی بندگی کی خبر نہیں رکھتے تو بسے ہما یو سب  
 شیطان کا دھوکا ہے آدمی کو لازم ہے کہ کبھی کسی کی نذر منت ہو اللہ واسطے





حضرت امام حسین علیہ السلام کی رون کو وہ حرام نہیں اصل مراد یہ ہے کہ جو شہادت  
 الفار کے ہوا اس سے بچے جو اب عوام الناس کے برابر ان اب سے  
 جاننا کہ اللہ رسول نے سب بات انسان رکھی ہے نقطہ قرآسی نیت پھیرنے میں  
 برائی آجانی ہے سو ہم تو بہ کرتے ہیں اور اللہ سے دعا مانگتے ہیں کہ ہم سب کو صراط  
 مستقیم پر رکھے آمین ثم آئیں فصل اول در بیان فضائل رسول  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب سے کل عائد و ثابتہ رسول خدا و احوال گناہ  
 صغیرہ و اور کبیرہ کا سنا ب لازم ہے کہ ہمیشہ خدا کو یاد رہا اور رسول مقبول صلی اللہ  
 علیہ وسلم کا مرتبہ پہچاننا اور جاننا کہ ہر ایک کثرت درود کرو کہ بڑا ثواب ہے  
 قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيَّ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا  
 یعنی ایمان واہ درود بھیجو نبی پر اور سلام یہ تیت تاکید ہے کہ اللہ تعالیٰ  
 کے یہاں جیسی توفیر اور شان محمد رسول اللہ کی ہے اور کی نہیں بلکہ بحث  
 ان دو مقامات اور سبب بیدارش عالم وہی ہیں کیونکہ خود حدیث قدسی ناطق ہے  
 قَالَ خَلَقَ اللَّهُ نُورِيَّ يَتَسَبَّحُ تَعَالَى بِمَا تَدْعُوهُ نَارِيَّ فِي سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكًا  
 بیدار اور سورہ یس و طہ و نجم و الم نشرح و الضحیٰ اور کل قرآن شریف میں  
 انت رسول ہے پس ہر کس فاطمہ کل مخلوقات پیدا ہوا و سکا جو راز و نیاز خدا سے  
 ساتھ ہوا انسان ضعیف کی یہ طاقت جو بیان کرے مگر یہ ہے کہ جو کہ تھوڑا ہے کہ  
 مصرع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر بیت سنگ محبوب خدایا کہ رسول  
 عربی ہوا شان میں جنگی ہے و وطہ ایس کہی ہے قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِذَا رُسُلُنَا  
 بَشَّرْنَا بِإِبْرَاهِيمَ وَنَزَّلْنَاهُ مِنَ الْقَوْامِ إِنَّا بَرَاءٌ لِّمَا يَصْنَعُونَ  
 وَلَسْتَ بِمُحَمَّدٌ وَكَانَ اللَّهُ عَالِمُ الْغُيُوبِ  
 فرماتا ہے حضرت محمد رسول اللہ سے کہ ہم نے بھیجا تجھ کو احوال بتانے والا اور  
 خوشی اور در سنا نے والا تو تم لوگ یقین لاؤ اللہ پر درود کے رسول پر اور وہی  
 عزت کرو اور ادب رکھو اور اس کی پالی بولیں اور تم فائدہ یہ اللہ تعالیٰ نے



رسول مقبول کی قدر منزلت اور توقیر سمجھنے کو ارشاد فرمایا یعنی پیشتر اکثر منافق رسول مقبول کو بھول چال میں برابر کا سایا بادشاہ وقت سمجھ کر مانتے تھے اس سبب اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں فرمایا کہ ایسا مت خیال کرو بادشاہوں کو لوگ بسببِ بدبہ اور دہشت کے مانتے ہیں محمد رسول اللہ کو دل کی محبت اور چاہ سے مانو کہ یہ رسول اللہ ہے اور رسول کا درجہ بہت زیادہ ہے جیسے وکیل کہ وہ بجائے مالک کے ہو کر جواب سوال کرتا ہے نہ کہ جیسے حاملِ رقعہ کہ مضمونِ رقعہ سے بھی خبر نہیں حاملِ رقعہ فقط اتنا کر گیا کہ جو تحریر ہے اس کو پھونچا دے اور کچھ زبانی سنا ہے سو کہہ دے مگر کل حال نہیں بتا سکتا جیسے وکیل کہ مالک کی تحریر پر مرد کو دریافت کر کے دلیل قائم کرتا ہے اور ہر دم ہر حال مالک کی بھلائی میں مبتلا رہتا ہے اور وکالت وہی کرتا ہے جو عز و کرم ہو پس جب کلام اللہ ناطق ہے اَقُولُ تَعَالَى هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينٍ مُبِينٍ طَ سُبْحَانَكَ عَلَى الَّذِينَ كُفِرُوا بِكَ وَاللَّهُ شَهِيدٌ ط وہی ہے جسے پیغمبر رسول راہِ پر اور سچے دین پر کہہ اور رکھے اس کو ہر دین سے اور بہت سے ثابت کرنے والا یہ آیت سورہ فتحنا میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَشْهَدُ نَبِيًّا بِاللَّهِ شَهِيدًا یعنی کافی ہے اللہ حق ثابت کرنے والا یہاں سے معلوم ہو کہ یہ اکثر منافق رسول مقبول کی شان میں کچھ کلام بیجا بولے ہیں کہ وہ فقط رسول تھے اور حقیقت محبوبیت اور قربت کچھ نہیں اللہ کے ان کو قائل کیا کہ حق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثابت کرنے والا اللہ کافی ہی منافق پڑے کہ جو دین اور محمد رسول اللہ کا مرتبہ تو روزِ بروز زیادہ ہو گا اور کلِ دین اللہ کے ہے قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مُحَمَّدٌ أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا فَذَرْهُمْ حَتَّى يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ فَيُخْرَجُونَ مِنْهُ وَهُمْ مُلْتَصِقُونَ فَيُسْفَرُونَ عَنْ أَصْفَادِهِمْ ثُمَّ يُفْرَجُونَ عَنْ أَسْبَاطِهِمْ ذَٰلِكَ عَذَابُهُمْ فِي الْآخِرِينَ فَيُخْرَجُونَ مِنْهُ وَهُمْ مُلْتَصِقُونَ فَيُسْفَرُونَ عَنْ أَصْفَادِهِمْ ثُمَّ يُفْرَجُونَ عَنْ أَسْبَاطِهِمْ ذَٰلِكَ عَذَابُهُمْ فِي الْآخِرِينَ

محمد رسول اللہ اور جو ان کے ساتھ ہیں زور آور ہیں کافروں پر نرم دل ہیں پھر تو  
 دیکھے اور کور کوع میں اور سجدہ میں ہونڈھتی ہیں اللہ کا فضل اور اس کی خوشی ماننا  
 ان کا ان کے منہ پر ہے سجدہ کے اثر سے یہ کہاوت ہے ان کی توریت میں اور  
 کہاوت ہے ان کی انجیل میں فائدہ یہ آیت سورہ فتحنا میں ہے اللہ تعالیٰ  
 اس توفیق اور عزت کے ساتھ نام محمد رسول اللہ کا اور ان کے فرمان بردار کا  
 یعنی اصحاب کبار اور اولیاء ابرار کا فرماتا ہے کہ اے کافرو تمہارے گھٹاؤ سے  
 توفیق میرے محبوب محمد رسول اللہ اور ان کے ساتھ والوں کی نہیں گھٹی جاتی یہ تو  
 انجیل اور توریت میں مثل آچکی ہے چنانچہ اس وقت انجیل اور توریت کے  
 ماننے والے بہت تھے اسی واسطے اللہ صاحب نے خود ان کی کتاب کا نام لیا  
 کہ اس کتاب کو تم مانتے ہو اوس میں تو دیکھو محمد رسول اللہ اور ان کے ساتھ والوں کی  
 کیت مرتب ہیں اس طرح اب بھی ہے کہ جو کوئی محمد رسول اللہ کی شان میں  
 کچھ بجا کہے وہ پہلے اوس کی کتاب میں دیکھے جسے وہ مانتا ہے مثلاً انجیل توریت  
 زبور و تان اور جو بالکل جاہل ہے مگر پین سے بکتا ہے وہ ابو جہل ہے  
 اوس کا کیا اعتبار اور خاص کر مسلمان ہو کر کی طرح حضور محمد رسول اللہ کے  
 حق میں کچھ بجا کہے اور پھر اپنے کو مسلمان تصور کرے بڑا افسوس ہے  
 ایک مسلمان تو وہ تھے کہ حضرت محمد رسول اللہ کی کال اور آواز تھا کہ  
 اب زمین پر نہیں گرنے دیتے تھے تیر کا ہاتھوں پر لیکر جاٹ جاتے تھے اور  
 ایک اب ایسے ہوں کہ وراثت اسی مستحقین رہیں کہ ایسی تدبیر کرو جس سے لوگوں کے  
 دل سے محمد رسول اللہ کی توفیق نہ جاوے یہ سن لیا ہوتا ہے قال اللہ تعالیٰ  
 هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ  
 وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِذْ كَانُوا فِي شَكٍّ لَّهُمْ  
 ضَلَالٍ مُبِينٍ وَالْآخِرِينَ مِنْهُمْ لَعَنَّا لَعْنًا لَّحِقُوا بَعْضُهُمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ  
 وہی ہے جسے اوتھا یا ان پر ہو نہیں ایک رسول اوس میں کافر بنا دیا



اوسکی آیتیں اور اونکو سنو اتنا اور سکھاتا کتاب اور عقلمندی اور اس سے پہلے  
 صریح تھے بھلا دے میں اور ایک اور دیکھنے واسطے جواب بھی نہیں ملے اور نہیں  
 اور وہی ہے زبردست حکمت والا یہ آیت اللہ صاحب نے نہایت شان  
 بھری کی فضیلت پر فرمائی ہے کہ اے لوگو تم کو پڑے شکر گزار اور احسان مند  
 ہونا چاہیے کہ اللہ نے ایک جلیل القدر اپنے رسول کو تمہارے پاس بھیجا کہ اسکی  
 سبب تم سب اشرف المخلوقات کہلا گئے اور محض نادان تھے ہدایت یا کر عام  
 اتما ضل ہوئے کیا اپنے باپ دادوں کی نادانی اور غفلت بھول گئے کہ بالکل  
 غمزدہ سے میں تھے اب تم میرے محبوب کے طفیل عقل و دانش و لے ہوئے  
 اب میرا اور اوسکا احسان ظہور کر دے اللہ کا بڑا فضل ہوا کہ تم میں محمد رسول  
 کو بھیجا دیکھو دنیا میں بادشاہ کی طرف سے ادنیٰ ادنیٰ مامور ہو کر جو کچھ  
 لوگ اوسکی کیسی فرمان برداری کرتے ہیں اور جو بادشاہ کا بڑا مقرب ہو کہ جس  
 دار میں اسطنت ہو اگر وہ آدے تو پھر لوگ کیسی عزت و توقیر و سلی کر سکتے  
 پھر میان تو وہ خدا ہے حاکم لاثانی اور رسول ایسا کہ رحمت کی مثال قال اللہ تعالیٰ  
 وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ یعنی نہیں بھیجا ہے تمہیں سوائے رحمت کے  
 رحمت عالم کے لوگوں کے پھر ایسے خدا کی خدائی اور ایسے رسول کی رسالت پھر انکی قدر  
 نہ اتنا بیان کیا جائے جو کہ تمہوڑا ہے انکی فضیلت کی جو قدر ہے خدا خوب  
 جانتا ہے یا کچھ خلفاء راشدین یا صاحبین یا تابعین یا بند امر رب العالمین جانتے  
 ہیں بیت ہزار بار اشویم و مان ز شکر کلابہ و ہنوز نام تو کفایت مال کی دست  
 سعدی گوید بیت ترا عز لولا کہ تکبیریں ہیں ست و شای تو طہ و یس ہیں ست  
 و اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا جَنَّتِ  
 وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْنَا اِيْمَانَ وَاوْلَا  
 نہ بڑھو اللہ سے دراد سے رسول سے اور دوسرے تر ہو اللہ سے نہ نہ تہی  
 جانتا ہے جس پر کوئی بوجھے کہ حضرت کی اسے دیکھو کیا ہستے ہیں تم پر

عقل سے نہ جواب دو اور فرمایا یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم  
 فوق صوت النبی ولا جھروا له بالقول کجھر بضعکم لمعظ  
 ان تحبط اعمالکم و انتم لا تشعرون طے ایمان و وہ بھی  
 نکر و پنی آوازیں نہی کی آواز سے اور اس سے نہ بولو کہ کجھر بضعکم  
 دوسرے کہ میں اکارت نہ و جاوین تمہارے کیے اور تم کو خبر نہ ہو فاما رسول  
 اللہ کیا تعلیم فرماتا ہے بندہ ناکو اور رسول مقبول کا کس قدر مرتبہ فصاحت و فصاحت  
 سب کہ تیرا آواز نہ بولنے کو بھی منع کیا چہ جائے کہ جیسے اب لو کہ باندہ  
 بن شاید یہ بات او کی نظر سے نہیں گذرین جو اسے خیال میں پڑے گا  
 بحکم انھوں قرآن شریف نعت و فضیلت رسول سے کہ  
 یٰ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَجْعَلُوْا کَلِمَۃً مِنْ رَّسُوْلِیْ  
 فَاُولٰٓئِکَ الذِّیْنَ اَتَتْهُمْ اَللّٰهُ فَلَیْسَ لَهُمْ شَیْءٌ مِنْ شَیْءٍ  
 وَ کَلَّیْلٌ عَلَیْہِمْ اَجْرُکَ ان آواز بولتے ہیں رسول اللہ کے پاس  
 جتنے دل جائے ہیں اتنے ادب کے واسطے او کو معافی سمجھو اور یہاں  
 قائم رہنے ہرگز نہ اور امت رسول اللہ کی وہی ہیں جس کے دل ادب  
 پر ہیں یہاں تک کہ تاہنوز میری شریفین وہی طریقہ ہے روضہ مبارک کے  
 میں مونی زور سے بولنے نہیں پاتا وہی معاملہ ادب برتا جاتا ہے جیسے وہ  
 حضور کے ہوتا تھا پس عرب کے مسلمان نہایت ہیں یہ قریب بارہ سو ہیں  
 حضرت رسول مقبول کے زمانے کو گزیرے اور تاہنوز ایک نکتہ ادب  
 فرد لذت نہیں کیا او چند کے ملے تو نہیں بچے بعض ایسے ہیں کہ تدبیر  
 تصدیق کر ڈالیں کہ رسول اللہ کی شان کو خدا کے برابر نہ سمجھتا تھا  
 کسی نے بڑے بھائی کے برابر تصور کیا کسی نے خدا کے برابر سمجھا  
 دیا اب ان کا کیا ذکر اور مجہولیت و قریب و راز و نیاز سے  
 مرتبہ شائق پرستھے اپنی علمیت خرچ کی تو کچھ نہ رہا وہیں حق راہ قادی دی



اسی سبب شیطان سے زیادہ دھوکہ علم تحصیل کرنا چاہی مگر کوئی تھما اور  
 عبادت بھی اتنی کی کہ کوئی جگہ باقی نہیں جہاں سجدہ شیطان نہوا ہو پھر وہ علم  
 اور عبادت کماں گئی ایک دم کے نہ سجدہ کرنے پر مردود ہوا پھر حوا آدم کو نہ  
 سجدہ کرنے سے اور فقط حقیقت میں سے اس نے مخالفت کی اور نصیحت کرنے  
 سے مردود ہوا تو اب جو کوئی محبوب رب العالین ختم المرسلین نبی المذہبین رحمۃ  
 اللہ علیہ کہ آدم سے بڑا اور جہ معظّم کرم محترم عبادت کو ترغیز دے و قلم کہ کل  
 مواتقات پر چکا ہے فیض اتنی کتنا بھی شک نہ ہو سبب سے بین دنیا میں رہنا  
 و نعم کوئی کلام ہٹا کر سے اور کاز جہاں سے ہے پھر تر ہو اور کھو جاوے  
 تو اس پر چین اسطور سے کہیں کسی نے نہ سنا ہے کہ اس نے کسی نے نہ سنا ہے کہ اس نے  
 اللہ تعالیٰ نے آپ کو جگہ سے فارغ کیا کہ اس نے اس کو جگہ سے فارغ کیا کہ  
 اس کی ایک و سبب سے اس نے اس کو جگہ سے فارغ کیا کہ اس نے اس کو جگہ سے  
 کیا تو یہ بت ہوا کہ اس نے اس کو جگہ سے فارغ کیا کہ اس نے اس کو جگہ سے  
 دو بیٹے تھے وہ کوئی بہت چھوٹے تھے وہ کوئی بہت چھوٹے تھے وہ کوئی بہت  
 نے دوسرے کو فک کیا اور وہ کوئی بہت چھوٹے تھے وہ کوئی بہت چھوٹے تھے  
 جب حضرت نذیر دانا لایا تو اس نے اس کو تو بہت چھوٹے تھے وہ کوئی بہت  
 آپ نے آواز دی تو اس نے آپ نے اس کو لکھ کر لکھ کر لکھ کر لکھ کر لکھ کر  
 مارا زندہ ہو گئی ایک وقت اس نے اس کو لکھ کر لکھ کر لکھ کر لکھ کر لکھ کر  
 ست مہکویہ ارباب لیا اور مشکین بھر دیا اس نے اس کو لکھ کر لکھ کر لکھ کر  
 اصن باری روز سے بھوکے تھے یہ سب سے قبل سے اس کی در کوشت سے سبکو  
 میر کیا اپنی پیدائش کے وقت اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے  
 زمین کے سر زمین ہوئے تھے تھک دے اس کا سر جو بوشہ و بادشاہ کا ایوان  
 آتھا آیا اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کے فریاد رکھ کر اور اس کے فریاد رکھ کر  
 اس سبب سے اس نے اس کو لکھ کر لکھ کر لکھ کر لکھ کر لکھ کر لکھ کر

ہمیشہ سائبان رہتا تھا جس کا بیسہ اڑاؤ بھی کا راوہ نہ آتا تھا۔ ہوا کے فروان سے  
 آسمان کا حال بین علوم نہیں آتا۔ یہی مقارن کو دیکھ کر اس وقت سے کہ نشہ اپ  
 بیان کریں۔ نہایت شب معراج رات کو شربت سے نہ تھے کچھ نشہ دریا تھا  
 کہ یہ کہ ہوا دستہ تھی اس سے تامل ہوا۔ ہوا تھوڑی سے بیت نقد سے کہ  
 درجہ آپ کے ہر گھر یا اور آپ کے سب دیکھ کر بیان کیا غیب کا حال اور بھلا  
 کافرون سے لفظان تو فرما کر سب آپ دیکھ کر تاملی سے اور سیر وقت نہ دیا  
 آپ سے مدد کر رہے تھے۔ یہ وقت آیا۔ وقت آپ کا میں تھے  
 کڑی سے جا لگایا کہ تو ترسنا۔ یہ کہ سب نے دودھ کی بکری سے کہ جسمین مطلق  
 دودھ نہیں آپ سے ہاتھ رکھا۔ نور دودھ ہوا۔ اوقات ہجرت سراق سے پھیا  
 کیا مع کھوڑا زمین میں ہو گیا جب بناد دئی پھر چلے گئے۔ بوسے بار آور ہوئے  
 ایک دفعہ پھر بار ہونا سلام دیا کہ آیا دیکھ کر آزاد ہو جا۔ دیکھ کر کہا حضرت چالیس  
 دقیقہ پہلے اس سے یہاں کہ آپ نے زبان لگا دی چالیس اوقیہ ہو گیا  
 اوقات میں کہ آپ بتا دیتے تھے کہ یہاں ظانا مارا جا دیکھا ویسا ہی ہوتا تھا  
 کہ یہاں میں سداں بہت تھکے۔ آپ نے دعا کی اللہ نے فتح دی  
 اور تھی غبارت میں کہ یہ سب جو رہے ستارے مال ہو گئے جس جادو کو  
 ہاتھ اور بھاری قواں ہوں۔ اڑاؤ کے وقت فرشتے شامل مسلمانوں کے ہو کر  
 رات کے آگے آئے۔ یہ کہ یہ بھونک دی سب لشکر کفار کا منہ پھیر دیا اور  
 یہ کہ یہ سب اس سب باجور ہوئے۔ تابحال ہو جاوے کہ قریب تین ہزار  
 ہجرت سے ہجرت میں نہایت اور جہالت پر شعریں قال اللہ تعالیٰ  
 اَلَمْ نَشْرِكْ لَكَ حَكْدًا كَلِمَةً نَّهِيْنُ لَكَوَلْ دِيَا تَرَامِيْنُ اور پھر فرمایا  
 وَكَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اور وہی کی نہ کو تیرا ہے شش جہت میں  
 تخت الثریا سے عرش معنی نام علی بن ابی طالب جہاں تک کہ مخلوق سے  
 تیرے ذکر سے عموماً ہے اور روزِ موعود وقت غلط ظاہر اور پوشیدہ



ذن دی جاتی ہے اور ہر ایک ذرہ ذرہ کو خبر ہو جاتی ہے نام پیارا تیرا اپنے  
 نام کے ساتھ رکھا کہ جس ادب قاعدہ سے کوئی میرا نام لے اوسی مہارت پاکی  
 سے تیرا نام لے دیکھو دنیا میں وہ کون ہے جو خدا سے منکر ہے خدا کو سب  
 جانتے ہیں رسول اللہ سے باوجود کہ ہر بیچ وقت سب سنتے ہیں مگر کافت قلبی  
 سے منکر ہیں تو فقط رسول اللہ کے نہ مانتے سے ہر ایک کوئی کا ذکر کوئی یہودی  
 کوئی نصاریٰ کوئی مجوسی کوئی گبر کوئی ترسا کوئی وڈائی اور بہتر ذیت منکر رسول  
 نامزد ہوئے اگرچہ ذات خدا سے کوئی منکر نہیں لیکن یہ منافق انوکھ بند ہیں  
 سیٹ کفر سلام موقوف اور ایمان لائے رسول اللہ پر ہے۔ یعنی محمد رسول اللہ  
 پر ایمان لادے کہ اپنی جان سے زیادہ بیتاب ہو جائے کہ عزیز نہ رکھے درگاہ  
 الہی میں مقبول نہیں مرد و دست پر نہ ہو نہ بدست نہ بدست نہ بدست نہ بدست  
 محمد رسول اللہ پر ہنوز کہ فرستے کہ پر بجا قرآن تمام میں اطیعوا اللہ واطیعوا  
 الرسول فرمایا اور شہوریت رسالت میں میں آپ یہاں سے  
 تمہیں لگا کر طلبہ فرمایا کرتے تھے جب آپ نے خبر پوچھا آپ خطبہ منبر پر فرماتے  
 کہ میں ان ایک بار کی چلا چلا کر روئے لیا ہوں کہ وہ سب تمہارے چھٹ جاؤں  
 آپ نے منبر سے اترے اور سب کو بلایا کہ یہاں سے اترتے رہو  
 سے وہ پیپ ہو افراس سے مسلمانوں کو ایک لکری خٹکائی میں محبت  
 کے اور پیپ رہی سے روئے اور تم آدمی فی صورت ہو کر سب خبر رہو کہ  
 میں نے زیادہ متوق کیا کہ لازم ہے کہ مسلمانوں میں سب سے زیادہ ان  
 کا حال ہے کہ رہا کہ ان کے قافل میں امن و امان ہے اور ان کے  
 اور محبت کا ہے کہ اللہ فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ  
 کہ وہ قافلہ انصاف و اسمعوا اولیٰ حجتکم حدیث وینم  
 کہ وہ قافلہ انصاف و اسمعوا اولیٰ حجتکم حدیث وینم

ہمان ذرا بھی کوئی بات کہ جو عظمت سے بعید ہو ظہور ہوئی تاکہ زمان اور وہیں  
 طریق تعظیم و تکریم حضرت کا تعلیم فرمادیا کہ میرے محبوب کو تعظیم اسطرت کرو چنانچہ  
 یہود پیغمبر کی مجلس میں بیٹھتے اور حضرت کلام فرماتے بعضی بات جو نہ سنائی دیتی  
 اور یہود چاہتے کہ پھر تحقیق کریں تو کہتے ارعنا یعنی ہماری طرف بھی متوجہ ہوا ویسے  
 مسلمان بھی شکر یہ لفظ کہنے لگا اللہ نے منع فرمایا کہ یہ لفظ مت کہو ہمارے محمد رسول  
 کی عظمت کے شایان نہیں اگر کہنا ہے تو انظرنا کہو اس کے بھی معنی یہی ہیں اور  
 پہلے سے خوب سنتے رہو کہ پوچھنا نہ پڑے کیا پاس خاطر رسول اللہ کو منظور ہے  
 کہ دوبارہ پوچھنے تک کو منظور کیا یہ کہا کہ آگے سے سنتے رہو اور شاؤنا اور اگر  
 نہ سمجھیں آوے تو انظرنا کہو ارعنا مت کہو کہ اس کے معنی اور بھی ہو سکتے ہیں چنانچہ  
 یہود کو اس لفظ کے معنی دغا تمہی اور سکوزمان دبا کر کہتے تو ارعنا ہو جاتا یعنی  
 ہمارا چرواہا اگرچہ محمد رسول اللہ نے کچھ دن بکریاں چرائی ہیں یہ سچ تھا ایلیخات  
 محمدؐ کے یہ شایان نہیں کہ مسلمان ایمان دار ہو کر ایسا لفظ کہے اگرچہ سچ ہی  
 ہو کہ جس میں محمد رسول اللہ کی شان سے خلافت ہوئے مسلمانوں دیکھو تو خدا  
 کے یہاں ہمارے محمد رسول اللہ کی کیسی قدر ہے اور عظمت کہ خدا کو یہاں تک  
 پس اوب منظور ہے کہ اگر کوئی لفظ ایسا ہو کہ اس کے معنی سے بری بھلائی  
 بات حاصل ہوں وہ لفظ رسول کی شان میں مت کہو بھلا اور گالیاں بیان کہ  
 بعض مسلمان بلا تماشہ جو چاہتے ہیں کہ بیٹھتے ہیں اونکی سلامتی کہاں رہی اللہ  
 سکو بدایت کرے رسول اللہ کی جیسی شان اور عظمت اللہ بشارت کے یہاں  
 ہے ویسی ہی سب مومنوں کے دلین جائے قرار ہو اور ہر بات میں خدای کو  
 حامی اور مددگار جانے اور کسی دوسرے کو شریک نہ کریں امین امین تم میں  
**فصل دوم در بیان مرتبہ معراج** اسات مسلمانوں معلوم کرو کہ جب  
 کمال بزرگی اور وقار اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہؐ کو ان پر ظاہر کر دیا تو  
 فرشتے اور جہاں علوی پر تو قیرائے حبیب کی شان سے بڑا شہر









وہ سچ کہ بیت کی جہنم کو لے کر دیا کہ ارض سامع ہے اور برکت دین کی  
 اور مہبط وحی اور جہاں نبیاء کا کیا جہنم اور برکت دنیا کی بھی کہ محفوظ ہے وہ نہرو  
 اور درختوں اور میوہ گوناگون سے اور شاد کی رزق کی اور زانی پس اس جگہ  
 محمد رسول اللہ کو لیکے ہم لکھنا یہ کہ تا دیکھا دین ہم اس کو میں آیا انتہا  
 اپنی دلائل قدرت کی اندک زمانہ میں سے بیت المقدس میں جا کی شاہدہ کیا  
 انبیاء کو اور دیکھا قوت مقام اس کے کو اور حاصل کیا ہر ایک شرف کو اور جو  
 عجائب اور غرائب سمان پر تھا اور کل اسرار سے اطلاع پائی اور وہ مقام  
 اللہ نے عنایت کیا کہ آج تک نہ کیا ہو اسے نہ ہو گا اور نہ اس کا فرست  
 بیت شاہدہ حجاج بنی ہاشم اور جو مقرر اس کا نہیں ہے وہ بلا شک کافی  
 دیگر دستگیر و نا جو حاصل ہوئی براہ وصال و دخل اس پر نہایت ہم کر رہی  
 اور نہ خیال و دیگر عقل کی جاسکے یہ تمام تھا وہ عی شوق ہی بے سنی کیا  
 کام تھا وہ اکثر منسوب و نگو اور ایمان زمین دیمل کر کے ہیں لیکن اسے ہم  
 نہیں کیا رہا جو اولیٰ بیت المقدس تک ہوا اسے سب اسرار  
 مل لئے غرض جگہ وہاں پر دے پڑے ہوئے ہیں وہ ایسے خیال میں مبتلا  
 نہنت جماعت سب پہ متفق ہیں کہ مع جسم پاک حجاج ہو اور عرش کرتی سب  
 ملے اسے اس مقام تک پہنچے کہ اس کے اس کے معلوم نہیں نہ فرشتہ کا  
 کسی شہد کا بجز ذات احدیت کے اور بیت جو کہ اس پر تھا وہ تن و زمین مثال  
 حق کی رحمت میں ہوا شام گل خندان و سینے جبریل علیہ السلام برودارہ و فرشتہ گلو  
 ہوا و لکھا خواہر اسے اقرانی میں کہ نبی محمد رسول اللہ تشریف لائے اور بیت المقدس  
 پر دھوئے اس کے بلاق پر سوار اس کے بیت مقدس میں پھونچا اور وہاں  
 آپ سب انبیاء علیہم السلام کی امامت کی اور دلائل سے وال آسمان پر اور عیہ  
 السلام سے اور دھوئے عیسیٰ اور یحییٰ علیہما السلام سے اور یسے پر یوسف علیہ السلام  
 سے اور یوحنا پر اور ایس علیہ السلام سے اور یحییٰ یحییٰ علیہ السلام سے اور

چھنے پر موتی علیہ السلام سے اور سائون پر ابراہیم علیہ السلام سے ملتے ہوئے اور  
 سلام جواب دہوتے ہوئے سدرۃ المنتہی تک پھونچے اور جوفض کو شراوہ بیت المعمور  
 اور مہر الزمہ دیکھیں اور جبریل علیہ السلام نزدیک حجاب نور کے حذر خواہ ہوئے  
 ورکھا کہ بس آگے یہ اکر زمین بیت سوری کو سطر جوں ان کیا کہ سدرہ پہ  
 جبریل بھی رہ گیا اور اس جگہ سے حجاب نور اور ظلمت کہ بے انتہا تھے قطع کر کے  
 ہوئے ایسی جگہ پر پھونچے کہ براق بھی جاسے سے عاجز ہوا وہاں سے رفوف پر  
 سوار ہو کر عرش پر پھونچے ہزار بار خطاب رب العزت سے ادنیٰ منی یا محمد کا  
 سنا اور یہ باراتنا عہد قرب رب میں طے کرتے تھے کہ جو مسافت زمین سے عرش  
 کے کی تھی یہاں تک کہ قدم مبارک اوپر بستر دانی کے رکھا اور وہاں سے بیچ منظر  
 عرش کے جلوہ کر ہوئے پھر جلوت غامض قاب قوسین او ادان  
 میں سے اور سار فو حی الماعبدہ ما و حی کا استماع فرمایا نظم کلام  
 حق سے کیا ہے وساطت غیرے خدا کو دیکھ لیا دیکھنے کا جو حق ہے +  
 نہیں بیان بہن آتا وہاں کا کچھ اسرار یہ کہ یان پہ عقل کلامی کارنگ خود حق ہے +  
 بیت فی رتی دید محمد نہ بخشہ دلیر بلکہ بان پشم کہ وارد بشر + حدیث صحیح سے  
 ثابت ہے رجب ایسا مہتابہ عظم مکرم کہ آج تک نہ کسی کو ہوا ہے نہ ہو گا حضرت  
 ورکائنات کو انتہا نہ ملے محبت فرمایا تو آپ نے کلام ثنا کے فرمائے  
 حیدر تہ و اصد و صیبات تو خدا ہے ہر رنگ و ہر ترے نہایت  
 اعزاز اور اکرام فرما کر کہ استرہ علیک ایف ایف رحمۃ اللہ و بکاتہ  
 و رجب پس یہ دربار رحمت الہی جوش بین دیدی اور اللہ تعالیٰ کو  
 ایسا شفقت فرمایا تو آپ نے سنت کو شمل کر کے فرمایا کہ استرہ علیک  
 و علیک دیکھ صراحینہ نظم جو حق کو ہر طرح پہنے پہ مہربان پایا  
 تو خیال است نالین کلپٹ فرمایا + ہوا ہے ایسا نہ ہو ویک غما ساری نہ کہ ایسے  
 وقت بھی استہ کو نہیں لہرا یا + دیکر ہر ارحیف کہ است بین جو کہ ایسا ندرہ









طریق معرفت حقیقت کو جب جاننا ہو سب ایک ہیں فقط سمجھ کا فرق ہے  
مثلاً جو کوئی شہر میں جاویگا تو اول دروازہ ملیگا جب اندر گزر ہوگا اسد صرح ایمان  
کہ جس سے مراد خدا کا پہچانا ہے کیسا پہچانتا کہ اسکو واحد دل شہاب جانے اور  
اوسکی صفات ایسی دلیں جم جاویں کہ جو کچھ چاہے خدا ہی سے چاہے اور اسوا  
سب سے بے غرض ہو جاوے اور وہ ایک شہر ہے اور دروازہ اوسکا  
شرایت اور شہر نپاہ اوسکی پر کامل اور آبادی اوسکی طریقت اور دربار شاہی عام  
اوسکا معرفت اور دربار خاص اوسکا حقیقت ہے اگر اب کوئی دروازے سے  
سجاوے تو کہاں راستہ ملے اور جو دروازہ پر گیا اور شہر نپاہ اوسکی قائم نہ کی  
تو وہ آبادی تباہ ہو جاوے گی اور جوشیا طین شمن ہیں ہر چار طرف سے حملہ کر کے چین  
نہ لینے دینگے اور جو دروازہ پر گیا اور شہر نپاہ بھی قائم کی لیاں اندر اوسکی آبادی  
اور دربار عام اور دربار خاص تک گزر نہوا تو کچھ فائدہ نہ ہو اور جب طریقت  
قائم ہوا تو اب اسکو حظ اور لطیف و مائلی معلوم ہوگی تو پہلے باب شریعت  
ہے پیر اوے حبیب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا  
وَأَسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ**  
اے ایمان والو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور بندگی کرو اپنے رب کی و بھلائی کرو  
شاید تم بھلا پاؤ یہ آیت سورہ حج میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل نماز کی تائید فرمائی  
اوپر جتنے کام نیک ہیں بھل فرمائے کہ اول نماز پڑھو اور پھر عبادت الہیہ  
قائم ہو جسکو شریعت کہتے ہیں اور حبیب اسمین کامل ہوئے تو یہ دربار کی تلاش  
کر کے جمع سب سامان تیار سب پکانے کا آتش زمین میں سے پکے  
اور یہ ہی حاصل ہو سب سلیطت اور وہ تو جو پر کامل ہیں اور زمین حکمت الہی  
ہی ہے اسلئے یہ سلسلہ پیش قربت حاصل ہو سکتا ہے اور اسکی تائید ہے  
ایسی بندگی میں آخر پوزہ کوئی کچھ نہ ہو پوزہ پاک پوزہ سب دوسرے کی  
انجوریں و شیریں فائدہ حاصل کرے جیسے زمین پر پڑے ہوئے پھول

اسی واسطے اللہ تبارک تعالیٰ نے پیغمبروں اور نبیوں کو بھیجا جاری کیا کہ مجلس کی ایک  
 عادت اور تاثیر سے مجلس کو فائدہ ہو ورنہ اللہ تعالیٰ اگر غیب سے باتیں کر سکے یہ  
 سب احکام کھدیتا تو بھی ذات واحد لاشریک سے بعید نہ تھا لیکن یہ قریب انہی کا  
 سلسلہ ایسا ہے جیسے تہذیب کے دانے کہ ایک دوسرے کے پیچھے لگاوا امام سے  
 رکھتا ہے اسی واسطے علم کا پڑھنا اور صحبت پر کامل کی رکھنا جزاء عظم ہے پس اگر  
 صحبت سے کہ جہان ذکر اللہ رسول کا نہ ہو ہمیشہ سیکے اور نیک صحبت کہ مجلس  
 وعظ اور نصیحت اور صحبت علما اور فضلا اور پیران طریقت اور مرشدان کامل کی کثرت  
 بزرگام دنیاوی ہوں تو چھوڑ کر جاوے کہ مرشد کامل کی صحبت ایک لمحہ کی بزرگ  
 سال کی عبادت کے برابر ہے اور جو اونکی خدمت میں سب تو نور ہو جاوے  
 اسی واسطے سلسلہ پیری اور مریدی کا جاری ہے کہ ایک دوسرے سے باتیں  
 پکڑے اور منزل کو چھوٹے اکیلی لکڑی نہیں جاتی بلکہ سنگ کر رہ جاتی ہے  
 اور جہان دو لکڑی ایک جا ہو وین پھر خوب بھڑک کر جلتی ہیں اور مطالب  
 جیسی حاصل ہوتا ہے جیسے بیت دو دل یک شود و بشکند کوہ را بہ یاد اللہ کی راہ  
 انہو را بہ اگر پہنچے کہتے ہیں کہ سنون بونا بیعت کا بات نہیں وہ بھول جاتے ہیں  
 چنانچہ حضرت محمد رسول اللہ کے وقت میں بیعت کی طرہ تھی کہ ہر وقت  
 انہی کے ماتھے میں ہاتھ لیکر قرار دیتا تھا کہ آدم زبیرت منہوڑ ہے ہر کس  
 کناہ پر معیت ہوتی تھی اب یہ کناہ ہرگز نہ کرینگے چنانچہ اگر کوئی کناہ کرے  
 انصار کی عورتوں سے نوحہ کرے پورا ورنہ اسباب سے بیعت کر اس بارے میں  
 کسی سے سوال نہ کریں سوا و نہیں ایسے تھے کہ اگر ایک کناہ کرے تو تمام  
 اور تھا لیکن کسی سے سوال نہ کرتا اور اس اعتبار سے بیعت کیا کہ اگر کوئی  
 نہ چھپا وین او نہیں ایسے تھے کہ وہ دربار کسی سے نہیں شیعہ اور سب سے دور  
 ہوتا کہ پتہ اگرچہ خلافت میں یہ اتر کر رہا جس سبب کہ لوگ زمانہ قریب تو  
 کے سبب اور اونکی صحبت میں رہنے کے سبب رہا پورا ہو گئے تھے پھر حاجت





وَسْتَغْفِرُكَ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكَ وَأَنْفُسَا وَمِنْ  
 سَيِّئَاتِكُمْ إِنَّا مَعَكُمْ بِتَحَدٍ وَاللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمِنْ  
 فَادَهُ أَيْدِيَهُ وَأَعُوذُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
 وَرَسُولُهُ عَلَيْهِ وَالْآلِ وَسَلَّمَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

سیدنا سرین اللہ کو سہنے ہم اوس کی حمد کرتے ہیں اور اوس سے مدد کرتے ہیں  
 اور غفر سے اوس سے پچھتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں اللہ سے اپنے نفس کی  
 اور دین سے اور اپنے اعمال کی برائیوں سے جسکو اللہ نے ہدایت کی اوسکو  
 نبی کہ ادا کرنے والا نہیں ہو جسکو اوس نے بہکایا اوسکا کوئی راہ بتانے والا  
 نہیں اور نبی دیا جو نہیں سنی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور محمد  
 کے نبی نہیں اور اوس کے رسول بہت بھیجے اللہ اور پھر اوسکی آل پر اور اوسکے  
 رسولوں پر اور بہت اور سلامتی غایت فرماوے پھر مرشد ایمان ایمانی تلقین  
 کرتا ہے اور یہ دیت کہ امانت باللہ وبما جاء من عند اللہ  
 اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ وبما جاء من عند رسول اللہ  
 اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ علیہ وسلم وتبرأ من غیرہ  
 لا یدیان وجہہ فیضیان فی اسلمت واقول اشہد ان لا الہ  
 الا اللہ واشہد انک محمد عبدہ ورسولہ رایان رہا میں  
 مندہ اور جو اللہ کے نزدیک سے یا اللہ کی راہ پر راہ ایمان لایا ہوں رسول اللہ  
 رسول اللہ کے نزدیک سے یا رسول اللہ کی راہ پر رسول اللہ علیہ وسلم  
 پر میں نے سب سے پہلے سوا اللہ کے اور نبی کے سوا اللہ کے اور نبی کے  
 میں نے سب سے پہلے سوا اللہ کے اور نبی کے سوا اللہ کے اور نبی کے  
 کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور کوئی دین جو میں نے محمد اور رسول  
 اور اوسکا رسول ہے پھر مرشد قرین ہے میرے کہ کہ ہمیشہ بیعت اہل رسول  
 سے اور اوسکے خلفاء کے واسطے پانچ امر یہ کہ کوئی دین جو نہیں کہ کوئی رسول









کاٹنا بغل کے بال لینا بال زیر ناف کے لینا سوال وضو میں کتنے فرض ہیں جو  
چار اول منہ دھونا پنج پیشانی سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور اس کان کی لو سے  
اوس کان کی لو تک دوم ہاتھ دھونا کہنی تک چہرہ کا مسح کرنا چہرہ پاؤں  
شعرون تک سوال طہارت میں کتنی چیزیں ہیں جواب دس اول استنجا کرنا دوم  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی  
دِیْنِ الْاِسْلَامِ الْاِسْلَامِ حَسْبُكَ وَ اَلْکُفْرُ باِطِلٌ اِنِّہَا شُرُکٌ  
ہاتھ دھونا پھونکے تک چہارم مسواک کرنا پنجم پانی منہ میں ڈالنا ششم پانی  
ناک میں ڈالنا ہفتم خلال ریش کرنا ہشتم خلال اوٹھکھٹک کرنا نہم مسح ہر دو کانوں  
کرنا دہم ہر عضو کو تین بار دھونا سوال طہارت میں کتنے مستحب ہیں جواب  
چھ نیت ترتیب اعضا کو پہلے درپے دھونا نہم مسح کرنا تحفہ کا سیاتی  
طرف سے دھونا شروع کرنا مسح کرنا سوال وضو کتنی چیزیں ہیں تو تین  
جواب میں چیزیں اول شات ہوا سے برآمد ہونا پیشاب منی  
مذی آب وزری سنگریزہ خون حیض و نفاس خمن استہ اور تین چیزیں  
ظاہر ہوتی ہیں غائط باد کرم اور دس چیز اور آگے بھیجے سے ظاہر ہوتی ہیں ثواب  
رحم وان زرد آب روان شق پر دہن نمازین قہقہ مار کر ہنسنا بالغ ہونے  
بیوہی شتی غلب خوب نیمہ زدہ ہونا نہ دھونا سوال موجب غسل  
کتنی چیزیں ہیں جواب پانچ اول انزال منی جوشاوت کے ساتھ لود کے ساتھ  
دوم نہ نوکر کا قبل یا دبر میں جانا سوم عورت حیض میں یا نہ چہارم غاس میں یا نہ  
پنجم جو عورت کے ایام غسل کے ہوئے اوہ ہر نماز کے وقت غسل کرے  
سوال غسل کی کتنی شرطیں ہیں جواب چار اول فرض دوم سنت سوم  
مستحب چہارم واجب غسل واجب دومین غل یا فوری غسل سنت غل  
سنت چہارم غل روز بعد غسل روز بعد غسل عیدین غسل ہر مرتبہ مستحب  
تین غل یا فوری کہ سب ایجابت مسلمان جو جو اس سے قبل

سوال غسل میں کتنے فرض ہیں جواب تین منہ دھونا ناک میں پانی ڈالنا  
 تمام بدن پر تین بار پانی ڈالنا سوال غسل میں سنت کتنی ہیں جواب پانچ اول  
 اونوں ہاتھ دھونا دوم ہتھ پا کر یا ستوم نہاست نن سے دور کرنا چہارم وضو کرنا پچھ  
 تمام بدن پر تین بار پانی ڈالنا و ردھونا کر بال برابر خشک نہ رہے سوال تینم میں  
 کے فرض ہیں جواب تین اول نیت نویت اَن اَکْبَرُ لَوْ فَعَلَ الْحَدَّثُ  
 وَاسْتَبَاحَ الصَّلَاةَ ثَمَّ دُونِ هَاتِهِمَا نَاخَاک پر اور منہ پر پھیرنا ستوم دونوں  
 ہاتھ ناک پر اور دونوں ہاتھ پر چھینا کہنی تک سوال تیمم کس سے ٹوٹتا ہے  
 جواب دو چیز سے اول جس سے وضو ٹوٹتا ہے دوم پانی گلنے سے سوال  
 موزہ کا کیا ہے جواب موزہ پیر مسیح جائز ہے اگر باطہارت کامل کے  
 پہنا ہے اور بعد اس کے پہنے ہو جاوے تو موزہ پیر مسیح کرے اور فرض  
 مسیح موزہ پر تین خطرات ہیں تقدیرین اُشت کے اور مدت مسیح کی مقیم کو ایک  
 شبانہ روز اور سافر کو تین شبانہ روز اور جو تقدیرین نگشت خرد کے موزہ پہن  
 جاوے تو پچھ مسیح جائز نہیں اور چار چیز سے مسیح موزہ کا بھی جاتا رہتا ہے اول تو  
 جس سے وضو ٹوٹتا ہے دوم کڑیاں نادت کا ستوم اگر ایک پیر موزہ سے  
 باہر آوے چہاں موزہ میں پانی باوے ٹخنوں تک سوال حیض کا کیا  
 ہے جواب حیض عورت کی تین شبانہ روز سے ہے اگر اس سے  
 متہ ہے تو ہذا فیہ ہے و اگر مدت حیض کی دس شبانہ روز ہیں اس سے زیادہ  
 ہو تو استحاضہ ہے اگر مدت اس کی چالیس شبانہ روز ہے گرام سے  
 زیادہ ہووے تو پھر منہ ہے و اگر مدت نفاس کی حد نہیں سوال ان  
 نفاس و علی عورت کتنی چیزیں ہیں جواب چھ نماز روزہ حج مسجد  
 میں آننا طواف خانہ لعبہ قرآن پڑھنا قرآن لکھنا چھو قرآن بغیر غلاف لیکن  
 بعد حیض کے روزہ کی قضا دکر کے نماز کی نہیں سوال تعین وقت حیض کا  
 کب سے ہے جواب نو ماہ سے بعد جو ایام پیر مسیح کے ہیں اوچھ پانچ ماہ









کہ کوئی خطا نمازیں ہو وہ پانچ بن کر جس کے سبب سجدہ سہوا واجب ہوتا ہے  
 اول تقدیم رکن جیسے قرات سے پہلے رکوع کریں دو ستر تہ رکن جیسے تہ  
 اولین میں زیادہ التیمات سے نہ بنائیں کہ رکوع کریں جو تھے و جب ترک کرتا  
 یا پچھوین تغیر واجب کرنا سوال فرض ایسا دیکھتے ہو اب ایسا چاہیے اور ان  
 دوم واحد ہے سو مہفات اوسکی برحق ہے سوال سننی کے چیز ہے ہوتا  
 جواب دہش چیز ہے نظم سننی ہو دہش چیز ہے یہ مسئلہ کیا اور تہ ضیاء و شہد کہ  
 دوستی دو داماد و دامام ایچھے نماز اور وقت اور جہاں ہو و جہاں نماز کرنا  
 سورہ آن رضی ہو و تقدیر پر دو گواہی بان ہو و دونوں عید نماز کرنا  
 دو سلطان ہتکے مجھے مومنان تہتر فرقہ بان رہتہ تہتر و تہتر ہوتے تہتر  
 ارضی خارجی جبر یہ مہمہ بھی جان ہمہ یہ قدر ہر ایک ست بار علیہ السلام  
 فرقہ ہشتی صلی علیہ وسلم تمام ہدیہ فرقہ اسلام ست جہات نام ہر گن  
 حکم ایمان کے جو جانے نہیں کوئے ہر سبھی عبادت ہی ست ہر ان ست ہوئے  
 و ربیان روزہ سوال روزہ کیا ہے جواب سو منہ رہا ہر حیض و نفاس  
 سے ہو اور باز کے اپنے نفس کو جانے سے اور پیشہ سے و رہا کرنا  
 صبح صادق سے غروب آفتاب تک سوال شرط وجوب روزہ کیا ہیں  
 جواب اسلام و عقل و بابت سوال شرط وجوب اسلام کے کون ہیں  
 جواب صحت ذات ثبات نفس اور نہ رخ حیض و نفاس سے سوال اگر نہ  
 ہو یا مرض جواب فضا کر ست اور اگر کچھ حکمت نہیں تو انفس سے کر کے  
 سوال ایک مومناٹھ فرض کیا مسئلہ ہے جواب ایک مومناٹھ  
 فرض کی تفصیل یہ ہے فرض نماز ایک کعت ہر ایک

فرض نماز ایک کعت	فرض روزہ رمضان	فرض ہر ایک اسلام
بیرون اندرون	روزہ	بیرون اندرون
مغرب	صبح	مغرب
مغرب	صبح	مغرب







سے زور سے نہ کچا دے کہ چون مسدود لے لے تو سب سے زیادہ ایک کتاب ہے  
 اور جب کہ میں داخل ہوتا تو اب السلام ہے ہزار حجہ رامین آوے تکبیر اور  
 کہ یہ کتاب اور حجہ اس کے پاس آکر اللہ الہ اکبر رفع الیدین کرے اور حجہ  
 ہو کہ وہ اس کے وزن میں کرے اور پھر مہر سے فرحت نہ پاوے تو اشارہ کافی  
 نہ پھر نہ دنا خدا کی کتاب ہو اٹھو اٹھو مٹھو مٹھو کرے کہ مسافر کو سنت ہی  
 و اینی پاؤں کو جو اندھے پر تھی و اینی بخل کے نیچے سے نکال کر بائیں ہونٹ پر  
 بال کے مع حیرانہ و مٹھو کرے سات بار اول تین ہونٹ میں و مٹھو  
 در ہونٹ سے بلانے اور جب حجہ اس آوے تو اسے یہ طرح کرے جیسے  
 اول بیان ہوا پھر جب سات پورے ہوں تو مٹھو مٹھو پٹ کر دو دھاری  
 و این سے تمام اہم پر آئے دو گانہ گذارے اور پھر وہاں ہی باب الصفا  
 سے ہر اگر صفا پر چڑھے اور بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نیت کر کے تکبیر  
 اور تکبیر اور دو کتاب ہو اور وہ پر جاوے مگر راہ میں دو ہونٹ پیاروں کے درمیان  
 دوڑے وہ بھی چڑھ کر ایسے کرے جیسے صفا پر کیا ہے یہ طرح سات بار کو کے  
 و وہ پختہ کرے پھر جا کر جہان نمہ نامو نمہ سے جب فریجہ آوے تو ساتویں  
 تاریخ خطبہ کے اور انھوں میں تاریخ بعد نماز فجر کے گزرتے منہ کو جاوے اور ایک  
 سات دان و دان ہے پھر عوفہ کی فجر کو آفتاب نکلے عرفات کو جاوے اور  
 نہ وہ آفتاب تک نمہ سے اور نماز ظہر اور عصر کی نمہ کے وقت ملا کر پڑھے  
 عرفات پر نمہ سے اور جب عرفات پر پہنچے گریہ زاری اور دعا و استغفار  
 اور ایسا ہے جب آفتاب دوسرے فردغہ میں آوے نماز غروب  
 اور عشاء و دان ملا کر پڑھے شب بھر دعا و استغفار میں سب فجر کو اول وقت  
 آری میں نماز فجر ادا کر کے لیکر و دعا و استغفار کرتا ہے جب سفیدی  
 صبح خوب نظر ہو تو آوے اور حیرانہ عقد کو نالی کے اندر سے سات  
 انگریں مارے و ہر انگری کے ساتھ دنا اہم رکھے اور پانی انگری سے





اور بخیر متعالیٰ زیور بند لباس مال تجارت جانور جو ہون سوال کتنے  
 دنوں میں زکوٰۃ ادا کرتی ہے جواب بعد اذکر چار سال کے سوال زکوٰۃ  
 مسعود سے جواب جو غریب محتاج ہو سوال شریعت کی نئی کیا ہیں جواب  
 یہ ایت امتین نہر کلا ان کو کہتی ہیں کہ جبکہ پانی سے خلق سیراب ہوا اور دوسرے راہ خدا کی  
 راہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے واسطے دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد فرمائی  
 ہے اے جسکی تشبیہ کل اور پرند کو رہی سوال طہارت کیا ہے جواب اسی  
 شریعت کی مضبوطی اور صفائی کا نام ہے جیسے ایک شیشہ اندر باہر سے  
 غلط ہو رہا ہے تو اول اوسکا اور پر صفا ہو لیتا ہے تا جب قابل اس کے ہو گا کہ ہاتھ لگا کر  
 اندر سے صفا ہو گرم پانی سے یا اور کسی چیز سے تو اسے طرح یہ دل سے کہ کدورت  
 نہ رہے اور بیرون سے خرابی پر اوسکو وسط میں صفا کرتا ہے کہ اول مرید کو شریعت پر  
 قائم کرتا ہے اور جب خوب وہ پختہ ہو جاتا ہے شریعت کی کل بات پر بہانہ تک  
 کہ کوئی داغ یا کدورت باقی نہیں رہتی تب اندر کی صفائی کے واسطے طہارت  
 تعلیم کرتا ہے جیسے اللہ فرماتا ہے **وَإِذْ كُنَّا نَمُوتُ وَأَنفُكُنَا مِنَّا**  
**وَنُخِفُّهُ وَأَوْفُونَ الْجَهَنَّمَ مِنَ الْقَتْلِ بِالْغَدَقِ وَالْأَصَالِ**  
**وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ** اور یاد رہے کہ رب کو دین گزارا  
 اور ڈرتا اور پکار کم آواز سے بولنے میں صبر اور شام کے وقتوں میں اور مست  
 بیخبر فائدہ یہ آیت سورہ اعراف میں ہے اللہ تعالیٰ رغبت و لا تمس  
 نہر سے کو کیسی التفات کے ساتھ کہ بندہ اسکی یاد سے کبھی غافل نہ ہو اور  
 ہر سال انبی یا وفادارین و وفاداریت بیان یہ عادت اور نور جب حاصل  
 ہوتا ہے کہ شریعت کی کل بات پر چمکا مجمل ذکر سوا اور بڑی کتابوں میں سب  
 مفصل لکھا ہے مرید تمام ہو جائے اور تقویٰ اور مصلوۃ کا نور اور عین طہارت  
 ہوتا ہے وہ یہ ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **إِنَّ الْمَصْلُوحَةَ تَقْطُرُ**  
**عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَئِنْ كَرِهَ اللَّهُ لَكَ**



نہ ساز روگتی ہے محبت کی جست و خیز کی بات سے ورنہ کی دوست  
سب سے بڑی ورنہ و غیرت جو کرتے ہیں فائدہ یہیت سورۃ التکوین  
میں ہے یعنی مقبول نماز ورنہ ہر بات کی یہی نشانی ہے کہ آدمی سب کل کی  
بات جانتی رہتی ہیں اور خود سچہ و طریقت نیکی کے راغب ہوتا ہے ورنہ حال  
نہیں نماز پڑھتا ہے ورنہ سب کام سے اوسکا جی نہیں اُگتا تو جانو کہ قبول  
نہیں گریہ زاری کرے اور خوب کوشش کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ بڑا رحم والا ہے  
اور خود فرماتا ہے **لَا تُغْنِي عَنْكَ الْجَبَابِرَةُ** پکارو تم میں پھوپھو جان میں  
پکارو کہ ورنہ خدا رحم فرما دے اور پچھتو اُن بھی کہ کہتے کہ بہت سیر ہو کہ کھلتے  
وہ نور رحمت نہیں مناسبت قبول سعی بیت اندرون از معام خالی دار  
تو نور معرفت نہ بدوہ زبوا بھی کہ کہتے کہ بہت لمحات اور سوسے  
ست ستی حین نہ ہی اور یہاں تک بھی ہوئی سب سے زیادہ ہر  
کے کہ بہت ہوا تو وہاں بکریاں اور جان بکریاں ہوا تو وہ  
ایسی جا بہت ہوا وہ چنانچہ یہ عادت وہ عین اسباب تقویٰ اور  
ہمارے کہ پیدا ہوتی ہے تب میرا ذکر اور وہاں تعمیر فرماتا ہے وہاں  
مہم اظہر اللہ نہ ہو وہاں ضربی ہو جبکہ ترکیب یہ رہت کہ لب لہم  
بد کرے اور وہاں وقت رو بیٹھے اور لفظ ہمارے اللہ کو سختی اور رانی  
اور ہندی سے دل اور عاتقہ دونوں کی قوت سے ساتھ ساتھ یہ  
کہ ہر مانس اور سبکی اپنے مقام سے جاوے سب طرح سے کہ یہ یاد دہانی  
وہ سب طرح سے ہے کہ ہر طرح سے بیٹھے اور وہ اللہ کو یکبارہ سب سے نوین و  
وہاں بقوت تمام ضرب کا سے کہ یہ نہ رہا طور پر ہر سب سے  
وہاں رخیہ است سے عالی کر کے جمع کرے پریشان خیال نہ رہے ورنہ غصہ  
باتہ نہ ہی ہو کہ بسا کہ قید یہ ہے کہ چار و بیٹھے تو ایک بار اپنے انویں و  
دوسری با باہر انویں و قیہ کی بار بقوت تمام ولیس ضرب کرے اور

خواہ چاہے بی ہو وہ نہ بدست بردار پانچویں اور ایک بار اسے زانوین اور  
یک بار بائیں زانوین و تیسری بار سب زانوین و چوتھی بار بقوت تمام اپنے  
سے تائب کرے پس یہ وارفتہ ہر ذرات سے کرے خواہ کوئی صغالی ہر ذرہ  
و سبطین نفی اثبات کا ذکر کرے کہ لا الہ الا اللہ گاہے اور طریق و گاہے  
سب را بطور نماز رو بہ قبلہ بیٹھے و رانی کچھ بند کرے اور لاکھ گویا پانی من  
ست حیات ہے پھر او کو چھینچہ یا تھاک کہ دانتے موندھے تک پھوپک پھر  
پسٹے گویا او سلو و مائع کی بجلی سے جگاتا ہے پھر لا الہ الا اللہ کہے اور دل پر  
بقوت تمام ضرب کرے اسے اسود و سیاہ و اذات القدر کے اور کچھ سو جیسے  
سیتان پر وہان درجہ اسوالات و بیانیات ان زمانہ کے خدا را  
سب طالب اسوالات و چارہ بار دعا و خطبت کرے دو مہینے یا ایک  
چند تو مہینے اترتے ہیں ایک نو اور پیرا موت تائب و دل و وحشت و محبت  
سے مراد ہے اس وقت سے اسطرین پر یہ بین یہ نور پاتا ہے تو اس کو  
بہارِ نفاہت و عید و تائب و تائب و تائب و تائب و تائب و تائب و تائب و تائب  
و تائب و تائب و تائب و تائب و تائب و تائب و تائب و تائب و تائب و تائب  
پسے دھون پر نور کہ ہر سبت پھر درجہ بدرجہ تک تو خود بخود بد و ناپسند  
و بد و فساد کے اور سے باہر ہونے کے ساتھ ہی زبان سے نکلتے  
آ رہے اور جب اندر دم چاوسے تو خود بخود اندر جانے کے ساتھ  
لا الہ الا اللہ و یہ ذکر نہایت تاثیر و اثر ہے کہ جلد بند و پست مقصد کو پہنچتا  
اور پند و نصیحت و نواہی موجب تائب و تائب و تائب و تائب و تائب و تائب و تائب و تائب  
و تائب و تائب و تائب و تائب و تائب و تائب و تائب و تائب و تائب و تائب  
و تائب و تائب و تائب و تائب و تائب و تائب و تائب و تائب و تائب و تائب  
تائب و تائب و تائب و تائب و تائب و تائب و تائب و تائب و تائب و تائب  
یا سبطین یا سبطین یا سبطین یا سبطین یا سبطین یا سبطین یا سبطین یا سبطین  
یا سبطین یا سبطین یا سبطین یا سبطین یا سبطین یا سبطین یا سبطین یا سبطین



بھی آیا جس سے مراد شریعت پر مبنی ہے۔ اور نہ ہی اس میں کوئی شک ہے۔  
 مراد ذکر فکر حقیقت ہے کہ یہ اس مقام پر ہے کہ بہت فکر میں آئیں ان پر لکھیں  
 یہ مراد تھی ابو عوام سمجھتے ہیں۔ مگر یہ جو کچھ لکھا ہے وہ غلط ہے۔ اور نہ ہی  
 علماء کا یہ بھی یہی شریعت و احکام پر لکھا ہے۔ ان کے لئے اس لئے کہ وہ اس  
 لکھا اور عمل کرنے والے کو اتنا ہی بہت ہے۔ اور نہ اس لئے کہ وہ اس پر  
 علم عمل نہ کیا۔ پھٹ پھٹ بار بار لکھا ہے۔ اگرچہ وہ شریعت پر لکھا ہے۔  
 لیکن بغیر خبر نہیں۔ یہ خبر و تلاش کریں کہ یہ خبر ہے۔ اور نہ اس لئے کہ وہ  
 سے مرید مقرر ہو گیا ہے۔ تب وہ بات بہتیر کتاب میں لکھی ہے۔ حال یہ کہ  
 میں کہ خیال نہ تھا کہ یہی طریقہ ہے۔ اور یہی سمجھتے ہیں کہ لوگ شریعت سے  
 قائل نہیں اور صوفیان بالکمال نے جو یہ لکھا اور کیا یہ مطلب ہے۔ اور نہ اس لئے کہ وہ  
 تو درست کر لی اب عکس و سکا یعنی وہ باطنی جس سے مراد غایت ہے۔ اور نہ  
 کہ کہ مثلاً تو نماز پڑھنے کو کہہ کر اس کو سب سمجھتے ہیں کہ تو نماز پڑھنا ہے۔ اور نہ  
 کسی کو خبر نہیں کہ کمان کمان ہے پس تو اپنے جی سے منصف ہو کر اور خدا سے  
 کر کے دل سے بھی نماز پڑھ اور یہ جب حاصل ہو گا کہ جب طریقہ حق نہ رہے  
 جیسے اوپر مذکور ہوا اور نماز جو معراج الومنین ہے اور سکا کہ جب یہ  
 ہو گا چنانچہ جو وقت با طہارت یا ک یا نماز کو کہہ کر اور اللہ کہہ کر  
 اور ماتھون کو کان تک لے لیا اس سے کیا مراد کہ جب اللہ کہہ کر سے ذبح ہو گیا  
 یہ بھی خدا کے نام پر ذبح ہو گیا اور دونوں جہان سے دست بردار ہوا ہے  
 دنیا اور عقبی دونوں سے یوں دنیا دار ہمیشہ نقد اور رہائش اور یہ نیت  
 خواہاں رہتا ہے جسکی نیت یہ ہے طاعت الہیہ اور کفایت مہیبت  
 کافران مطالب اندر روز و شب و رزق رزق و رزق رزق و رزق رزق  
 از خدا غافل بدن نہ تلاش غرور و فرزند و زان و اور طالب نفس و وہی  
 جو ہمیشہ متعلق بہت ہے۔ اور نہ اس لئے کہ وہ اس لئے کہ وہ اس لئے کہ وہ





اور سجدہ میں گئے تیر نکال لیا اور آپ کو کچھ معلوم بھی نہ ہوا پس یہ نماز معرفتِ خود  
 ورنہ سب نوریت ہو انارومہ اس کے لیے ہیں بیت پر اس کے بعد وہ  
 کا وہ خیر و شہادتیں سب کیں دار و ثواب اور یہ صانعِ عالم و ربِ معبود  
 کہ جب معرفت اور حقیقت سے آدم و نوح و عیسیٰ و محمد سرسبز معرفت  
 و حقیقت سوال معرفت و حقیقت کیا ہے جو اس پر اوتی تھی کہ  
 مضبوط کرنے کے واسطے وہ اس پر سب سے زیادہ اہمیت پر تھی جو باقی  
 اور انوار و سب سے زیادہ معلوم ہوتا ہے اس سے مراد شوق و ہرگز نہ  
 الہی کا ولین جاسے قرار جو اسے تب معرفت تعمیر کرتا ہے وہ یاسے  
 خدا کا پہچانا سطر پر مجید اللہ فرمایا ہے وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ  
 یعنی اللہ تجارے ساتھ سب جہاں کہیں کہ تم ہو اور پھر فرمایا ہے  
 اَيُّهَا تَوَلَّوْا فَلَاحُ وَجْهِ اللَّهِ عِندَهُمْ تَتُوبُونَ مِنْ ذُنُوبِكُمْ  
 اور فرمایا ہے تَحَرُّوا قُرْبَ رَبِّكُم مِّنْ حَيْثُ كُنْتُمْ فَيَغْفِرَ  
 بین انسان کے یہ گردن سے اور فرمایا ہے وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ  
 یعنی اللہ ہمہ گیر ہے ہر شے سے یہ بت فرمایا ہے هُوَ ذَا قُوَّةٍ  
 وَالظَّاهِرُ الْبَاطِنُ یعنی اللہ تعالیٰ ہاں سب اوس سے پہلے کوئی نہیں  
 اور آخر بھی وہی جو بعد قیامت عالم کے باقی سب ہر شے سے پہلے کوئی نہیں  
 اور افعال کے باطن سے باطنی ذات کے یہ اسلی حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ  
 سطر ان آیت کے معنی پر دلالت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہاں سب سے پہلے ہے  
 جانتے ہوئے ہر شے سے پہلے ہاں سب سے پہلے ہر شے سے پہلے ہر شے سے  
 اور جیسا کہ خیال پر موافقت کریگا پھر فرمادین کثرت کو بھول جادو  
 وحدت اور سب کی انمول نعمت اور ہر شے میں ہر شے جو اوقات خدا ہر  
 کچھ نظر نہیں آتا کہ وہ اب اسے ہر شے سے ہر شے سے ہر شے سے  
 بھرا دیا ہے ہر شے سے ہر شے سے ہر شے سے ہر شے سے ہر شے سے

اور بھی نہیں اور دربارتہ دوسرے عالم میں جو کہ ہر قسم کے عیب و کمالات سے پاک ہے  
 وہی جگہ ہے تو وہ عین نور پیدا ہوتا ہے جس سے ہر چیز کی ابتدا ہوتی ہے  
 یہی وہ ہے جس پر کھلے اور ہی سے ہر شے پیدا ہوتی ہے  
 تو اسکو حقیقت تسلیم کرنا ہے وہ کیا ہے یہی ہے اس کا نام ہے  
 کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ  
 یہ جو زمین پر ہے وہ نیست نابود ہو سکے والا ہے اور باقی رہے گا  
 رب کی ذات جو بڑائی اور بزرگی والی ہے جسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
 اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفْتَنُ بِالْهِمَامِ وَمَا تَرْجُوْا  
 اِيَّاهُ كَالْحُكْمِ الْمَوْتُ فَرُّوْكُمْ فِيْ بَرْزَخٍ مِّنْ بَيْنِ  
 مَوْتٍ اِلَى مَوْتٍ تَمَّ بَہاگت ہو وہ تمکو ملے والی ہے جہاں کہیں کہ تم ہو  
 موت تمکو پاو گی اگرچہ تم اونچے یا مضبوط برجوں میں ہو پس ایسے مقام پر کہ  
 مرید مرشد سے جب یہ رہتا ہے تو ایک کھٹکا دلوایا ہوتا ہے کہ  
 یہاں کا حال بیان سے باہر ہے چنانچہ یہ وہ مقام ہے کہ یہاں سب خاموش ہیں  
 قول سعدی رحمۃ اللہ علیہ بیت کہ فاضل درین رہ فرس راندہ اندہ بلا احسن از  
 ہم فروماندہ اندہ دیگر درین ورطہ کشتی فروشد نہ از ہر کہ پید نشد تختہ برکنار  
 ہندی مثل جاتن کے وہی تن جائے کیا کولی جائے میر پرانی یہ مقام بڑے  
 ضبط کرنے کا ہے اچھے اچھے یہاں پر نہ ٹھہر سکے چنانچہ منصور نے بت ضبط کیا  
 بیان نہوا انما الحق بول اوٹھا اور حافظ شیرازی و مولانا روم و شمس تبریزی  
 مقام سے دیوانہ بنایا اب یہاں تو گرو لیا یہ لوگ سب رند تھے یا رند ہیں  
 خدا کو پایا بل منصور صاحب اور حافظ شیرازی صاحب و مولانا روم صاحب  
 جیسے عالم فاضل تھے سبکو معلوم ہے کچھ چپ نہیں کہ وہی کہ ہیں موجود ہیں اور  
 خاص ہند میں بہت اوپر اللہ ہو کے نظام الدین و لیا زری زینت ابو علی شاد  
 قلندر اور جتنے بزرگ ہوئے پس اسنے بد لکے رند نہیں جانے سے اور شہر آباد



[illegible]

[illegible]



سب کے خاتمہ کتاب سب میں ہی خیر باتیں لکھی جاتی ہیں خاتمہ کتاب  
 بہت روز مجھ پر کہ جان گذار ہو وہ نہ کسی شش نماز بود یعنی پہلے ہی وقت کی  
 نماز کی پوچھ ہوئی تو سب بزدلین میں تو کو لازم ہے کہ اب جھگڑے سے فساد کا خدا  
 سبب نہ بنے اب یہ شرط عبادت میں ہے کہ ہوں اور عبادت تو نہیں ہے، افضل  
 عبادت نماز فرض ہے اس کو خوب کوشش اور دل سے مع کل سبب ارکان اور  
 آداب کے جیسا اور بیان ہوا اور اگرین اور اسی آداب سے سنت نماز اور اگرین  
 اور نوافل کی کثرت کرین اور نوافل میں سے یہ بچ وقت کی نفل بہت مقبول  
 ہیں اول اشراق یعنی جب آفتاب نکلے کہ ادنیٰ جبکی دو رکعت ہیں اور اکثر چھ  
 اور دوم پاشت یعنی جب خوب گرمی ہو اور دھوپ زمین پر پھیل جاوے ایسا  
 کہ دوسرا پھر شروع ہو دو پہر تک کہ ادنیٰ جبکی چار رکعت اور اکثر بارہ سو نماز  
 فی الزوال ہے اب کتاب درمحل جاوے جبکی چار رکعت ہیں یا بارم او ابین یعنی  
 بعد مغرب کے عشاء تک اس وقت ہے جبکی ادنیٰ چھ رکعت و اکثر کثرت میں  
 پانچویں نماز تہجد کہ نصف شب سے صبح کا ذب تک اس وقت ہے اور یہ رات کی  
 نماز ہے کہ آخر رات کو سوتے سے اٹھے اور نماز پڑھی یہ نفس پر مشکوک ہے اور  
 قرأت بھی ہمیں دراز پڑھے تو خوب ہے ورنہ قل ھو اللہ فقط کافی ہے و خواہ  
 ہر رکعت میں تین تین بار قل ھو اللہ پڑھے یا پہلی میں بارہ دوسری میں کیا رہ  
 سی طرح گھٹانا آوے کہ اخیر بار میں رکعت میں بارہ ہوں اور رکعت سکی مختلف  
 ہیں یعنی ابھی او گیارہ اور تیرا بھی اور پندرہ بھی مع نماز و ترک حدیث سے  
 ثابت ہوا کہ یہ تیرا بارہ اکثر استعمال کرتے ہیں کہ جو مع و تر پندرہ ہو میں اور  
 اس نماز کی بڑی بڑی سبب ہے اور یہ سبب عظیم ثواب سے اور حضرت محمد رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کو بہا نکال کر شمس پڑا کہ پاسے مبارک آپ کے  
 اور یہ کہ اس سے یہ امت کو بھی لازم ہے کہ یہ نمازین خوب شوق و وقت  
 دیا کریں اور نماز یہ ہے کہ قیامت کو جب پھر شش نماز کی ہوگی تو اگر نماز

مقصور ہو گیا ہو گا تو نوافل کے ثواب سے اللہ تعالیٰ فرض پوری فرما دے گا اور  
 بندہ کو عذاب جہنم سے نجات دے گا اور مسنونہ تسبیح کی بھی بڑی بزرگی ہے اور ثواب  
 عظیم اور اسکو روز پڑھے تو بہتر ورنہ جمعہ کو بعد دوپہر کے ضرور پڑھا کرے اور  
 نہین تو عمر محمد بن ابیہار توفی روز پڑھے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 نہایت بڑا ثواب اسکا بیان فرمایا ہے چنانچہ رواد ابو داؤد و ابن ماجہ و بیہقی و ترمذی  
 سے ثابت ہے کہ کہا ابن عباس نے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 واسطے عباس ابن المطلب کے کہ اسے عباس چچا پرے کیا ندون میں تہا و کیا  
 ندون میں تہا و کیا ندون میں تہا و کیا ندون میں تہا و کیا ندون میں صاحب  
 دس حصوں کا جسوقت کرے تو یہ بخشے تیرے لیے گناہ تیرے پہلے اوچھلے  
 اور پانے اور نئے چوک کر اور جان کر چھوٹے اور بڑے چھپے اور ظاہر یہ کہ  
 نماز پڑھ تو چار رکعتیں پڑھ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور بعد اسکے اور کوئی سورہ پس  
 جب کہ ٹوچے تو قرات کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر  
 پندرہ بار پچھ کر پانے کہ ان کا مکرور کوع میں پانے یعنی بعد پڑھنے سبحان ربی العظیم کی کھ  
 دہا تو نہ پانے کوع تو پانے کہ ان کا مکرور دس پانے یعنی بعد سمیع اللہ الحمد کی کھ چھ بار  
 سجدہ کو پانے کہ ان کا مکرور دس پانے یعنی بعد سبحان ربی العظیم کی کھ پانے  
 کہ ان کا مکرور دس پانے پچھ کر پانے کہ ان کا مکرور دس پانے سجدہ اور کہ ان کا مکرور  
 دس پانے تسبیحات پچھ بار جو میں ہر رکعت میں کر تو یہ چاروں رکعت میں اگر طاقت رکھے  
 پڑھ ان کا کوثر میں ایک پس اگر نہ پڑھے ہر روز ہفتہ میں ایک پس اگر نہ پڑھے ہفتہ  
 میں ایک پس اگر نہ پڑھے مہینہ میں ایک پس اگر نہ پڑھے سال میں ایک پس اگر نہ پڑھے  
 میں تمام عمر میں ایک بار اور جو بہت ایت ترغدی کے عبد اللہ بن مبارک سے  
 ہر رکعت میں پہلے قرات کے پندرہ بار اور بعد قرات کے دس بار پڑھے اور بعد  
 دوسرے سجدہ کے بیٹھ کر تسبیح نہ کرے پڑھے و رہا تو جابستہ طور پڑھے غرض انون  
 روایتوں عماد ربیب عابد کو چاہیے دونوں پر عمل کرے و نماز چاروں اور نماز چاروں بھی





[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰



صغیر و کبیر عاصو محمد امیر اس بیان کو مزین بقہ مروی و محو مر یون ریاست کی یاد کو  
کسی فرقہ کی رعایت و مروت سے ہم نہیں حق سے مطلب سے سنت  
یہ اندیشہ سب سے خدا کو و خدا شایب بناتا ہوں کہ قرآن حکم الہی و وحد  
لا الہ الا هو الرحمن الرحیم یون الیہ است او محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ  
و سلم و اور انبی شان جیسا کہ یا ایہذا الذین آمنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما  
مین آسمانی نے حکم فرمایا ہے خوب جانتا ہوں لیکن جب لوگوں نے ایسا جھکا اور  
فساد پایا کہ امت شیعہ میں یہ اتنے قریب کہ ایک طرف تو خدا کے غلبہ کا ایسا بیان  
ہو رہا ہے کہ کل الیہ التدریج و تہا ہوا ہے اور ایک طرف تو الیہ التدریج ایسی  
عظمت بیان ہو رہی ہے کہ خدا کی قدرت اور غلبہ مٹا رہے ہیں اس سبب سے  
مذہب سنت جماعت سے دونوں خارج ہیں کیونکہ سنت جماعت کا یہ طریقہ ہے  
افراط و تفریط سے بچنا و بی عقیدہ سے بچنا کہ جس میں تاویلا التدریجی شان میں  
فرق آوے اور نہ خدا کے غلبہ میں کسی حد تک نقص پایا جاوے جیسے اہل افراط  
مقولہ ہے بیت علی جو چاہیں تو شکا کو سربراہ کریں و کذا کو چاہیں تو ایک پل میں  
بادشاہ کریں و اور اہل تفریط کا مقولہ ہے بیت خدا کی شان کے لئے کہ منہب  
چار سے خوار ہو علی ولی ہو و یا رسول ہزارہ خدا چاوے ایسی گفتگو اور  
حقیقہ سے لڑا بندہ نے چاہا کہ کسی حد تک یہ فساد دور ہو اور جو بات حق ہے  
ظہیرین کو سمجھائی جاوے لیکن جب اس کے لکھنے کا ارادہ کیا اور وہابیوں کے  
سبب سوال میں گفتگو شروع ہوئی تو دین خیال آیا کہ یہ لوگ غلبہ خدا کا بیان  
رہے ہیں اور تو ہمیں گفتگو کرتا ہے کوئی بات جیسا کہ کل جاوے کہ اللہ شانہ  
جس سے ناراض ہو اور قیامت کو میوائی ہو اوسی روز شب کو یہ جواب لکھا  
کہ اس مسجد نہایت وسیع اور بلند ہے اور اس کے صحن میں کچھ قبریں ہیں  
کہ تم بھی خدا رسیدہ ہو نہیں اور کچھ لوگ اونپر بیٹھے ہیں کہ یہ کسکی قبریں  
ہیں کہ سچے مسلمان ہیں بنائی ہیں اور رسیدہ ہیں نہیں خدا میں ایک ایسی چیز

جواب دیا کہ یہ قبر میں واپس نہیں آئے تھے کہ انھوں نے کہا کہ انھوں نے یہاں سے گھر سے  
 ہونے میں اس لیے نشان کے واسطے قبر پر چھ بنائی تھیں کہ ان کو ان کے گھر پر گھر سے  
 میں نے کہا نشان تو خوب رکھا ہے پھر ایک نے انھیں سے خوب دیا ہماری  
 مرنے کے بعد کس کو معلوم ہے کہ خدا سے کیا معاملہ ہوا اور قبر پر کیا رزق بدست  
 زندہ چاہے ترچھی بنا دیا سیدھی میں نے کہا تم کو قبر کا حال معلوم نہیں اوس نے کہا میں  
 تب میں اوس کو ایک قبر کے پاس لایا اوس کا پتھر اوپر کا اوتا کر سورہ یونس پڑھا  
 پڑھ کر دم کرنا شروع کیا بایں ارادہ کہ قبر کا حال معلوم ہو کر یکا یک وسمین سے  
 وہاں گیا میں نے کہا دیکھو یہ مردہ مغضب ہوتا ہے یہ شخص بولا یہ وہاں  
 نہیں تھے پتھر اٹھا یا قبر پرانی ہے دھسک گئی اوس کا غبار ہے میں نے کہا خیر  
 تمہیں وجہ تھوڑی دیر ہوئی تو اوس قبر میں سوال ظاہر ہوا اور آگ ایسی  
 دہکتی معلوم ہوئی کہ جیسے لوہار کی بھٹی اور پھر جتنی قبریں وہاں تھیں سب میں  
 یہی کیفیت ظاہر ہوئی تب میں نے کہا دیکھا اونا کا حال اوس نے کہا سچ ہے یہ خدا  
 پھر سے میں نے پھر مجھ کو خیال ہوا کہ تو نے جو ان قبروں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے  
 کہ میں اون کے وارث بن رہا ہوں اور کہ میں کہ ہمارے مردہ ونکی رسوائی کی ہے  
 اس بات کے داد خواہ ہوں اس لیے اون کو ویسی ہی بند کر دینا لازم ہے لیکن  
 پانی نہیں تھا کہ تپ ساں کر بند کیا جاوے کہ اتنے میں ابر آیا اور پانی برسنا  
 اور خوب کچھ ہو گئی میں نے اوس کے گوندے بنا کر سب قبروں کے سوال خ بند کر دیے  
 مگر وہی ایک قبر کے ساتھ رہ گیا تھا جو نہ سکا نہ نہی نہایت گیلی ہو گئی تھی وہ اوس  
 وہ پچھلے بات تھا اسی اور دیکھا میں نے اٹھ کھل گئی کہ وقت نماز صبح کا تھا فوراً  
 دلو تلی ہوئی کہ وہ باریونی طرف سے جو دلو خشتہ تھی دور ہوا حقیقت میں  
 یہ زیادتی پہن لکھوئے اب میں اور سب اونا جو سب سوال تمام ہو اور صوفیاں  
 جمال کا حال شروع کیا اور دیکھا جواب سوال میں لکھوئے کہ یہ وہیں خیاں  
 اندازہ ہوا تو میں اویا راستہ کہ جو میں نے دیکھا میں نے دیکھا



گستاخی نہ ہو جاوے کہ اللہ کی ناراضی ہو یہ وقت نماز ظہر کا قریب تھا کہ یکایک اس  
خیال سے جو دل لکھنے سے سست ہوا تو نیند آگئی کیا دیکھا کہ ایک شخص صبح رات  
کھڑا کتا ہے کیون جی کل جن وانس دو حاجت رکھتے ہیں ایک دنیا کی فلاح دوسرے  
عقبی کی نجات پس جب دنیا کی کل حاجات پیران پر غوث اعظم دستیکہ کے سینے  
ہوئی کہ کل حاجات یہاں کی وہ روا کیا کرین اور عقبی کی کل حاجات امیر رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد ہوئی کہ وہ ان کی کل حاجات وہ روا کرین تو خدا کس  
کتنی شہدین رہا کیا کتا ہو گیا اور اوسنے یہ کلام اس رعب اور دبدبہ سے کہا کہ دلو  
اپنے دہشت سی غالب ہوئی اور دھڑ دھڑکاپہ کرنے لگا اور آٹھ کھل گئی فوراً  
دلو تسلی ہوئی اور جو وسوسہ تھا وہ دور ہوا اور انکا جواب سوال بخوبی لکھا  
جناںچہ یہ کتاب کل مرتب ہو گئی مگر دین یہ خیال ہمیشہ رہتا تھا کہ مولوی محمد عیسیٰ  
صاحب مرحوم نے جو تقویت الایمان للمہی ہے نے اوسے رد لکھا ہے وہ بڑی  
عالم فاضل تھے کہین انکی روح پر صدمہ نہ ہوا ہوا اسی پر پیشین رہتا تھا  
کہ ایک روز خواب میں دیکھا کہ ایک شخص میرا ہاتھ پکڑ کر لیجا اور بہت ور لیکیا  
کتنے راستے اور مکان کہین او جالا کہین اندھیر لٹے کرے ہوئے جب یہ ہوئی  
تب میں نے کہا تم مجھ کو بہت دور لائے کہاں لیے جاتے ہو کہا چلو تمکو کچھ دکھاؤں  
پس وہ ایک باغ میں لیکیا کہ وہاں بہت عالم فاضل جمع تھے میں نے سب کو  
السلام عینک کہا سب نے جواب دیا اور ایک شخص آگے بڑھا مجھے ملا اور مصافحہ کیا  
میں نے جب اوسکے ہاتھ سے ہاتھ ملایا وہ شخص جو مجھ کو لیکیا تھا بولا تم کو جانتے  
ہو میں نے جواب دیا جو کچھ دیکھا ہوتا تو البتہ جانتا اوسنے کہا مولوی محمد عیسیٰ صاحب  
یہی ہیں میں نے اس نام کے سنتے ہی بے ساختہ بلا و سواس کہا کہ میں آپ کی  
کتاب کا رد لکھ رہا ہوں نے فرمایا تم نے میری کتاب کو رد نہیں کیا بلکہ  
اوسکا تشریح لکھی ہے جو عوام و بابی کر کے مشہور ہوئے اور میری کتاب  
کچھ کا کچھ کم و بیش کیا وہ خارجی ہیں یہ وہ عقیدہ نہیں یہی ماویر ہی ہے

بیت تم بیان کرتے ہو کہ خیر الامور وسطها حق یہی ہے کہ افراط اور تفریط کو ملکہ  
 نہ لے لے میں آنکہ کھل گئی فوراً دکھائی ہوئی کہ جو وسوسہ رہتا تھا اوسکا دفعیہ ہے  
 پس جو کچھ حال گذرا من وعن لکھا اب حرکات خواب کے خواہ وسوسہ شیطانی بھی  
 ادا بیت رحمانی یا صورت خیالی واللہ اعلم علیٰ کل حال جو سچ تھا لکھا فقط

### خمسہ خلاصہ کتاب

نیاب و بد حق فی بتایا بھی فرقان کی بیچ  
 نیابت شوق ہدی سی بھی ہر آن کی بیچ  
 نہ کہ مضبوط ہو مومن بدل ایمان کی بیچ  
 صدق دل اپنی سی یہ لاوسبایقان کی بیچ

### بی صحیح ہو کہ لکھا آیت قرآن کے بیچ

یہ مولا بیچ باور تو سنبھل جاوے گا  
 گویا یہ صدی سایہ قالب بھی کھلا جاوے گا  
 یسٹن نیا کا کوئی بل بین تو مل جاوے گا  
 ایک دن وہی کہ اس تن میں کل جاوے گا

### بولتا ہی جو قصر عنصر انسان کے بیچ

کھو لکھ ہم تو سنائی بین یہ سمجھانے کو  
 رو بہ پیش تصور کرو مچھانے کو  
 وقت مل جائیگا رو جائیگا پچھانے کو  
 مانو یہ امر بین تمہ حق کی یہ فہمائے کو

### ورنہ ہو جاوے گی دنیا کے وہی بین کی بیچ

دست و پا بولیں گے جب کسکو جی جھٹاؤ لی  
 دنیا کی جو بھی ورنہ گذر جاؤ گے  
 ہو گی سوا و ان تب یس جی شہراؤ لی  
 روز محشر کو و ان بہت سا پچھاؤ لی

### نامہ اعمال تلید جب کہ یہ مینر ان کے بیچ

لا و ایمان خدا پر یہی ہی خوش اطوار  
 ہو بعد شوق ہم پر یہ قصہ حق ہر بار  
 کرو اعمال سب اچھی کہ ہو جنت میں گذر  
 وہی مومن ہے محمد یہ جو ہو جان نثار

### ورنہ بدین یکمڑوں غرق ہی ملو ناں بیچ

### نامہ الطبع

نما خالق ارض و سما کہ بنماید بریت قدرت سرشار  
 ہمارے کو، و حرف کاف و نون



ایجاد کیا اور نعت شکار شریک او کے حبیب اشرف انبیاء ختم المرسلین  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو ہم گنہگاروں کی ہدایت کے  
لیے آیا اور ہم کو دایۂ ضلالت سے نکال کر راہ مستقیم پر لایا انا بعد  
مخفی و معجب نہ رہے کہ ان ایام نثر خندہ عنوان بین کتاب لا جواب  
سہی : انوار محمدی در بیان جملہ فرقہ ہائے اسلامیہ مع اختلاف  
آئینہ و سوال جواب با سنت جماعت بہ نص قرآنی مع دیگر فوائد  
بسیار و مسائل ضروری صوم و صلوٰۃ و حج و زکوٰۃ و غیرہ من تصنیف  
علامہ دبیر و حمید عصر کاشف غوامض علوم عقلی و نقلی  
مولوی محمد اکبر صاحب اکبر آبادی دامت افاضتہ مطبع اقبال مطلع  
نامی گرامی مشہور بہ دیار و اصحاب مطبع منشی نو لکھنؤ صاحب اہم قباب  
پیر حسرت ذرایش، مہنت کے بہ تمام لکھنؤ ماہ ستمبر ۱۳۱۷ھ بمبئی  
مطبعہ انوار شریان لکھنؤ ۱۲۹۲ھ ہجری طبع سے آراستہ

خداوند اقدس شاہ القان و مہمان

کو سجد محمد و آلہ الامجاد  
اسکی برکت سے

راہ صواب  
صالح  
نہایت



# تفسیر کلمہ طیبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ أَرْسَلَهُ اللَّهُ مِنْ سَائِلِ مَنْ أَرْسَلَهُ  
 راتوں بندوں کے سوا اللہ کے اور جو نبی اللہ تعالیٰ نے بھیجے اللہ کے بند ہیں

## تفسیر

تجلی نور حق کی صفاتیں ہر بار  
 سے نہ چھپتے بلکہ صفت کی کھجور نما  
 دنیا کا ہر وہ شخص جو اللہ کے بند ہے  
 اللہ کی ہر صفت میں بقیہ بھی شمار

جان و مال و دنیا و آخرت  
 تو خداوند کی کھجور نما ہے

ذین نیایں اور نبی تو اپنا ہو بھلا  
 حدیث والہ میں کلمہ کو پڑھا کر توسلہ  
 تو خدا اور رسول اوسل کا تو مان کہا  
 معنی یہ خوب سمجھتا ہے نبی حق کا

مذہب و دین کی جو پرستش اہل  
 وہ دین ہی ہے جو خدات خدایہ

یعنی نبی امام نبی عامتین  
 تہجد کی کھجور نما کو حق کو پایا  
 جسے توحید ہی ہی تہل کو پس منوایا  
 مواحق کی نفی سب قرآن میں آیا

کلمہ لائق یہی خاص مراد ہی اسے یا  
 یہ چیز خدات خدایہ نہ ہو اور رکاوٹ

بہر آیت یہ خودی و خدائی ساری  
 دل سے بھی و زبانی بھی نبی اقراری  
 ولید بس جاوہر توحید جو ساری  
 بلکہ انھوں میں سب آج وہ وصرت باری

تجلی نور حق کی توحید کہ یہ ہی نیکی  
 بتا دین میں کہ یہی وہاں ہے پکار

نفی اثبات سے جب حق و حق ویکہ تو  
 دل سے خدات کو یاد میں رکھنا تو



غیر کی یاد لو بہ بیان میں لاوسے گاتو	دین امڈ کا فراتب ہی تو پوسے گاتو
ہو خبر دار تو ہر دم پہ چوہنی سانس تمار	ایہی ہر حال میں مت بھول خدا کو زمار
دین نیاک کی اگر ہو کجی کچھ حاجات	یا کسیرت کی آجاستہ جو سر پہ آفت
اسی کار کی رسید ہی تو کہ نسبت بات	ایہی اندھی سی رات اپنی حاجات
دین نیاک وہی تیری مرادین جسے گاتو	وہی خالق وہی رزق وہی کسب و کما
ماسواہد کی کسی سی نہ ڈرا کر اعدا	حق ہندہ ہوا میں جو ہی اسے
جسکی یہ کار کا ہوتا نہیں ایون خدشتار	جسکی یہ کار کی خاد میں صغار اور ببار
جب اسی سکی تری و میان میں جاوے	اور اثبات و ذات میں کی جاوے
روشنی نور کی پھر دین یہ چھا جاوے	کفر و شرک کی شامت کو نمانا وین
کہ چہ کیسا ہی گنہگار اشد ہو کافسر	یہ یہودی ہولندری ہو یا اثر کی اور
اپنے افعال سی تو بہ کری جسم اگر	پڑھی کلمہ کو زبان ہی کہ دل ہو کو فہر
معاف ہو جائیں گناہ کل صغار اور ببار	مستحق جنت فردوس کا ہو سبے تدار
جو مسلمان ہی تو کلمہ کو خوشی سی پڑھک	با وضو پاک رہا کر کہ ہو کلمہ کا اثر
پنجگانہ جو فرائض میں ادا کر خوشتر	مغرب عیشا و فجر اور ظہر اور عہ
پنج وقت اپنی نماز کی تو مسجد میں گذار	یہی کلمہ کی ہی تاثیر کا پہلا آثار

<p>تو گناہوں میں منع فرمائی کہ تو خدا کی تو غصہ سے کہہ دے یہ</p>	<p>جسے مانا کہ حق کا سزا بوسپہ ہوا اپنی ایمان نہ مادم ہو کی روتا رہ سدا</p>
<p>۱۲۵</p>	<p>بہ سہل گھٹت ہوا کشت یہ پیر ہر ستغفار وہ غنور و رحیم اور وہ سب کا ستار</p>
<p>جب بھی کچھ جنابت یہ نہیں کی جو جنت و اگر مرض ہو مہلک تو کبھی بھی نہ خفت</p>	<p>نور و نوحہ کیسے غسل کرنے کچھ نہ کشت اگر تھیم نہ نماز اپنی قضا کر اوس وقت</p>
<p>۱۲۶</p>	<p>پاک صاف اپنی وریکے اگر تو ہشیار تو تری مال بہ دست ہوندا کی مر بار</p>
<p>۱۲۷</p>	<p>۱۲۸</p>
<p>۱۲۹</p>	<p>۱۳۰</p>
<p>۱۳۱</p>	<p>۱۳۲</p>
<p>۱۳۳</p>	<p>۱۳۴</p>
<p>۱۳۵</p>	<p>۱۳۶</p>
<p>۱۳۷</p>	<p>۱۳۸</p>
<p>۱۳۹</p>	<p>۱۴۰</p>
<p>۱۴۱</p>	<p>۱۴۲</p>



	یہی ایمان اور سیدہ عائشہ دار و مدار	۱۱
جس کا سیدہ مریم یا نواہی بنا ہے بہت غیر کی آگلی نہ پچھ بھول کی سہ کھد پرش	یعنی اللہ ہی کی عمت کی ایسا بیت جھکا کر پڑا اگرچہ محمد کی شہادت ہی تمام ہمت	
	یہ شہادت ہی مومنیت کی قرآن ہی اہمار وہ انتہا مومن ہی سب کے بیان بی تکار	۱۲
ما سوا حق کی تو جہود ہی بہت با تمل او کی بن وری دو کوٹ بولست قابل	جو عبادت ہی سوتہ ہی تو ہی امی قابل بان و رجو جہ کی بنای تو کوئیوں بل	
	جتنی قبول خدایین جگہ ہی یہی قرار کہ بجز ذات خدا اور نہ مانور مسار	۱۳
ذیہ اور شر کا جو نامک ہی سوائد ہی ہی عیت افسر کا جو نامک ہی سوائد ہی ہی	خوش و شگفتہ کا جو نامک ہی سوائد ہی ہی یاد بدتر کا جو نامک ہی سوائد ہی ہی	
	ہر مہینہ کہی و سہی و سہی سے کار یہی تعلیم ہی کلمہ کی سجاد شہسار	۱۴
یہی تعلیم نہ دے مانی بھی ورموشلی کے یہی تعلیم نہ دے مانی بھی اور یحیی کے	یہی تعلیم نہ دے مانی بھی اور یحیی کے جو کہ کلمہ بین ہی تائید خدا تعالیٰ کی	
	یہی تو دین محمدی کا علم ہے ظہار اصل اس پہ ہی تو ایمان کا ہی دار و مدار	۱۵
جب مسلمان ہو تو کلمہ کو خوشی سی پڑے جو ناچار کا قرآن میں سی جانی بہت	لانی ایمان محمدی کی رسالت اور پر سجود و سکی کہی کام نہ کوئی دیگر	
	وہ بیان علمہ کار کہی ان ہی سیدہ ہر ہر موتی و متک یہی کلمہ کی بنی ان ہی پکار	۱۶
جیتی جی کلمہ پڑھی کلمہ ہی پڑھتی مرجانی کدیری شہب غم زنی ہی مرنی مرجانی	حق کی قرآن و احادیث کو ہی گمانی نہاد کوئی نہائی گلہ یا گلے سرے مرجانی	



	آن ایسی ہی کہی جان بھی دی پر زہنہ سار نکری شرک و کفر دین کا یہ سب سے اتار	۵۲۳
کبھی مردوں کو کھاری کھیتی زندہ کی گھر ایسی حاجت اور مردوں کی لپی لو جا کر	شکر وہی کہ کری عسکر سجده چار مجھوڑا اللہ کو بار اچھری بھولا درور	
	یہی کلمہ کی خلاف ہی نہ کرنا زہنہ سار ورنہ ایمان ترا پھر نہ میگا لے پار	۵۲۴
جو مسلمان ہی تو کلمہ یہ تو قائم ہو جا کر تو کل سجدہ فقر یہ صائم ہو جا	وروا اس کلمہ یہ کرا فیا کہ دائم ہو جا سخت دل مت ہو مسلمان ہو لازم ہو جا	
	جتنی جی عیش کری مرے موحیت تار پھر ہنا کلمہ سی کرے سر دشمنی نہ کی تار	۵۲۵
اسی کلمہ سی تو ایمان بھی پامانی کمال اسی کلمہ سی ہو محشر میں تیرا خوشال	اسی کلمہ سی تھی اور ولی بن خوشحال اسی کلمہ سی منیر ہو خدا کا بھی حال	
	کبھی کلمہ کی ذکر سے نہ تو غافل ہو یا رہ یہ وہ کلمہ ہی کہ خست من ترا ہو لی وقار	۵۲۶
سب کمالوں سے کمال اسکا ہی کمال میگا یاد الہی میں بہت بڑے کی یہ مشغل میگا	خفتہ میں ذکر و فکر سب سے افضل میگا کلمہ لکھتے ہیں یہ بادی ہی یہ برل میگا	
	منون اسکو مل و جان سی پڑھو تم برابر رہی ایمان کی رہی ہی اور اسلام کا شعار	۵۲۷
تو اسی کلمہ کی ہون ذکر اور ادکار اسیر روز محشر میں خدا کا بھی ہو دیدار اسیر	نوا کر چاہی کہ رحمت کے ہون انار اسیر اسکی برکت سے سب آسان ہون شوار اسیر	
	یا الہی تجھی تو فوق دی جب دم ہو فرار دار فانی سی جلی لکے یہ کلمہ کے پکار	۵۲۸



# فهرست ابواب و فصول کتاب تصفیة الکلام مسی باواری محمدی

ردیف	ابواب و فصول	ردیف	ابواب و فصول	ردیف	ابواب و فصول
۱	مقدمه	۱۸	حمیمیه و سمر اجیه	۲	و بیاجیه کتاب
۲	متر البصیه	۱۹	بیان فرقه های قدیمه	۳	بیان عقیده هست جماعت و
۳	مراقبیه	۲۰	احدیه	۴	اختلاف بهتر فرقه
۴	واردیه	۲۱	شعوبیه	۵	بیان فرقه های رافضیه
۵	حرقیه	۲۲	کیسانیه	۶	علویه
۶	مخالفیه	۲۳	سیطانیه	۷	ابیه و ایرشیه
۷	عبریه	۲۴	شریکیه	۸	شیعه
۸	فانیه	۲۵	وهمیه	۹	اسحاقیه
۹	زنا و قیه	۲۶	افریزیه	۱۰	نریزیه
۱۰	نقطیه	۲۷	فاسیه	۱۱	عباسیه
۱۱	قبریه	۲۸	متبریه	۱۲	امامیه
۱۲	واقفیه	۲۹	فاسطیه	۱۳	نادریه
۱۳	بیان فرقه های جدید	۳۰	قطامیه	۱۴	مقتداسنه
۱۴	تارکیه	۳۱	متوفیه و مریلیه	۱۵	لا عید
۱۵	شامیه و شارکیه	۳۲	بیان فرقه های جدید	۱۶	بر احبیه
۱۶	راجیه	۳۳	مضطرریه	۱۷	مراقبیه و مراقبیه
۱۷	سالیه	۳۴	فعلیه	۱۸	بیان فرقه های خارجیه
۱۸	نهمیه و تنیه	۳۵	همیه	۱۹	ارزاقیه
۱۹	علیه	۳۶	تارکیه	۲۰	ریاضیه
۲۰	منقولیه	۳۷	بخشیه	۲۱	قلبیه
۲۱	مشیه	۳۸	مستقیمیه	۲۲	جاریه
۲۲	شعوبیه و اشعریه	۳۹	کسلانیه و کسبیه	۲۳	خلفیه
۲۳	بر عجمه و بدعیه	۴۰	جیمیه	۲۴	کوزیه و کوزیه
۲۴	مشیمیه	۴۱	خوفیه	۲۵	کنزیه
۲۵	حبوبیه و شعوبیه	۴۲	فکریه	۲۶	معتزله
۲۶	نقشه حبیبیه و فرقه کاجواریه	۴۳	حبیه	۲۷	سیموفیه
۲۷	سنت و جماعت محکمه	۴۴	حجتیه	۲۸	محکمیه
۲۸	جواز فیلس گفت تراویح	۴۵	بیان فرقه های جدید	۲۹	سراجیه و احمدیه







# بعد طبع ہوئے کتاب کی یہ تاریخ دستیاب ہوئی لہذا درج کی گئی

نامی نول کشور جو مطبع ہر لکھنوی	اوسمین چھپی کتاب یہ جہت کی چھتری
کوشش سے اور لطف سے اذکی ہو ظہور	جوہن جناب فیض منور نول کشور
سے فیض جنکا عام منور حواقتاب	اسلام دین کی جہان اکثر چھپیں کتاب
اکثر حدیث و فقہ کی جو تھیں کلان کتاب	تھا حوصلہ اونہیں کا جو چھپایا علی الحساب
اس طرح زر خطیر خرچ فیض عام میں	کرتا ہے کون اونکے سوا اس مقام میں
اللہ اسکا دیوے اجر اونکو صد مزار	جاری رہے یہ مطبع سدا فیض نامدار
اور اونکے جتنے کارکن ہیں سب ہیں شہی	ہی حق کی بس جناب میں میری دعا ہی
دیکھا جب اوسکو مطبع رسائے تمام پر	تاریخ فکریں میں جمی اس مقام پر
بالافت نے دی صد ہے عنایات ایزدی	چکے ہے رحمت حق سے کہ نور محمدی

## صحیح نامہ اخلاط کتاب النوار محمدی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱	قبدہ	فاعبدہ	۱۸	۱۸	جسے	جنسے	۱۳	۶۴	کم	کم
۱۹	۱۹	بہار	بہار	۸	۱۹	کس	بس	۴	۶۹	بہار	بہار
۳۱	۳۱	ہند کی	ہند کی	۶	۳۱	حضرت کا	حضرت کے	۲	۹۳	محبوب	محبوب
۴	۴	جھٹ	جھٹ	۱۳	۴۹	ایمان	ایمان میں			کو	کو
۱۰	۱۰	آیے	آیے	۱	۳۸	بن جی	بن جی	۱۳	۱۰۹	وزی	وزی
۱۲	۱۲	تکڑ	تکڑ	۶	۱۱	ب	ب	۲۱	۱۰۸	نست	نست
۱۸	۱۸	اورچ	اورچ	۱۳	۳۹	کلا ہے	کلا ہے	۸	۱۲۵	بخود	بخود
		ہے	ہے	۵	۶۳	بچا چار	بچا چار	۲۲	۱۳۱	یت قدرت	یت قدرت
		پونجی	پونجی	۱۵	۱۱	رو بختار	رو بختار	۹	۱۳۲	محمد اکبر	محمد اکبر